

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

استبصار في مسائل الصلاة

باعتقاد
مياں عزیز احمد و صفوی محمد اسحاق سموی
طبع کاپٹا

مطبوعہ مکتبہ خدامہ جہانگیر لکھنؤ
نومبر ۱۹۵۸ء

هو الاولی

هر ازان اولیاء الله الخوف علیهم ولا یضرهم شیء

از تفسیر حضرت سید کاظم حقانی انبیا و کلمات ظاهری و باطنی
منع و ملامت حساسات و موعود و مفسرین و مقدمه و کلامین پیشوائی سید کبیر حقانی
فی الله باقی باشد باری تعالی حضرت

مراد از اولیاء الله و ملامت حساسات و موعود و کلامین پیشوائی سید کبیر حقانی

کتابنامه فی سیرت ائمه

باهتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سمون

ملنے کاپیت

عباسی کتب خانہ - جوہانمار کبیٹ - کراچی ۲

کتاب حقوق و ملامت حساسات و موعود و کلامین پیشوائی سید کبیر حقانی

- 1 خرقہ کی رسم حنبلہ لبرار علیہ الرحمۃ کے زمانہ سے ظاہر ہوئی 3
- 2 بیعت کی اصل حضور علیہ السلام سے 3
- 3 شاہ ولی اللہ علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ نے قتالیہ صوفیہ حضور علیہ السلام کی دیکھی 6
- 4 حضور علیہ السلام سے بیعت کی۔ اپنے دونوں ہاتھ 7
- 5 علیہ شکلات حضور علیہ السلام سے چھوٹھی 8
- 6 شیعوں کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا۔ 8
- 7 کتاب الفاسد العارین 10
- 8 (محدث) میں اس کے کان میں جاتا ہوں۔ پاتھو۔ الخ 21
- 9 شیخ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ نے حاصل کیا ابونیر سیستانی علیہ الرحمۃ کی روح سے — 35
- 10 نقور شیخ 47
- 11 شیخ ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں 55
- 12 المتقار کو کہتے ہیں جھکو بیچا ہے گاتیر مرد کا 58
- 13 نور اول نور محمدی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) 82

83

عالم - بعیر - علم

ذاتی اور علی کا فرق -

92

صوت فرشتہ کی ظاہر دیکھی جاتی ہے یا نہیں

حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے -

95

سیر و سیر

99

کشف و قبور

100

حاجت پیش آئے - شیریں بہرائی

عام خواجگانِ طہشت -

123

حقو علیہ السلام نے فرقی بنایا حضرت

علی رضی اللہ عنہ کو -

125

(حیات النبی) حقو علیہ السلام کی خواب میں

زیارت - اس میں مبارک سے خیر نکالو -

140

عراق و عتب

141

سیر کی سند

143

دلائل الحیزات کی سند

143

فقیدہ پروردگار کی سند

هو الاول

الان والى الله الخوف عليهم ولا همز حزن

از تصنیف حضرت ستگاہ حقایق انبیاہ جمع کالات ظاہری و باطنی
منج مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ منسرمین و قدوۂ محمدین پیشوائی سالکین فانی

فی اللہ بانی باشعاب عبدی حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کتب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الموسم نہ

انتبہام فی سلاک اولیاء

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سمون
ملنے کاپت

عباسی کتب خانہ - جو ناما رکیٹ - کراچی ۲

محمد حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کمالی نہ مہلے

فہرست مضامین کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۲	مقدمہ در بیان سلاسل و ارتباط	۱
۴	اقسام خرت، اقسام بیعت، طریقتہ بیعت	۲
۷	فرق مجذوب و سالک	۳
۸	بطلان مذہب شیعہ	۴
۱۵	طریقتہ قادریہ مع وظائف و ذکر	۵
۲۷	طریقتہ نقشبندیہ مع اشغال، اقسام اور توجہ	۶
۴۲	کلمات قدسیہ کی شرح	۷
۵۳	نفا اور بقا	۸
۵۵	مرید کے باطن میں تصرف کرنا	۹
۵۸	آداب مرید در حق پیر	۱۰
۸۴	طریقتہ چشتیہ مع وظائف	۱۱
۸۹	ذکر برائے کشف قبور	۱۲
۱۰۰	ختم خواجگان چشت اور طریقتہ سہروردیہ	۱۳
۱۱۹	طریقتہ کبرویہ مع وظائف	۱۴
۱۲۶	ختم مبارک میر سید علی ہمدانی اور سلسلہ عبدروسیہ	۱۵
۱۳۰	سند کتاب قوت القلوب	۱۶
۱۳۲	طریقتہ شاذلیہ	۱۷
۱۳۶	سند حزب البحر	۱۸
۱۳۷	طریقہ شطاریہ	۱۹
۱۳۷	سند دعائے سیفی و جاہر نمبر	۲۰
۱۳۸	مراقبہ	۲۱
۱۴۰	تبیح کی سند	۲۲
۱۴۱	دلائل الخیرات شریف اور قصیدہ بردہ شریف کی شرح	۲۳
۱۴۳	تمت	

بشارت فارسی و عربی

ترجمہ یعنی عبارت اردو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بعث نبية محمدا
صلى الله عليه وآله وسلم بشيرا
نذيرا - وداعيا الى الله باذنه و
سراجا منيرا - ففضلنا صحابة بروية
محياة واستماع كلامه وصحبتهم
اتبعهم في الفضل ناسا من امتهم
لهم السند وقاهر العلم وناطنه
اليه صلى الله عليه وآله وسلم
وتظاهر تصالهما بالباطن والظاهر
به صلى الله عليه وآله وسلم فهم
حجة الله على عباده وصقوته
من خلقه واتمه الهدى وقاية الله
ولولا العلم الماتور منه صلى الله عليه

سب حمد و ثنا خدای جلشانه کو ہے جسے اپنے نبی محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شیر و نذیر کر کے بھیجا۔
یعنی اسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دینے والے
اور کافروں کو ڈرانے والا نکو سر اج منیر یعنی چرخ روشن
کیا پھر انکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ
وہ مبارک سے مشرف ہوئے اور انکی حدیث شریف سنی
اور محبت فیضیاب ہوئے صحابہ کے بعد یحییٰ کو فضیلت
عطا کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم ظاہر و باطن کی ان سے تالیقی
ہے اور انکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر
و محکم ہوا سو وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ایک بندوں پر
اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اسکی مخلوق میں اور
ہدایت کے امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں اور علم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

والدوسرے بالاسانید والفہم الذی
یوتیہ اللہ عن وحل من قبلہ فی ذلک
العلم لم یعید اللہ ولم یکتد احد
ولا تقرب بشیء وصلی اللہ علی افضل
خلق محمد وآل واصحابہ اجمعین
اما بعد ی گوید احمد بن عبد الرحیم
العمری الدمشقی المعروف بابی اللہ
قدّم اللہ تعالیٰ و شافعہ و والدیہ
بجہ العظمیٰ۔ ایں رسالہ ایت سے
باقیہ فی سلاسل اولیاء اللہ
واسانید واری فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل
مشہورہ کہ ایں فقیر و غلام ہر علم و باطن
علم بآن مستک شدہ و خود بر طرف ازان
بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجه الکریم
واما د علی و علی الناس منها الخفا بحسبہ
مقدمہ۔ باید دانست کہ کے از نظم نہ
تعالیٰ بر امت مصطفویہ علی صاحبہا
الصلوات والتسلیمات آنست کہ از تبار
و سلسلہ ہائی ایشان تا پیغامبر صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل امت
را با و اخراست در بعض امور اختلاف بودہ
باشد پس صوفیہ صافیہ از تبار
ایشان در زمین اول بصیبت تعلیم و تادب
آداب تہذیب نفس بودہ است نہ بجزقہ

مقدمہ در بیان سلاسل واریات

اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالیٰ
جسے چاہتا ہے بخشے۔ تو کوئی اللہ تعالیٰ
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ دیتا۔ اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہ کا صلی
اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اسکو اور اس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں
ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتخابہ
فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید واری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ
کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند کھتا ہے۔
خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔
اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب
کمال عطا فرمائے۔ مقدمہ جاننا چاہئے کہ اللہ
تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امت محمدی پر ہیں۔
صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن میں سے ایک یہ ہے
کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محکم صحیح و ثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اقل
امت اور اوائل امت کا اختلاف ہوا ہو
تو حضرت صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں
ہوتے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مودب
ہونے سے تھا۔ اُس وقت حشر نہ

و بیعت و در زمن سید الطائفہ
 بنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر
 شد بعد از آن رسم بیعت پیدا
 گشت و ارتباط سلسلہ بہیہ
 این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط
 ضرر نمی کند و خرقہ و بیعت را اصل ہست
 از سنت سینہ اما خرقہ پس اصلش الباس
 آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نما
 را بہ عہد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر
 گروانیدہ و اما بیعت پس وجود آن و
 اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم مستفیض یقینی است کما لا یخفی و علمائے کرام
 ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث و
 حفظ آن در و عار قلب بود بعد از آن تصنیف کتب
 و قرآہ و منادلہ و اجازت و وجاہہ آن پیداشد
 و ارتباط سلسلہ ہمہ این امور صحیح است و اختلاف
 صور را اثری نیست دہر یکے ازین امور
 اصلے وارد از سنت سینہ اما قرآہ پس اصلش
 قرآہ عبد اللہ بن مسعود است و سوال اعرابی
 و منادلہ اصلش کتابت آنحضرت است باطراف
 بلدان و منادلہ صحیفہ عبد اللہ بن حبش و
 ہمین اجازت و وجاہہ را اصول است
 کتب حدیث مہین می شود با جملہ رسم قدیم
 صوفیہ است کہ بامان خود را خرقہ
 می پوشانند از قلمروہ و عامہ و متقیں و قبا

اور بیعت نہ مکتبی اور سید الطائفہ حضرت مجید
 بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ
 کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اُسکے بیعت کا
 دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط اُن امور کے
 سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے۔
 اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں
 اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی
 اصل ہے سنت سینہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عامہ ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن
 بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب انکو امیر لشکر کیا تھا
 اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
 متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں ہیں مازاد میں
 علماء کرام کا ارتباط حدیث سننے اور انکو اپنے دل
 میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور
 قرآہ اور منادلہ اور اجازت اور وجاہت
 جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
 میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا ہمیں
 کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سینہ میں
 اصل ہے چنانچہ قرآہ کی اصل تو حضرت عبداللہ بن
 مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور منادلت کی اصل
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھے نظر
 بلدان میں اور منادلہ صحیفہ عبد اللہ بن حبش اور بطور
 اجازت اور وجاہت کے صلہ میں ہیں جبکہ کتب حدیث
 میں بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے کہ اپنے
 یار و مکرورہ پہنانے میں خواہ لادخواہ عامہ خود متقیں و قبا

افعال خرقہ

اسلام بیعت

صبران طریقہ بیعت

و رد او آزار ہرچ میسر شود بسہ وجہ یکے
 خرقہ اجازت چون خواہند کہ مجھے را
 از مہبان خود اجازت طریقتہ دہند
 و اورا نائب خود سازند و رتلقین صحبت
 با طالبان و اخذ بیعت و اعطاء خرقہ
 اورا خرقہ دہند و شرط آن قبولیت
 این معنیت دیگر خرقہ ارادت
 چمن عزیزے و زمرہ صوفیان داخل شد
 و اعمال ایشان بحد تمام پیش گرفت اورا
 خرقہ عطای کنند تا علامت دخول
 او باشد و در طریقہ صوفیہ و شرط اورویت
 جد و جہد است و تفرس استقامت او
 درین باب - سویم خرقہ تبرک چون برکے
 مہربان شوند کہ برکات عزیزان مشال
 حال او باشد - اورا خرقہ دہند بغیر
 ملاحظہ شرط پادشاہ باشد یا امیر یا تاجر
 و ہمین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت
 توبہ از معاصی و آن عام است ہر مسلمان با
 و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن
 نیز عام است و بیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک طریقہ
 مہادہ بر خود کم سازند و بحد تمام این راہ را سلوک نمایند
 و آن مخصوص با صاحب ارادت است و وہمیت بیعت
 اختلاف است جہت صوفیہ و یا در ہمیت بیعت ایشان است
 کشف کف دست راست را بر کف دست
 راست

خواہ چادر خواہ اتار جو کچھ مشر ہو۔ اور اسکے نین
 طریقے ہیں۔ ایک تو خرقہ اجازت کہ جب چلتے ہیں
 کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور
 اسکو اپنا نائب کریں۔ تلقین میں اور صحبت میں کہ
 طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اسکو
 خرقہ دیتے ہیں۔ سو اسکی شرط ان امور کا قبل کرنا ہے۔
 دوسری صورت خرقہ ارادت ہے۔ کہ جب کوئی عزیز
 صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور انکے عمل
 جد و جہد کے کرنے لگتا ہے۔ اسکو خرقہ عطا کرتے ہیں۔
 کہ اسکی صوفیوں میں داخل ہونکی علامت ہو۔ اور اسکی
 شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جہد و کوشش
 کرتا ہے۔ ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے۔
 تیسرا خرقہ تبرک ہے کہ جب کسی مہربان ہوتے ہیں
 کہ صوفیوں کی برکات اسکے شامل حال ہوں۔ اسکو
 خرقہ دیتے ہیں۔ اسکی شرط انہیں پادشاہ ہو یا امیر یا سوار
 کوئی ہو یا سادہ بیعت بھی کئی قسم کی ہے۔ ایک بیعت توبہ
 ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسے
 یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لے جو
 اولیک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو
 سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ
 مجاہد میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس سے
 چلے سو یہ خاص ہے۔ اور باب ارادت کیساتھ بیعت کے
 طور میں اختلاف ہے۔ ملک عرب کے کل صوفیوں کی
 بیعت کی تویہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا
 ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر

طالب تہجد و ہر کے باہام و اصابع کف
و دیگر را قبض کند و بعد قراۃ سورۃ فاتحہ
و آیات از قرآن تسلیم طالب گوید اللہم
انی اشہدک و اشہد ملائکتک و
انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ شیخنا
فی اللہ و مرشد او داعیہ و شیخ گوید اللہم
انی اشہدک و اشہد ملائکتک و
انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ و لدا
فی اللہ بعد ازان دعا کند و بانچہ ضروری
و اند وصیت کند و بہین ہیئت اشارہ واقع
شدہ است قرآنیہ ید اللہ فوق ایدیم
پانچہ والد این فقیر را از دیوار آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و این فقیر نیز
از دیوار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
معلوم کردہ است ہیئت آن مصافحہ بہت
و دوست طالب در میان دوست شیخ
باشد و کلمات مبارکہ مانورہ کہ در حدیث
صحیح آمدہ است بخوبی یاد و را فرج گویند
اخترت الطریقت الفلانیۃ و ہیئت
در سالہ القول بحیل فوسواء السبیل
مذکور کردیم و ہذا اوان الشروع فی المقصود

فصل

مد عالم باطن را تہا طریقت فقیر از ہیئت ہیئت و ہیئت
ذوق و فیض توجہ و تلقین بجانب عالی حضرت پیغامبر
صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل میں اجمال آنکہ

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا
لمحہ کھینچتا ہے۔ اور بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے اور
قرآن شریف کی آیتین پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔
اللہم انی اشہدک و اشہد ملائکتک
و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ
شیخنا فی اللہ و مرشد او داعیہ
اور شیخ کہتا ہے۔ اللہم انی اشہدک
و اشہد ملائکتک و انبیاءک
انی قبلتہ و لدا فی اللہ۔ اس کے
بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت
کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید اللہ
فوق ایدیم میں اور جو طریقہ ہیئت اس فقیر کے والد
کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیئت کا معلوم
ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے
کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں
ہوتے ہیں در کلمات مبارکہ جو صحیح حدیث شریف میں وارد
ہیں کہتے ہیں اور بعد اسکے کہتے ہیں اخترت الطریقت
الفلانیۃ اور اسکا سبب کہنے کتاب قول بحیل
فی سوار السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب
مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

اس فقیر کو ارادہ تہا طریقت ہیئت و خروتہ
و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

۱۔ طالب تہجد و ہر کے باہام و اصابع کف
۲۔ دیگر را قبض کند و بعد قراۃ سورۃ فاتحہ
۳۔ و آیات از قرآن تسلیم طالب گوید اللہم
۴۔ انی اشہدک و اشہد ملائکتک و
۵۔ انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ شیخنا
۶۔ فی اللہ و مرشد او داعیہ و شیخ گوید اللہم
۷۔ انی اشہدک و اشہد ملائکتک و
۸۔ انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ و لدا
۹۔ فی اللہ بعد ازان دعا کند و بانچہ ضروری
۱۰۔ و اند وصیت کند و بہین ہیئت اشارہ واقع
۱۱۔ شدہ است قرآنیہ ید اللہ فوق ایدیم
۱۲۔ پانچہ والد این فقیر را از دیوار آنحضرت
۱۳۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و این فقیر نیز
۱۴۔ از دیوار آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
۱۵۔ معلوم کردہ است ہیئت آن مصافحہ بہت
۱۶۔ و دوست طالب در میان دوست شیخ
۱۷۔ باشد و کلمات مبارکہ مانورہ کہ در حدیث
۱۸۔ صحیح آمدہ است بخوبی یاد و را فرج گویند
۱۹۔ اخترت الطریقت الفلانیۃ و ہیئت
۲۰۔ در سالہ القول بحیل فوسواء السبیل
۲۱۔ مذکور کردیم و ہذا اوان الشروع فی المقصود
۲۲۔ فصل
۲۳۔ مد عالم باطن را تہا طریقت فقیر از ہیئت ہیئت و ہیئت
۲۴۔ ذوق و فیض توجہ و تلقین بجانب عالی حضرت پیغامبر
۲۵۔ صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل میں اجمال آنکہ
۲۶۔ رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا
۲۷۔ لمحہ کھینچتا ہے۔ اور بعد سورۃ فاتحہ پڑھنے اور
۲۸۔ قرآن شریف کی آیتین پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔
۲۹۔ اللہم انی اشہدک و اشہد ملائکتک
۳۰۔ و انبیاءک و اولیاءک انی قبلتہ
۳۱۔ شیخنا فی اللہ و مرشد او داعیہ
۳۲۔ اور شیخ کہتا ہے۔ اللہم انی اشہدک
۳۳۔ و اشہد ملائکتک و انبیاءک
۳۴۔ انی قبلتہ و لدا فی اللہ۔ اس کے
۳۵۔ بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت
۳۶۔ کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید اللہ
۳۷۔ فوق ایدیم میں اور جو طریقہ ہیئت اس فقیر کے والد
۳۸۔ کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیئت کا معلوم
۳۹۔ ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
۴۰۔ خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے
۴۱۔ کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں
۴۲۔ ہوتے ہیں در کلمات مبارکہ جو صحیح حدیث شریف میں وارد
۴۳۔ ہیں کہتے ہیں اور بعد اسکے کہتے ہیں اخترت الطریقت
۴۴۔ الفلانیۃ اور اسکا سبب کہنے کتاب قول بحیل
۴۵۔ فی سوار السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب
۴۶۔ مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

پہنچے اور واقعہ دید کہ خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ششہ تخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صورت مثالیہ افاضہ فرمودند یکے جسے کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیرہن دارد و اعلیٰ آن عسریں تر است از اسفل و در میان اعلیٰ تا اسفل تدریجست چنانکہ در جسم مخروطی می باشد و آن مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عودی مرکوز است و آن مثال نسبت سالکان است کہ از جذب چندان بہرہ نیافتہ اند جویم جسمی شبیہ ثانی الا آنکہ عود بر زمین قائم است و آن طبق ہر دو مقدم و آن مثال نسبت مجذوبان است کہ از مراتب سلوک چندان بہرہ ندارند و در ضمن نمودن این صورت ہائے سگمانہ القافر فرمودند کہ نسبت خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ طبقات مجرورہ روحانیہ و مراتب سفلا نیہ جسمانیہ ہمہ بحالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و بسیج چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او با در عالم نسبیہ غلیفہ و نمود می ہست

اس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور وہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اس کا اعلیٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور در میان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی ہے۔ اور وہ مثال (صورت) ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا ہے۔ اور اس میں ایک کھڑی گڑھی ہوتی ہو۔ وہ مثال سالکوں کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے جذب چندان حصہ نہ پایا تو میرے ایسی شکل جسمی دوسرے سے مثالیہ لیکن ہر طرح کہ جیسے گڑھی زمین میں گڑھی ہوتی اور طباق اس کے اوپر ہو۔ وہ مثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چندان حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں مثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ مثال نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجرورہ روحانیہ اور مراتب سفلا نیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں۔ اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کا عالم نسبیہ میں غلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

مانند آن کہ محبت ذاتیہ را نمونہ باشد بدان
 محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ
 باشد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این جامعیت
 را نیافتہ اند و دو قسم اند۔ قسمی مجزوبانند کہ
 تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند و در
 المراتب الخمسیہ و وسعت درجات ایشان
 فوق است فقط و قسمی سالکانند کہ تکمیل
 مراتب سافلہ کردہ اند و در المراتب الروحانیہ
 و وسعت کمال ایشان درجات تحت
 است و پس چون این معرفت حلیلہ
 بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم تبسم کنان سراز جیب مراقبہ
 بیرون آوردند و دست خویش
 برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت
 و مصافحہ این فقیر بر خاست و زانو بزانو
 متصل ساختہ و دست خود در میان دو
 دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نہادہ و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
 چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور
 مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ همان
 نسبت خاصہ کہ سابقا علم آن دادہ
 بودند عطا فرمودند فاحطت بھا علما
 دعا شادیں واقعہ مسیح کلمہ و کلام در میان
 نبودہ و آفاضہ روحانیہ بود با اشارت
 و فعل و چون این فقیر زیارت مدینہ منورہ

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے۔ محبت افعال اور
 روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر
 اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے وہ دو
 قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجزوب ہیں کہ انہوں نے مراتب
 روحانیہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب الخمسیہ کے
 ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور
 دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی
 تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب روحانیہ کے اعلیٰ
 وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور پس
 جب یہ معرفت حلیلہ میری خاطر میں ہے۔ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
 گریبان مراقبہ سے اٹھایا۔ اور اپنے دونوں مبارک
 ہاتھ اٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا۔
 یہ فقیر اٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونوں
 ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں
 مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
 بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
 مبارک آنکھیں بند کیں اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں
 ان کے حضور مبارک میں بند کیں۔ اسوقت اس کے
 وہی نسبت خاصہ چکاپیلے علم القا فرمایا تھا عطا
 فرمائی تو میں محیط ہو گیا۔ از روئے علم کے اور عاشا
 اللہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام در میان نہ تھا فقط
 روحانیہ فیض تھا۔ یا اشارہ اور فعل تھا۔ اور جب
 یہ فقیر مدینہ منورہ

الطاف القدوس فرمائی تہ مجھ کو وہ عطا فرمایا تھا تو میں بہر کلمات

روح در بیان مجذوب و سالک

طریقہ بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۱ یعنی گھر گیا

رسید و مدتی بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب
 جذب و سلوک ہمہ از ابتلا تا انتہاء در نظر
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے کر آنگاہ
 ابن فقیر رازی و حکیم بلق ساعدی و طریقہ
 غایت فرمودند و آنچه در علم مشکلات و اشتم
 پر سیدم بواب با صواب اکثر آن چیزها
 در باب فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان
 طریقہ در رسالہ ہجرات مدینہ شد و یکے از آن
 جو یہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
 نوشتہ شد۔ ابن فقیر و جناب آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہ از
 کلام ردعانی کہ آنحضرت صائم چہی فرمایند در
 فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی می کنند و
 باصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت
 دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت
 چل بہت و بطلان مذہب ایشان از تال
 در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
 خود شد۔ نہی بعد وقت از ان حالت در
 معنی امام تامل کرد و شد معصوم گشت کہ
 ایشان می گویند کہ امام معصوم مفتی
 دعوت می باشد و وحی باطنی کہ عیتر
 ز انعامی حکیم کسی بر بطن است بطریق
 اجتہاد یا البرم یا من از حق و در آن مسئلہ
 و از ثبات می کنند و می گویند اورا خدا نے
 تعالیٰ نصب کردہ است برائے مردان

(Handwritten marginal notes in Urdu script, partially illegible due to fading and bleed-through)

پہنچا اور ایک مدت تک وہ فقیرانہ رویہ رہا
 سب مراتب مذہب سلوک کے امتداد سے انشہا
 تک ملے گئے۔ اس وقت اس فقیر کہ القاب رازی
 و حکیم بلق ساعدی و ابن فقیر و طریقہ غایت
 فرمایا۔ اور جو حکیم بلق ساعدی و ابن فقیر
 اور اکھا جواب با صواب پایا۔ ان میں سے اکثر
 میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور
 طریقہ کا بیان رسالہ ہجرات میں مدسّر ہوا اور ایک
 ان جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا
 اس میں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک چہ
 روحانی اسرار سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم میں عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کہو اسطے کیا ارشاد
 ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں
 اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو
 افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب چل ہے
 اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا
 جب غور کر دے فقط امام کی تعریف میں جو انہوں
 نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اس حالت کے ان
 سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں
 امام معصوم منقرض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی
 باطنی کہ عبارت ہے حکم الہی کے القا ہونے سے
 باطن میں یا الہام یا من خطا سے اس مسئلہ
 میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے
 اور کہتے ہیں کہ اس کو خدا مقرر کرتا ہے
 لوگوں کے واسطے۔

ما ایشان را احکام الہی رسانند و تحقیق معنی
نبوت بہین خصال رجوع می کنند زیرا کہ بعثت
اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش بہین
نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختیم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ
عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ اصبح
من ذلک و در عالم ظاہرین فقیر از حجت
بیعت و صحبت و فرقہ و اجازت و تلقین شغال
ہمسایین امور یا بعض این امور با تسبیح خانوادہ
طریقہ کہ امروز بر روی زمین مشہور اند یا
اکثر آنها ارتباط واقع شدہ است و الحمد للہ
از آنجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے
مشہورہ می نویس باجملہ طریقہ قادریہ مشہورترین
طریق است در عرب و ہندوستان و
نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در عربین نیز شائع
شدہ و چپتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ و رنواحی خراسان و کشمیر و
سندھ کبردیہ و توران و کشمیر و شطاریہ
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و
سودان و مدینہ فی الکملہ و مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر و طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مستفیض متصل یعنی الوقوع است

کہ انکوا حکام الہی پہنچانے اور فی الحقیقت نبوت
کے معنی بھی خصلتیں ہیں۔ اس واسطے کہ نبی کی تعلیم
ہے کہ بعثت اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
بھی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت ہر تو یہ لوگ
درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں ماوراء النہر
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔
اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں اس عقیدے سے بھی
کوئی اور بدرعقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں
اس فقیر کو وجہ سے بیعت و صحبت و فرقہ و اجازت
اور تلقین شغال کے یکساں امور یا انہیں سے بعضے امور
اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روی زمین پر
مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے رابطہ حاصل ہے انہیں سے
اس سلسلہ میں مشہور خانوادوں کی سند کھلتے حاصل کلام
یہ کہ سب طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب و ہندوستان
میں بہت مشہور ہے۔ اور شہندہ ہندوستان و ماوراء النہر
میں بہت مشہور ہے۔ اور عربین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور
چپتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ
خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور کبردیہ طریقہ
توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں و شاذلیہ
مغرب مصر اور اسی کے نواح اور مدینہ میں فی الکملہ
مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں ہیں
فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض
متصل یعنی الوقوع ہے۔

نام خانوادہات بہت طریقیہ

که هر یکی از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته و آداب طریق فرا گرفته
بمشبه چند تعیین آن آداب و اشغال
یعنی نیست پس فقیر را حضرت والد بزرگوار
ممنون صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریق در غلبه عظیم آموخت و اشغال
طریق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کرد
حاصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار چشم خود دید و واقعات
عجیب و اتفاقات غریبه که بر ایشان شریح
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اول از کتاب الفاسد العارفین بیان میکند
و در عمر آخر اهانت تلقین و بیعت و صحبت و
توجه دادند و کلمه ید کیدی
کر گفتند و محمد بن علی بن ابی طالب
کتیرا مبارکافیه و هو صاحب
شیوخا کثیره منهم السید عبد الله
صاحب الشیخ آدم بن النور صاحب
الشیخ احمد السرهندی صاحب
خواجہ محمد باقی صاحب
خواجہ امین صاحب مولانا
درویش محمد صاحب مولانا
زاهد صاحب خواجہ عبید الله
الاحمد صاحب شیوخا کثیره منهم

انفار الحارون
عائد اس
میں شاہ صاحب
کے تمام غنائی غزل
نہیں ان میں
سب کا پتہ نہیں
میں لکھی

بیان احادیث مختصہ

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ
صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں
بے شبہ ہر چند یقین ہونا اُن آداب و اشغال کا
یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت علامہ
بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے اور معیت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقہ
اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرچہ صوفیہ اُنکے ہاتھ سے
ہے اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی اُنکی توجہ سے حاصل
کی ہے۔ اور بہت کراہین اپنی آنجھوں سے دیکھی ہیں
اور واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور
اُنکے مشائخ پر واقع ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں خواہ
قسم اول کتاب نفاس العارفین میں بیان کئے ہیں
اور آخر عمر میں اجازت یقین اور معیت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ ید الکاظمی
مکر فرمایا ہے۔ یعنی اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو محمد ﷺ علی اللہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً
فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اُن میں سے سید عبداللہ ہیں۔ کہ انہوں نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے انہوں نے
شیخ احمد مرندی سے انہوں نے خواجہ
محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنی سے انہوں
نے مولانا مددیش محمد سے انہوں نے مولانا
زاہد سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

مولانا یعقوب کچھو کچھو و خواجہ علاؤ الدین
 العجد وانی صاحباً خواجہ نقشبند
 بلا واسطہ و صاحب الاول ایضاً خواجہ
 علاؤ الدین العطار و الثانی خواجہ
 محمد یار سا و ہما من کہا را صاحباً خواجہ
 نقشبند و انخواجہ نقشبند صاحب شیوخا
 کثیرۃ اجلہم خواجہ محمد بابا السہاسی و خلیفۃ
 الامیر سید کلال و انخواجہ محمد صاحب خواجہ
 علیا البرا متین صاحب خواجہ محمود الخیر
 فغنوی صاحب خواجہ عارف ریوگری
 صاحب خواجہ عبد الخالق العجد وانی
 صاحب خواجہ یوسف الہمدانی صاحب
 ابا علی الفارمدی صاحب شیوخا کثیرۃ
 اجلہم اثنان احدهما الامام ابو القاسم القشیری
 صاحب ابا علی الدقاق صاحب ابا القاسم
 النصیر آبادی صاحب ابا علی الرود بادی
 و ابا بکر الشبلی و ابا بکر الواسطی صاحب سید
 الطائفة الجندی البغدادی و الثانی
 خواجہ ابا القاسم الکوکانی صاحب ابا عثمان
 المغربی صاحب ابا علی الکاتب صاحب ابا علی
 الرود بادی صاحب جنید البغدادی و
 الجندی البغدادی صاحب خالہ السمری
 السقطی صاحب معروف الکرخی صاحب
 شیوخا کثیرۃ اجلہم اثنان احدهما الامام
 علی بن موسی الرضا صاحب اباہ الامام

کرآن میں سے مولانا یعقوب چرخی میں اور خواجہ
 علاؤ الدین عجد وانی میں یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں
 خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب کچھو کچھو خواجہ علاؤ الدین
 عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤ الدین عجد وانی
 خواجہ محمد یار سا کی صحبت میں رہے ہیں اور یہ دونوں صاحب
 بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں بلکہ ان
 میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سہاسی ہیں اور خلیفہ امیر سید
 کلال ہیں اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی
 راہتینی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود فغنوی کے
 اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوگری کے خواجہ
 عارف سے ہیں صحبت میں خواجہ عبد الخالق عجد وانی کا خواجہ
 عبد الخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
 صحبت میں رہے ہیں ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت شیوخ کی
 خدمت میں رہے ہیں کہ انہیں دو بہت بزرگ ہیں ایک امام ابو القاسم
 قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابو علی دقاق کے اور ابو علی
 دقاق ابو القاسم نصیر آبادی کے اور ابو القاسم ابوباری کے
 اور ابو بکر شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہر سید الطائفة
 جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم کوکانی ہیں جو صحبت
 میں رہے ہیں ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے
 اور ابو علی کاتب ابو علی ووباری کے اور ابو علی ووباری
 جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں
 اپنے ناموں سری سقلی کے اور سری سقلی معروف کرخ کے
 اور معروف کرخ صحبت میں رہے ہیں بہت شیوخ
 کے کہ ان میں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو
 امام علی بن موسی رضا وہ اپنے والد امام

موسیٰ صاحب بابہ الامام جعفر الصادق
 صاحب بابہ الامام محمد باقر صاحب بابہ الامام زین العابدین
 صاحب بابہ الامام حسین صاحب بابہ امیر المومنین
 علی بن ابی طالب صاحب سید المرسلین صلی
 اللہ علیہ وسلم و تالیفہما ذوالکمال
 صاحب حبیب العجمی صاحب الحسن البصری صاحب
 اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم
 انسخ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم و حافظ سنتہ بایدرانت کہ طریقہ
 کہ امر و محفوظ است نشان آن جنید بغدادی است
 و خرقہ محفوظہ امر و زمان است کہ بواسطہ جنید است
 و ازین سلسلہ سید عبداللہ مال بود و بالا تر
 ازین شان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدرائی
 صوفیہ بودند بارشاد و ایشان عالی بہ
 منزل مقصود رسید و از خواجہ اکبر تا خواجہ
 عبدالخالق در ملک ما و راہ النہر بودند ہر یک در زمان
 خود مرجع صوفیہ و مقتدرائی طالبان و بفضل و
 ارشاد و شہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ
 محمد باقی مسطور است تا بیان ایشان بر آن فتہ
 اندہیں سلسلہ است کہ نوشتہ شد و در شجرہ بعض
 اہلبیت خواجہ محمد اکبر یافتہ کہ خواجہ محمد اکبر ارتبلا
 نامت و محبت و رضیہ خواجہ محمد درویش یافتہ اند و مولانا
 زاہد رانیز عفا کرم و اند و ایشان ہر دو صحبت
 حضرت خواجہ عبید اللہ اطر و دریافتہ اند و اللہ اعلم
 و بہتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند ایشان

موسیٰ بن احمد اپنے والد امام جعفر صادق کے دور
 اپنے والد امام محمد باقر اور اپنے والد امام زین العابدین
 کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے والد امیر المومنین
 علی بن ابی طالب کے والد اور وہ صحبت میں رہے
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سید المرسلین کے والد اور ان
 کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کا اور وہ حسن البصری کے
 اور وہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے
 انسخ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین حضرت
 رسول اللہ کے محافظین۔ جانا چاہئے کہ جو طریقہ
 آج کے دن محفوظ ہے اسکا نشان جنید بغدادی
 اور خرقہ بھی محفوظ رہی ہے جو جنید بغدادی کے پاس
 سے ہے اور اس سلسلہ سے سید عبداللہ مال سے
 امدان سے اور خواجہ محمد باقی تک بن مرین وقت
 صوفیہ تھے اور ان کے ارشاد سے ایک سلسلہ
 مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ اکبر سے خواجہ عبدالخالق تک
 ماوراء النہر کے ملک میں تھے بلکہ اساتذہ و اہل صوفیہ
 کے مرجع طالبوں کے مقتدا و فیصلہ ہر شاخہ میں ہو رہے
 تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے کتبات میں لکھا
 ہے اور ان کے پیروا میں ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
 گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد اکبر کے
 لکھا ہے کہ خواجہ محمد اکبر مریدی اور صحبت خفیہ میں
 خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے اور مولانا زاہد سے
 بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
 احمر کے رہے ہیں۔ و اللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے
 اور طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

ہر محبت می گردند وین طرف از خواجہ نقشبند طریقہ
 نقشبندیہ میگفتند و ایشان گفتا گردند خفیہ و آن
 خواجہ یوسف ہمدانی تا بنید از راہ ابو القاسم
 قشیری جامع بودند و عسلہ نما ہر دو باطن و
 کدھ بودند و نہ کسی می گردند و از راہ
 ابوالقاسم گرگانی مخصوص بخشش و قانع
 مریدان و طریق تسلیم ایشان و اختصاص
 ہر یک با شیخ خود و درین سلسلہ از راہ صحبت
 و خرقہ و متعین یقینی است کہ شبہ را در آن
 دخل نہ بود۔ باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ
 بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
 عقل و نفس است اما تہذیب لطائف خفیہ
 و احیلے کہ بر تہذیب آن متعسر ترع شود و از
 از قبیل ثمرات و مواہب است نہ از قبیل
 مواہب و باید دانست کہ بہر بعضی موصودہ
 و تشدید نون بلدہ ایست از توابع بہرند و
 بہرند بحسب سیرین مہلہ و سکون با دفع رای مہلہ ایک
 بلدہ ایست غلیظہ ما بین لاہور و دہلی و اصل
 نام آن بہرند یعنی بیشہ شیرست و در زبان
 فارسی گویان سہرند متعلیے شود و آکنہ
 نام موضع است نزدیک شہر شیراز و آن را
 آکنہ نیز گویند و جہر بحکم فارسیہ رای
 مہلہ و آخر آن فارجمہ نام قریہ است از توابع
 غزنین نقشبند نسبت است بحر و کتاب بانی
 ایشان پادشاهان بن مشغول بودند کذا فی سفینہ الاولیاء

ذکر بر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند سے
 طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور انہوں نے خفیہ فکر
 پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جلیہ تک
 ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
 علم ظاہر و علم باطن کے اور کدھ تھے اور عسلہ
 کہتے تھے۔ اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے
 سب کو فریدوں کے مال کے کشف سے اور
 ان کے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے
 شیخ سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و خرقہ و متعین
 کے یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک شبہ کو دخل نہیں
 جاتا چاہے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع
 پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہر ایک
 تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو مال اسکی تہذیب کے
 متعسر تر ہوتے ہیں وہ ثمرات و مواہب کی قسم
 سے ہیں۔ اور جاتا چاہے کہ بہر بعضی موصودہ و
 تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
 سہرند بحسب سیرین مہلہ و سکون با دفع رای مہلہ ایک
 شہر غلیظہ ہے۔ در میان لاہور اور دہلی کے اصل میں
 اسکا نام سہرند ہے۔ یعنی جگل شہر کا اور فارسی
 گوینکی زبان پر سہرند متعلیٰ ہوتا ہے۔ اور آکنہ
 ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب و اسکو
 آکنہ بھی کہتے ہیں۔ اور جہر بحکم فارسی رای مہلہ و آخر
 غای مجملہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے
 نقشبند نسبت ہے کتاب بانی کے حرف کی طرف
 کہ یادوران کے دالہ یہ کام کرتے تھے کہ کافی سفینہ الاولیاء

و بخداوان بغین معجمہ مکہ ورہ د سکون جمیم نام موضع
 است از توابع بنارازا ہوا مشہور و کفوی
 در طبقات خفیفہ است بغین المعجمہ و
 سکون ہیم و ضم اللال المہملہ قرینہ علی ستہ
 فراخ من بخارا و فی اللبفتح الدال المہملہ
 واقد اسم اخیر لغتہ لغتہ فتح فاد سکون غین
 معجمہ و لون و یہی است از توابع بنارازا
 در یوکر کسر راہ مہملہ و یہی است از توابع بخارا
 مستثنیٰ بفتح راہ مہملہ و کسریم و سکون یائے تختیہ
 و کسر ثنائہ آخر لون قصبہ ایست از توابع
 بخارا سماہی بفتح سین ہمملہ و کسر ثانیہ
 و یہی است از توابع شہر طوس کہ امر و انرا
 مشہدی گویند و نسبت بان دیہہ سماہی است
 بفتح سین ثانیہ و دو یا قشری نسبت است
 بہ بنی قشیر بغین قاف و فتح شین معجمہ قبیلہ از
 عرب و دقاق بہ تشدید قاف اول و واسط
 شہر است میان بصرہ و کوفہ و رد و بارے
 نسبت بنا حید کہ منشائے اصول ایشان بود
 گر گانی بغین کاف اعرابی و تشدید ہمملہ و
 کاف مجبیہ و یہی است از دیہائے مشہد
 سری بفتح سین و کسر رائے مہملہ و تشدید یائی
 تختیہ و ر لغت بمعنی جوان مرد و سقطی نسبت
 بسقط فروشی و سقط متاع حقیر را گویند در بعض شجرہ
 سری سقطی بن مطلق و یہاں شد المطلق بغین ہیم و
 فتح غین معجمہ و تشدید لام و سین ہمملہ و لغت

اور بخداوان بغین معجمہ مکہ و سکون جمیم نام موضع کا
 نام ہے توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی
 نے طبقات خفیفہ میں کہا ہے کہ بغین غین معجمہ و سکون
 جمیم و ضم وال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے یہ قرینہ
 اور لب میں بکھا ہے بفتح وال مہملہ و اسم الحیر
 لغتہ لغتہ فتح فاد و سکون غین معجمہ و لون ایک گانوں
 ہے بخارا کے توابع سے اور یوکر کسر راہ مہملہ بھی
 ایک گانوں ہے توابع بخارا سے رتین بفتح
 رائے مہملہ و کسریم و سکون یائی تختیہ و کسر ثنائہ
 آخر لون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے سماہی
 بفتح سین مہملہ کسرین مہملہ ثانیہ ایک گانوں
 ہے توابع شہر طوس سے کہ اصل اسکو مشہد کہتے
 ہیں اس گانوں سے نسبت کر کے سماہی کہتے ہیں
 سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یائی سے قشری
 نسبت ہے بنی قشیر سے بغین قاف و فتح شین معجمہ
 عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول اور
 واسط ایک شہر ہے میان بصرہ اور کوفہ کے اور
 رد و بارے نسبت ہے ایک طرف کی کہ انکے مہول کا نشانہ
 ہے یعنی ابا و اجداد کی پیشیں ہاں ہے گر گانی بغین کاف
 عربی و تشدید ہمملہ و کاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے
 گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ و تشدید
 یائی تختیہ لغت میں بمعنی جوان مرد ہے سقطی نسبت بسقط
 فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں اور بعض شجرہ
 میں سری سقطی مطلق دیکھا ہے معشر بغین ہیم و فتح
 غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت میں

بمعنی نماز صبح را در سیاهی شب گزارند
 سلسلہ موقوف علیہ سلسلہ شہادت بایزیت
 اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است
 و اولیٰ آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
 اکبریہ است از جانب شیخ محمد آلین ابن
 العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
 از جہت سادات جیلانیہ و اشہر آن
 در بین شعبہ سرعیہ است بالجملہ این فقیر را
 با کثر این شعب ارتباط صحیح و اقصیت
 پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت
 و محبت و خرقہ و تلقین و اجازت با والد
 بزرگوار خود است و ایشان را ارتباط
 از جہت خرقہ و تلقین و محبت و اجازت
 با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
 البنوری عن شیخ احمد السمرندی
 عزابیہ الشیخ عبد اللہ عز شاہ
 کمال عز السید فضیل عز سید گل
 رحمن عز السید شمس الدین عارف
 عز السید گل رحمن بن سید ابی
 الحسن عز شمس الدین صحرائی
 عز السید عقیل عز سید بھاؤ الدین
 عز سید عبد الوہاب عز سید
 شرف الدین القتال عز سید
 عبد الرزاق عزابیہ امام الطریقہ
 ابو محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں جو صبح کی نمازات کی تاریکی میں ہی
 سلسلہ موقوف علیہ کا سلسلہ شہادت کا کہنا چاہتے
 اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت
 مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ
 شیخ محمد الدین ابن عربی کی جہت سے اور
 بہت مشہور شعبہ جیلانیہ۔ عوام میں
 سادات جیلانیہ کی جہت سے اولین میں
 بہت مشہور شعبہ سرعیہ۔ المغرض یہ فقیر کو
 اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
 پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور محبت اور
 خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد
 بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ اور تلقین اور
 محبت و اجازت کی رو سے سید عبد اللہ
 ہے۔ انکو شیخ آدم بنوری ہے۔ انکو شیخ آدم
 سمرندی ہے۔ انکو اپنے والد شیخ عبد اللہ
 انکو شیخ کمال ہے۔ انکو سید فضیل ہے۔ ان کو
 سید گل رحمن ہے۔ ان کو سید شمس الدین
 عارف ہے۔ انکو سید گل رحمن بن سید
 ابو الحسن ہے۔ ان کو شمس الدین صحرائی
 ہے۔ ان کو سید عقیل ہے۔ ان کو
 سید بھاؤ الدین ہے۔ ان کو سید
 عبد الوہاب ہے۔ ان کو سید
 شرف الدین قتال ہے۔ انکو سید
 عبد الرزاق ہے۔ ان کو اپنے والد امام
 الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

وایضا ایشان ما ارتباط از جهت خرقه
 با شیخ عظمت الله اکبر آبادی است
 عزابہ عزجدہ عن شیخ عبد العزیز
 عز السید ابرہیم الایرجی عن الشیخ
 بہاؤ الدین القادری عن الحسین النیب
 سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
 بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
 ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
 القطب ابی محمد محمد بن عبد القادر
 جیلانی عزابہ عزجدہ وہم جزا
 فاین فقیہ را ارتباط از جهت خرقہ با شیخ
 ابوی محمد بن ابرہیم الکردی واقع است
 وقد لبسہا مزابہ وقد لبسہا ابوہ من
 ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولد فی الخرقہ
 القادرۃ طرق منها انه لبسہا مزید شیخہ
 الشیخ احمد الشناوی بلباسہا مزید
 ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
 لہا مزید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
 لہا عزیز الشیخ عبد الوہاب الشعلوبی
 بلباسہ لہا مزید الحافظ حلال الدین
 السیوطی فی روضہ مصر بلباسہ لہا
 مزید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن
 امام الکاملۃ بنجاہ الکعبۃ المشرقة بلباسہ
 لہا مزید الشیخ الدین محمد بن محمد الجزار
 بلباسہ لہا مزید عمر بن الحسن بن المیلہ المرغی

اور ان کو خرقہ کی جہت سے شیخ
 عظمت الله اکبر آبادی سے بھی ہے ان کو
 اپنے والد سے اور ان کو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے ان کو
 سید ابرہیم ایرجی سے ان کو شیخ بہاؤ الدین قادری
 سے ان کو حسب النیب سید السادات
 ابوالعباس احمد بن حسن بن موسی
 بن علی بن محمد بن حسن بن ابی نصر بن ابی صالح
 بن عبد الرزاق بن قطب ابی محمد محمد بن عبد
 عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ان کو اپنے
 والد سے ان کو ان کے دادا سے اسی طور
 اوپر تک اور اس فقیہ کو ارتباط خرقہ کی جہت
 سے شیخ ابوی محمد بن ابرہیم کردی سے
 ہے۔ اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
 سے اور ان کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
 شیخ احمد قشاشی کے اور ان کو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
 ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ انہوں نے پہنا ہاتھ
 سے شیخ احمد شناوی کیساتھ اس لباس کے جو انہوں
 نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی
 بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعروبی سے
 انہوں نے جلال الدین سیوطی سے انہوں نے روضہ
 مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرفہ امام الکاملۃ سے
 روبرو کعبہ شریف کے انہوں نے شمس الدین محمد
 بن محمد خیری سے انہوں نے عمر بن حسن بن امیلہ
 المرغی سے۔

راجع فیوط ابو محمد الشہودی برہم جیلانی و ہشیانی کی تصنیف میں

انہوں نے غزاحمد بن احمد اسلم نامی سے
 انہوں نے نامی سے محمد بن علی بن علی
 سے تیس سو و ستر ہجری میں ویرانہ ہجری
 بنی مینا بنی سے پہنچا جو بنی مینا بنی
 بن ابی البرکات بنی عباسی سے کہ حضرت
 سلم بن یحییٰ کے مسجد خرام میں اور انہوں نے
 یزید بن ابی اسحاق بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن
 عمار بن علی بن علی سے کہ شیخ احمد قشاشی
 نے پینا اہل سے اپنے والد اپنے شیخ علی
 کے۔ انہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
 انہوں نے شیخ سراج الدین عمر حیرانی سے
 انہوں نے شیخ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن احمد سے
 انہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مسری
 مینی سے انہوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق بن
 سے انہوں نے شیخ محمد بن حاجی سے انہوں نے
 شیخ اسماعیل بن ابی اسلم بن مینی سے انہوں نے
 شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد سلامی سے انہوں نے
 شیخ علی الدین احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ
 سے انہوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن نسیم
 سے انہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن
 یوسف اسدی سے انہوں نے والد ابو محمد احمد
 بن عبد اللہ اسدی سے انہوں نے اپنے والد شیخ
 عبد اللہ بن یوسف اسدی سے انہوں نے اپنے شیخ
 عبد اللہ بن قاسم بن ندیم سے انہوں نے شیخ

انہوں نے غزاحمد بن احمد اسلم نامی سے
 انہوں نے نامی سے محمد بن علی بن علی
 سے سندس سر واسریم تبعین ویرتہ ہم و
 قی میں نامی سے بہت جوں نذیر یونس بن علی
 بن ابوالبرکات باشی عباسی سے کہ حضرت
 سلمے سن یانی کے مسجد غرام میں اور انہوں نے
 پیر شیخ الوقت عبدیق رحیم بنی سے اور ایک بن
 طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
 نے پینا اتمہ علی بن والد اپنے شیخ علی
 کے۔ انہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
 انہوں نے شیخ سراج النین عمر حیرت سے
 انہوں نے شیخ عبدیق ورسید مشرع سے
 انہوں نے اپنے والد حبیب بن احمد سے
 انہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مشرع
 یعنی سے انہوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جلی
 سے انہوں نے شیخ محمد مزراحی سے انہوں نے
 شیخ اسماعیل بن ابی اسلم جیری یعنی سے انہوں نے
 شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد سلامی سے انہوں نے
 شیخ علی الدین احمد بن محمد بن عبدیق بن عبدیق
 سے انہوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن نسیم
 سے انہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبدیق بن
 یوسف اسدی سے انہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
 بن عبدیق اسدی سے انہوں نے اپنے والد شیخ
 عبدیق بن یوسف اسدی سے انہوں نے اپنے شیخ
 عبدیق بن قاسم بن ندیم سے انہوں نے اپنے شیخ

أبو محمد عبد الله بن علي الأسدي البغدي عن القصب
 القوي المعروف بالجامع محمد بن أبي محمد بن القصب
 بن أبي صالح الجبلي قدس الله روحه ثم الشيخ
 أبو محمد عبد الله بن محمد بن أبي عبد الله بن
 أبي سعيد المبارك بن علي بن الحسين بن
 بندر البغدادي الخ في كتابه المشهور
 منسوب إلى الخزمي محمد بن عبد الله بن
 محضر ولد يزيد بن الخزمي فنسبت إليه ذكره
 المتذرع في الطبقات الحافظ بن
 رجب الحنبلي بلباسها يزيد بن الفرج بن محمد بن
 محمد بن الطاهر بن أبي عبد الله بن أبي الفضل
 عبد الواحد بن عبد العزيز بن الحارث التميمي بلباسها
 من يدعي أنه عبد العزيز بن الحارث التميمي بلباسها من
 يدعي ستاد أبي بكر محمد بن خلف بن خلف بن
 محمد بن محمد بن التميمي بلباسها يزيد بن سعيد
 الطائفة الأستاذ في القاسم بن محمد بن محمد
 قدس سره و اسرارهم و رحمتهم إلى آخره
 المذكور في سلسلة العقبه إلا أن الصوفية
 اتفقوا على أن الحسن البصري أخذ
 عن سيدنا علي رضي الله عنه و همي از
 شجرة نويسان و رين موضع سلسله نسب
 اثبات کنند و فيه نظر زیرا که قریب قائم
 نشده است بر آنکه تربیت باطنی باین
 سلسله بوده باشد و الله اعلم و آن
 سلسله این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی سیدی مہدی سے انہوں نے
 قطب غوث الفروغی جامع مہدی الدین ابو محمد عبد اللہ
 بن ابو صلح جیلانی قدس سرہ رحمہ سے پھر شیخ
 ابو محمد عبد القادر جیلانی نے فرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
 ابوسعید مبارک بن علی بن حسین بن حسنہ بغدادی
 مغربی کے مخرم بحسب رایتی مہملہ مشدقہ ہاویہ یا نسبت
 ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو بزرگی
 ہوئی وہاں آتری تھی۔ بعض اطلاق یہ بن مخرم
 کی۔ ان سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے۔ اس
 کو ذکر کیا ہے متذہبی نے ایسا ہی لکھا ہے طبقات
 حافظ بن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابوسعید نے
 ہاتھ سے ابو الفروع محمد بن عبد اللہ طوسی کے انکو
 پہنایا الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن عاتق تہمی
 نے انکو پہنایا ان کے والد عبد العزیز بن عاتق تہمی
 اور ان کے استاد ابو بکر بن محمد دلف بن حلف بن
 محمد بن جندرشبلی نے ان کو پہنایا سید الطائف اسامہ
 ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ
 واسرار ہم در حنا ہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے
 سلسلہ صحبت کی مکر صوفیوں کا اتفاق ہے اس
 امر پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ
 سے اور ایک گروہ شجر مکتبہ والوں کے اس مقام پر
 سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جانی
 محسوس ہے اس واسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا
 جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو
 واکہ علم اور دلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریق عن
 ابیہ ابی صالح موسیٰ بن حنبلہ دوست عن
 ابیہ السید عبد اللہ بن عزاب السید
 یحییٰ زاهد بن عزاب السید محمد بن وحی
 عزاب السید داؤد بن امیر محمد کبر
 عزاب بن موسیٰ ثانی بن عزاب السید
 عبد اللہ بن عزاب السید موسیٰ بن جون
 عزاب السید عبد اللہ بن محضر عن
 ابی السید حسن المثنیٰ بن عزاب الامام
 حسن المجتبیٰ بن عزاب واما سیدنا علی
 بن اقی و سیدتنا فاطمہ الزہراء کلہما
 عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
 و کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب
 و مجالس ستین کہ مفوظ حضرت غوث
 است و اصل طریقہ ایشان در آنہا
 مفصل است ابن مقبیر اخذ کرد اجازت
 از شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکری
 عن ابیہ عز القشاشی عن الشناوی عن عبد اللہ
 بن عبد القادر بن عبد العزیز بن محمد
 الهاشم العلوی المکی عن عمہ جبار الدماہی
 عبد العزیز بن محمد المکی عن ابی الفضل
 جلال الدین سیوطی قال انبأ الشیخ
 جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
 التنوخی عن ابی العباس محمد بن
 یعقوب المارستانی عن خرقطب الطریق

عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا
 اپنے والد ابو صالح موسیٰ بن حنبلہ
 دوست سے انہوں نے اپنے والد سے
 عبد اللہ بن عزاب انہوں نے اپنے والد
 سید یحییٰ زاهد سے انہوں نے اپنے والد
 سید محمد رومی سے انہوں نے اپنے والد
 سید داؤد سے انہوں نے امیر محمد کبر
 انہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے انہوں
 نے اپنے والد سید عبد اللہ سے انہوں نے اپنے
 والد سید موسیٰ جون سے انہوں نے اپنے والد
 سید عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد حسین بن
 سے انہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے انہوں
 نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سیدتنا
 فاطمہ الزہراء سے اور ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم سے اخذ کیا
 غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب مجالس ستین کے جو
 مفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا مفصل
 ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
 کروی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قشاشی
 انہوں نے شناوی سے انہوں نے عبد العزیز بن عبد القادر
 بن عبد العزیز بن محمد المکی علوی مکی سے انہوں نے
 اپنے چچا جبار الدماہی سے عبد العزیز بن محمد مکی سے انہوں
 نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں نے کہ محمد
 بن خدیج بن جلال الدین بن الملقن نے کہا محمد بن ابراہیم
 تنوخی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب
 المارستانی نے ان کو قطب الطریق

الشيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني
 قال نبينا شيخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ
 محمد سعيد بن الحسن القرشي الكوفي ثم
 المدني في رسال ايقاظ الهمم بالاقدام
 والاقدام لتعرض نفحات الغفران عن
 العارف بالله الشيخ ابراهيم الكودي
 قال نبينا شيخنا ابو طاهر عيسى الشيخ
 ابراهيم الكودي قال اخبرنا شيخنا الشيخ احمد
 بن محمد الفشاشي في كيفية ذكر الطريقة
 العلية القادسية ان مجلس صرعا ونضع
 كفك على فخذيك مبسوطتين ونمض
 عليك وتبدا بالذكر من جانبك الايسر
 وتقصدا لتلخذ ما سوى الله من قلبك
 وهو تحت يدك الاية بقولك لا و
 تمها الى ان تخرج الله وهو المنفرد
 فوق كفك الايمن وتثبت بقولك لا
 من فوق كفك الايمن الله في قلبك
 الذي القيت ما سوى الله تعالى
 عنه بضرب شديد يذلتاثر قلبك
 يتمكن فيه نور الذكر انتم و
 الشيخ ابراهيم الكودي انه قال في ايقاظ
 القلوب ينبغي طالب الحق سبحانه ان
 يسأل بعد اداء ما افترض عليه طريق
 التقرب بالتزام ما يطيقه من مندوبات
 الاقوال والافعال بخالص العبودية

جلد اول
 باب اول

شيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني نے اور خبر دی
 ہم کو ہمارے شیخ ابو طاهر نے انکو شیخ محمد سعید بن
 حسن قرشی کو کہی کہ تم مدنی نے اپنے رسال میں جسکا
 نام ہے ايقاظ الهمم بالاقدام والاقدام
 لتعرض نفحات الغفران شیخ عارف ابی شیخ
 ابراہیم کودی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ
 ابو طاهر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کودی سے
 کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد فشاخی
 مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادر یہ کا اس طور
 پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
 دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
 کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے
 اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکلتا ہوا اس کے ہوا
 کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے تاکہ
 شریعت سے اور کھینچے اسکو ہاتھ تک کہ ڈالے ال کو حالت
 نفی میں آئے پر وہنے منسوب کے اور اثبات کرے ساتھ لفظ
 لا کے ساتھ منسوب کے اور پھر سے اللہ کو بیچ دل کے
 جس کا مسئلہ اللہ کو کمال الاتعاب بہت شدت و ضرب
 کیساتھ کہ دل میں اثر ہو جائے اور اسے ذکر کا نور
 قرار پڑے انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ
 ابراہیم کودی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ
 ايقاظ القلوب کے حق سبحانہ تعالیٰ کے طالب کو چاہئے
 بعد ادا سے فراموشی کے سوال کرے طریقہ اس کے
 تقرب کلیلہ پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی
 طاقت کھتا ہوا افعال واقوال سے فائدہ حاصل کرے

فاما تنتج المحبة الا للهبة المستجدة لما قل
صلواته عليه وآله وسلم فيما يروون عن
ربه تبارك وتعالى وما تقرب الي عبدي
شيء احب الي مما اذرت ضمت عليه وآله
عبدى يتقرب الي بالنواخل حتى احبب
فكنت سمعة لذي يسمع به وبصر
الذي يبصر به ويدة التي يبطس بها
ورجله التي يمشي بها زاد في غير هاتين
الجارى وفواه الذي يعقل به ولسانه
الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك
فعلبه بالذكر بالغدو والاصباح الا يكون
من الغافلين فيها بن ذلك عند تقديراته
والاشتغال وفضل الذكر لا الله لا الله
فان كان مستعجلا عن الاسباب
فلينقطع بالذكر وان كان من اهل
الاسباب فليعمل منه ويد العبد الفراع
من الوسط ان يقول لا اله الا الله
الفابعد كل من الصبح والعشاء
والفجود وعند العذر يلخذ بالميسر
ولا استغفار مائة بعد كل من الاوقات
الثلاث ويكمل بمضمون حديث
استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم
سبع وعشرين كان من الذين يستجاب
لهم ويرزق بهما اهل الارض
وكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کر اسکا نتیجہ محبت الہی ہے جو دینے والے اس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث
قدی میں یعنی نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے
سے ساتھ کسی چیز جو مجھ سے ہو طرف میرے فراموش
سے دست یل بندہ میرے قریب پائے ساتھ نکل کے یہاں
تک کہ میرے محبوب سے جانا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اس کے کان
چسے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں چسے وہ دیکھتا ہے
اور اس کے ہاتھ چسے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں چسے وہ
چلتا ہے۔ اور بیماری کی اس دایت سوا اور دل
یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اس کا دل جس سے ہو جاتا
ہے اور اس کی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ اتنی توجہ
مختص میرے عمل کرنا چاہیے و مع و تمام ذکر کیا کرے اور
غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں و فاضل
الذکر لا اله الا الله ہے پس اگر مجھ سے کسی طرح کا بکھیرا
نہیں کھتا تو میں وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کدوا
میں گھرا ہوا ہے تو وہ اپنی فرست کی موافق و رو
و وظیفہ مقرر کرے اور اس واسطے کا درجہ ہے کہ لا اله الا الله
ایک بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد
پور کرے اور ہر روز کے وقت حسب قدر آسان ہو اور
ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے
بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے کہ فرمایا
آنحضرت نے جو شخص استغفار پانچ سو مرتبہ روزانہ
ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہو گا انہیں سے جنتی دعا
قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین
روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

در وظائف خاصان قاریہ

بمضمون حدیث من استغفر الله
 ویرک صلوٰۃ ثلاث مرات فقال استغفر
 الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم والودیع
 الیم غفر لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الذنوب
 فیقول بعد الصبح کل یوم لا اله الا الله
 وحده لا شریک لہ لا الملک ولہ الملک
 عیہ ومجیت بیدہ الخیر وهو علی کل شیء
 قدیر عشر مرات وازتیس بعد کل
 فریضۃ فہو اولو ویقول بعد کل من الصبح
 والعصر اللهم صل علی سیدنا محمد و
 علیٰ آلہ وصحابہ عدد خلقک بحد اہک
 غسل ویقول بعد العاشرة وعلیٰ جمیع
 الانبیاء والمرسلین وعلیٰ اہل طاعتک جمیع
 والتابعین وعلیٰ اہل طاعتک جمیع
 من اہل السموات واهل الارضین علینا
 معهم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
 خلقک ورضا نفسک وزنة عرشک
 ومداد کلماتک کما ذکرک الذاکرون
 وتغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
 بعد کل فریضۃ عشر افہو انزلہ وبقرا
 الاخلاص بعد کل فریضۃ عشر و
 بعد رکعتی الفجر بسورۃ یحیا والشمس
 وضحاہ والضحیٰ یقول سبحان الله
 وبحمده ولا اله الا الله والله اکبر
 ولا حول ولا قوۃ الا بالله العلیٰ العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پہلے کہ ہر
 جو شخص مغفرت مانگے اسے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور
 کہ استغفر اللہ الذی لا اله الا ہو الحی القیوم والودیع
 الیم تو اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ بہادر ہیں
 بھگتا ہو پس کہ بعد صبح کے ہر روز لا اله الا
 وحده لا شریک لہ الملک لا حول ولا قوۃ الا
 بالخیر و ہو علیٰ کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
 کے بعد کہے تو اولیٰ ہے اور سترج اور صبح کے بعد
 دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللهم صل علی سیدنا محمد وعلیٰ
 آلہ وصحابہ عدد خلقک بحد اہک اور دسویں دفعہ
 یا اور پڑھ لیوے وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین
 وعلیٰ اہل طاعتک جمیع من اہل السموات واهل الارضین
 علینا معهم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضا
 نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک کما ذکرک
 الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
 جو ہر فریضوں کے بعد دس مرتبہ یہ کہے
 تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد
 دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور بعد
 دو رکعتوں یا پاشت کے سورتین والشمس وضحاہ
 اور والضحیٰ پڑھے اس کے بعد یوں کہ سبحان الله
 وبحمده ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا
 قوۃ الا بالله العلیٰ العظیم۔ ارشاد وحیہ مدظلہ
 حضرات نقشبندیہ موہ رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ بانی
 معتر مبارک و ذکر و اشغال توجہ و مراقبہ فیتہ ہر روز

عدد خلق الله بدوام الله عشرين
وتبارك كل صبح ومساء ويؤدى في
المساء بعد المغرب سورة آلم السجدة
بإرضاء الوقت عشرين في الليل فالتم
السجدة وتبارك ويصل ست ركعات
من الأوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملكنا الليل مرحبا
بالملكيز الكريمين الكائمين أكتفى في صحيفته
أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك
له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وأشهد
أن الجنة حق والنار حق والموت حق والقبور
حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والمنزلة
حق وأشهد أن الساعة آتية لا ريب
فيها وأن الله يبعث من في القبور اللهم
الذى أودعك هذه الشهادة اليوم
حاجتي إليها اللهم أحطط بها وزرني بعفوها
ذنبى وثقل بها ميزانى وأوجب لي بها أمانى
ونجا ونزها عفو برحمته يا أرحم الراحمين
ويؤدى بعد ركعتي المغرب في ركعتين
منها حفظ الأيمان مع الأوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددنى بالأيمان واحفظه
على فحامى وعند وفامى وبعد كاتى
كما وصيه الشيخ محمد الدين قدس سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

مدد و خلق اللہ بدوام اللہ و حق مرتبہ اولیٰ شریعت احمد
 تبارک ہر صبح و شام پڑھے۔ اور مغرب کو بعد
 نماز کے سورۃ الم سجدہ پڑھے۔ اور جو ایسی
 پڑھے گا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ اور
 تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں
 نقل او امین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
 کے یہ کہے مرجا بلائکت اللیل مرجا بالملکین اکرمین
 الکاتبین اکتفا فی صحیفۃ الشہد ان لا الہ الا اللہ
 وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمد عبدک و رسولک
 و اشہد ان الجنة حق و النار حق و الموت حق و
 القبر حق و السؤال حق و المحشر حق و الحساب حق و
 الشفاعۃ حق و الصراط حق و اللیزان حق و اشہد
 ان الساعۃ آتیۃ لا ریب فیہا و ان اللہ مبینک
 من فوالقبور اللهم انی اودعک هذه
 الشہادۃ لیوم حاجتی انہما اللہم احطط لہما
 و ذریۃ و اغفر لہما ذنبی و نقل لہما میزانی
 و اوجب لہما امامی و تحاذر لہما عفر
 برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
 رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں
 حفظ الایمان کی او امین کیساتھ اور بعد سلام
 کے یہ کہے اللہم سدد ذنبی بالایمان
 و احفظہ علی حیاتی و عند وفاتی
 و بعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے۔
 شیخ محمد البین قدس سرہ نے فتوحات
 مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے۔

یقرأ فی کل رکعة فیها الاخلاص ستا
 والمعوذتین مرة مرة رکعتین بعد ما بین
 الاوابین مع الاستخارة ای المطلق التي
 یعملها اهل الله کل یوم لا عمل اللیل و
 والتمار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ جہنا
 ذلک فوجدنا فیہ کل خیر ووعاء
 الاستخارة هو ما سبق ویقول بعد
 قل فیضیة استغفر اللہ العظیم الذی
 لا الہ الا هو الحق القیوم واتوب الیہ
 اللہم انت السلام ومنک السلام والیک
 یرجع السلام حینا رہنا بالسلام و
 اودخلنا دار السلام تبارکت رہنا و
 تعالیت یا ذا الجلال والا کرام ثم یقرأ
 الفاتحة الخ اخرها ثم والھکم الہ واحد
 لا الہ الا هو الرحمن الرحیم ثم یقول
 اللہم انی اقدم الیک بیزیدی ذلک
 کلمۃ اللہ لا الہ الا هو الحق القیوم الموقر
 العدل العظیم ثم امن الرسول الخ اخر السور
 ثم شہدا اللہ انہ لا الہ الا هو الموقر
 ان الذین عندہ لا سلام فیقول
 بعدہ وانا اشہد بما شہدا اللہ
 بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادة
 واللہ عند اللہ ودیقا ثم یقول قل اللہم
 مالک الملتک الموقر بغیر حساب ثم
 یقول اللہم یا رحمن الدنیا والاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورۃ اخلص
 چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
 اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
 بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
 استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پڑھنا
 کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز گزرتے
 شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے
 تجربہ کیا ہے تو ہمیں سراسر بہتری پائی ہے
 دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گذری اور ہم
 فرضوں کے بعد کہ استغفر اللہ العظیم اللہ
 لا الہ الا هو الحق القیوم واتوب الیہ اللہ
 انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
 السلام حینا رہنا بالسلام وادخلنا دار السلام
 تبارکت رہنا تعالیت یا ذا الجلال والا کرام
 پھر الحمد کی صورت پھر والھکم الہ واحد لا الہ
 الا هو الرحمن الرحیم پھر کہ اللہم انی اقدم
 الیک بیزیدی اللہ ذلک کلمۃ اللہ لا الہ
 الا هو الحق القیوم وهو العدل العظیم تک
 امن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہدا اللہ انہ
 لا الہ الا هو عند اللہ الا سلام تک پھر
 کہ وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع
 اللہ ہذہ الشہادة وہی عند اللہ
 ودیقا پھر کہ قل اللہ مالک الملتک
 بغیر حساب تک پھر کہ اللہم
 یا رحمن الدنیا والاخرة

و ترجمہ ہمارے حافی انت ترجمہ فارحمنی برحمتہ
 من عندک تعینہ بحا عز رحمتہ من سوالک
 ثم از غلاصرو المعوذتین ثم یقول سبحون
 الله ثلاثا وثلاثین مرة والحمد لله ثلاثا وثلاثین
 مرة والله اکبر أربع وثلاثین مرة
 ثم لا اله الا الله وحده لا شریک له
 له الملك وله الحمد یحیی و یمیت بیدہ
 الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
 لا مانع لما أعطیت ولا معطر لما منعت
 ولا مرد لما قضیت ولا ینفع ذالحد
 منک الحمد ولا حول ولا قوة الا
 باسم العلم العظیم از الله وملائکته
 الایہ ثم یصلی علی النبی صلی الله علیہ
 وآلہ وسلم ثم یدعو بما احب ثم ینتہم
 سبحان ربک رب العزت عما یصفون
 الایہ ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
 بعد کل فریضۃ ویقول کل یوم بعد
 الصبح یا الله یا واحد یا احد یا جواد
 انفع منک بنفع خیر انک علی کل
 ماشاء قدیر احد عشر مرة و یكون ابتداء
 من یوم الخیر بعد قرات الفاتحہ یغوث
 الثقلین قدس سرہ و مشائخ السلسلہ
 من السابقین ولاحقین کما شرط المشائخ
 ویقول یا عزیز کل یوم بعد الصبح
 احد واربعمین مرة و یا الله الاله الرحیم

و ترجمہ ہمارے حافی انت ترجمہ فارحمنی
 برحمتہ من عندک تعینہ بحا عز رحمتہ
 من سوالک پھر سورۃ اخلاص اور قل آعوذ
 برب الفلق اور قل آعوذ برب الناس
 پھر کہ سبحان الله تینیس دفعہ اور الحمد
 تینیس دفعہ اور الله اکبر چونتیس دفعہ
 لا اله الا الله وحده لا شریک له
 له الملك و الحمد یحیی و یمیت بیدہ
 الخیر وهو علی کل شیء قدیر اللهم
 لا مانع لما أعطیت ولا معطر لما منعت
 ولا مرد لما قضیت ولا ینفع ذالحد
 منک الحمد ولا حول ولا قوة الا بالہ العلی
 العظیم از الله وملائکته یصلون علی
 النبی الخ آریۃ تک پھر درود پڑھے یا خضر
 صلا علیہ وآلہ وسلم پھر دعائے جو پابے پھر
 کہ سبحان ربک رب العزت عما یصفون
 آریۃ تک پھر لا اله الا الله دس مرتبہ یہ بعد ہر
 فرض ناکر کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہ
 یا الله یا واحد یا احد یا جواد انفع منک
 بنفع خیر انک علی کل ماشاء قدیر اور دفعہ
 اور اسکو شروع کرے چشتیہ سے اسطور سے کہ
 حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ السلسلہ
 پہلے پہلے سبکی و تحویہ جیسے اس کو شرط کیا
 مشائخ نے اور کہ یا عزیز ہر روز بعد صبح
 کے اکالیس مرتبہ اور یا الله الاله الرحیم

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
شي من عمله ولا يؤخره وعشرين مرّة
از وسع الوقت قال سبحانه الله وعلم
سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم لثلاثة
أيام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان
وجد من نفق قوة فليصم من شوال
ستاء من ذى الحجة التسع الاول وشيخنا
الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا
اليوم العشر بقراءة القرآن كل
ليلة عشرة اجزاء بللدار يستغنى
كل ثلاث ليال ختمته وليلة العيد
ختمته كاملة بالتقسيم لهذا ومن
الايام الفاضلة يوم عاشوراء ويوم
النصف من شعبان ورد في الفضائل
حبيب الحديث باسانيد ضعيفة
ولا بأس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة
فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى
فمنها صوم المحرم كفارة ثلاث سنين
والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة
سنة ثم كل يوم شهري ومنها في
حجب يوم وليلة من صام ذلك
اليوم وقام تلك الليلة كان من صام
الدهر ثلثة سنين - لا يسئل كسي موتة عليه ويوسف
عليه السلام في ليلة خشتي شاه إيران على ستمائة سنة في كل ذات
ومنات پر گل در جامع کتبت تاجید کتاب ۴۰۶ یک دور

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شی
من علی ولا یوردہ ستائش رہتا ہے اور
میں گناہوں سے محفوظ رہتا ہے سبحان
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر روز
میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اور
زیادہ کرے اسکو اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرہ ایک
نوز و نوزے اول تاریخ سے نویں تک اور ہر
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان کی
راتوں کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سو بارے تو تین رات میں
کریے اور دس سو رات کو ایک ختم پورا کرے
اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورہ
پندرہویں رات شعبان کی اور جب کے فضائل
وارد ہیں حدیث ضعیف آسان سے کہ ان سے
عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
دیکھے۔ ان پر عمل کرے احد کے فضل کی اس
ان میں سے ایک روزہ پہلی رجب کے جس کا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے
روزہ دوسرے برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے پھر
روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک
سے ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک
ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس بات کو یاد
کے تو ایسا ہے جیسے بارہ برس روزہ کے

فہو لثلاث بقین من رجب
ومہا من صام سبعة ايام غلقت
عند سبعة ابواب جہنم ومن
صام ثمانية ايام فتحت لثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ردا فضا الصيام
صوم اخرا واد كان يصوم
يوما ويفطر يوما ولا يضرا اذا
لا في رواية الترمذي وغيره عن
ابن عمر لشيخه سعيد الكوفي و
قال الشيخ حسن الجعفي المكي وعند
لا استطاعة يزيد علي ما ذكر
تراثة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة على النبي صلى
الله عليه واله وسلم الف مرة
ويقول في كل يوم الف مرة لا اله
الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل
شيء قدير وان يقول في الصبح كل يوم
الف مرة سبحان الله وبحمده المثل
انما طريقة نقشبندية را شعبيار است رويا رندان
از دو جهت شائع شده است يكی جهت
خواجہ محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلی دور دیار
اوراالنہر از جهت مخدوم عظیم مولانا خواجہ
شائع است و اشہر شعب آن بحسب رسال معروف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے
اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اسپر سات دروازے دوزخ
کے بند ہوتے ہیں۔ اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے
کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ نسل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روزہ افطار کرتے تھے اُسکے روایت کیا
ترمذی وغیرہ ابن عمر واسطے شیخ سعید کو کئی
کے اور کہا شیخ حسن مجہدی نے اور مقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورۃ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا الله
وحد لا شریک له لا الملک ولا
محمد وهو علی کل شیء قدیر اور ہر روز چھو
پڑھے اچھا ہزار سبحان الله وبحمده۔ انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں۔
ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع
ہیں تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور
دوسرے امیر ابو العلی کی جہت سے اور ملک
اوراالنہر میں مخدوم عظیم مولانا خواجہ کی
جہت سے مشہور ہے اور ان سب میں بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

در طریقت نقشبندیہ

در میان اشغال قوم شعبہ جامیہ ست و باز
 جہت خواجہ محمد باقی را شعبہ بسیار است
 اشہر آنها دو شعبہ است شعبہ شیخ محمد معصوم
 و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازین دو اشغال
 دار و غیر اشغال متقدمان اس طریقہ و اس فقیر را
 ہر یکے ازین شعبہ ارتباط صحیح واقع شدہ است
 پس ارتباط اس فقیر از جہت بیعت و محبت
 و تلقین اشغال و اجازت و ترقیہ با والد
 خود است شیخ عبدالرحیم قدس سرہ
 و حضرت انیشاں را با چہار کس از مشائخ
 اس طریق ارتباط واقع است نخست ابوسعید عبداللہ
 دوم بامیر ابوالقاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خور
 ولد خواجہ محمد باقی چہارم بامیر نور العسل خلف میر
 ابوالعسل۔ فالسید عبداللہ عن الشیخ آدم
 النبوی عن الشیخ احمد السہندی عن خواجہ
 محمد باقی و خواجہ خور عن الشیخ احمد
 السہلکی و عن خواجہ حسام الدین و شیخ
 الہداد کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند
 المذکور فی سلسلۃ الصحتہ و میر ابوالقاسم
 اکبر آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی
 محمد اکبر آبادی عن الامیر ابوالعسل عن
 عم الامیر عبداللہ عن خالہ خواجہ علی بن
 عن عم خواجہ یحییٰ عن امیہ خواجہ علی بن
 الامیر طریم نور العسل خرفہ بانشان سید عن الامیر
 ابوالعسل اکبر آبادی اس فقیر اشغال طریقہ اجہد از الامیر ابوالعسل

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور
 خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبہ ہیں ان میں
 دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم
 کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں
 سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس
 فقیر کو ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس
 ارتباط اس فقیر کو جہت محبت و بیعت و تلقین اشغال و
 اجازت و ترقیہ سے اپنے والد شیخ عبدالرحیم
 قدس سرہ سے ہے اور انکو چہار مشائخ سے اس
 طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے ابوسعید عبداللہ
 دوسرے بامیر ابوالقاسم اکبر آبادی۔ تیسرے خواجہ خور
 ولد خواجہ محمد باقی سے چوتھے میر نور العسل خلف میر
 ابوالعسل سے تو سید عبداللہ کو شیخ آدم بنوری
 سے ان کو شیخ احمد سہندی سے ان کو خواجہ
 محمد باقی سے اور خواجہ خور کو شیخ احمد سہندی
 سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
 الہداد اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے
 اسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ محبت
 میں اور میر ابوالقاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو
 ملا ولی محمد اکبر آبادی سے انکو میر ابوالعسل سے
 ان کو اپنے چچا امیر عبداللہ سے ان کو اپنے
 ماموں خواجہ عبدالحق سے ان کو خواجہ یحییٰ سے
 اور ان کو اپنے والد خواجہ علی بن امیر عبداللہ سے اور
 میر نور العسل سے انکو خرفہ پنچا انکو اپنے والد امیر
 ابوالعسل اکبر آبادی سے اور اس فقیر کے اشغال طریقہ اجہد کو الامیر

اخذ کردہ عن شیخ میر موسیٰ نے بھی کوئی عن
 الشیخ محمد معصوم عز ابیہ الشیخ احمد
 السہرندی واپس فقیر خرقہ نقشبندیہ
 از شیخ ابوطاہر مدنی رسیدہ وایشاں را از
 کتس والد بزرگوار ایشاں شیخ
 ابراہیم کردی و شیخ احمد غلی و شیخ
 عبد اللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم راتباط
 با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین خرقہ
 عز ابی المواہب احمد الشناوی عن
 الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنسی
 عن مولانا محمد امین ابن سخت ملاحی
 عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا
 علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجہا
 عن مولانا سعید الدین الکاشغری عن مولانا
 نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤ الدین
 العطار عن خواجہ بھاؤ الدین نقشبند
 و شیخ احمد غلی شمالی طریقاً اخذ کردہ از سید میر کلال بلخی
 عن مولانا محمد عربی البلیخی عن مولانا الکتب شیرانی
 عن مولانا خورشید عن میزان عن محمد دوم الاعظم
 ملاحی جکی عن مولانا محمد قاضی
 عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
 و الشیخ عبد اللہ البصری کس
 الخرقہ عنید الشیخ عبد اللہ
 باقتیل المکی عن الشیخ تاج الدین
 السنہ نزل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بھی کوئی
 سے انہوں نے شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے
 والشیخ احمد سہرندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ
 حاصل ہوا شیخ ابوطاہر مدنی سے اور انکو میں شاغری
 سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے
 شیخ احمد غلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
 سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
 قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو
 المواہب شیخ احمد شادوی سے انکو شیخ محمد
 بن محمد بن عبد الرحمن التہنسی سے انکو مولانا
 محمد امین ملاحی کے بھائی سے انکو مولانا
 شیخ غیاث الدین احمد سے انکو مولانا علاؤ الدین
 محمد سے ان کو مولانا عبد الرحمن جامی سے
 ان کو مولانا سعید الدین کاشغری سے انکو
 مولانا نظام الدین خاموش سے انکو خواجہ
 علاؤ الدین عطار سے انکو خواجہ بھاؤ الدین
 نقشبندیہ سے اور شیخ احمد غلی نے شمال
 اس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
 انہوں نے ملا الکتب شیرانی سے انہوں نے
 طاہر و عزیزان سے انہوں نے محمد دوم الاعظم
 ملاحی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی
 سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
 اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا
 سے شیخ عبد اللہ باقتیل مکی کے انکو پہنا
 تاج الدین سنہلی نزل مکہ نے ان کو خواجہ محمد

باقی سندہ المذکورہ ثم الخواجه
 نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبد الخالق
 النجدی و عن خواجہ محمد بابا السامی
 و عن خلیفۃ الاولیاء سید کلال و خواجہ
 محمد بابا السامی عن خواجہ عزیز ان بمثل
 ما ذکرنا فی سلسلۃ الصحۃ الا ان
 ہما نکتۃ اخری ننبی علیہا فالشیخ
 ابو علی الفارہدی اخذ ایضاً عن خواجہ
 ابو الحسن الخرقانی عن الشیخ ابو یزید
 البسطامی من طریق الباطن لامن
 طریق الظاہر فافاد الشیخ ابو یزید
 قبل ولادۃ خواجہ ابو الحسن عدت
 مدیدۃ والشیخ ابو یزید عن سیدنا
 الامام جعفر الصادق من طریق
 الباطن لا الظاہر لا ولادۃ الشیخ
 ابو یزید بعد وفات الامام جعفر
 الصادق بل مدیدۃ والامام جعفر
 الصادق اخذ من جہتہ الاولی جہتہ
 ابائہ رضی اللہ عنہم وقد ذکرناہ طائفاً
 انہ اخذ طریقہ عن ابی امیہ القاسم
 بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
 اخذہا عن سنان الفارسی عن سیدنا
 ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم قلت اخذ القاسم
 عن سنان لا یکن ان یحضر الا

باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ ابو یزید
 نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق محمد وانی کی
 روح سے اور خواجہ محمد بابا السامی اور ظریف
 امیر سید کمال سے اور خواجہ محمد بابا السامی
 نے خواجہ عزیز ان سے بیسلسلہ سلسلہ مجتہد
 میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے
 اُس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارہدی
 نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
 سے انہوں نے شیخ ابو یزید البسطامی سے
 باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ
 شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
 سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
 ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
 باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں
 اس واسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت
 مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
 صادق سے اور امام جعفر صادق نے
 حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
 رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
 کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم
 بن محمد بن ابوبکر صدیق سے اور قاسم نے
 حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے
 سیدنا ابوبکر صدیق سے انہوں نے نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں کہتا ہوں قاسم
 کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

منهج الباطن نظم ذالك من تتبع اسما
الرجال وادب علم وحسن البصر ينسب
المسجد فاعلى رضى الله تعالى عنهم
عند اهل السلوك قاطبة واذ كان اهل
الحديث لا يثبتون ذلك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك والكلام واف وشافى
الكتاب العقدا لفرید فی سلسل اهل
التوحید وادب علم باید والنسب کہ
گلستانی بفتح کاف فارسیہ اول و تشدید دوم
نسبت بہ قبیلہ ازافاغنه کہ میان دو آبہ پشاور
سکونت دارند و با قوم یوسف زنی بنوا عماد
می شوند بٹی کوٹ بتائین ہندیتین قریہ
من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلکہ
بین کابل و پشاور بخشی بفتح موحده والنون
و مہملہ سبب بھنیا بالقصر مہملہ بصعید مہر
الاولیٰ کلاما کہ بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیہ و ہائے فارسیہ
این ہمین تخلص می کند و اورا دیوانے
است مشہور کہ چیرغان بحسب فارسیہ
مضمومہ و بار موحده مضمومہ و زار مہملہ ساکنہ
و غین مجملہ بلکہ است بر دو مرحلہ از بلخ
شیرغان تعریف است و معنی چیرغان
لفظ ترکی چیزیکہ یکے بعد دیگرے و طول مانند
قطار بودہ باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت یہ بات ظاہر ہوتی ہوا مال الرجال
کے تتبع سے وادب علم۔ اور حسن بصری نسبت
کے گئے ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی و شافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلسل اہل التوحید
میں وادب علم۔ جانتا چاہتے کہ گلستانی بفتح
کاف فارسیہ اہل و تشدید دوم یا نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے جو پشاور
کے دو آبہ میں رہتے ہیں۔ اور قوم یوسف زنی
کے چچا زادوں میں ہیں۔ بٹی کوٹ و دول تار
ہند یہ ایک گائوں ہے توابع جلال آباد کے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بخشی بفتح موحده والنون اور
سین مہملہ بالقصر و یا نسبت کی ایک شہر ہے
صعید مہر دینی میں کلاما کہ بفتح الف و تشدید کاف
عربی و ہائی فارسی بن میں تخلص کرتے ہیں اور
انکا دیوان مشہور ہے چیرغان بحسب فارسی مضمومہ
اور بار موحده اور زار مہملہ ساکن اور غین مجملہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شیرغان اسکی
تعریف ہے۔ اور چیرغان لفظ ترکی میں اسے
کہتے ہیں۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

میلان و سیسی و غیر ان و باقیہ بالبقظمین
 حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید یا نسبت
 یا نسبت کہ در آخر کلمہ می آید سنبھل بیائے
 ہندیہ کہ اشمام ہا وارد بلکہ است و رار
 نہر حینا و گنگا نز و یک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
 کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ
 می فرمودند کہ چون حضرت خلیفہ ابوالقاسم
 مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ یا مثال
 نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمدہ در طریق یا
 کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنین
 افزد کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بان وصیت
 می کردند شاہ آنرا از نسخہ من بنویسید پس
 حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند و اجازت
 حضرت ایشان اس فقیر را شامل شد کتاب
 فقرات را و بعضی مواضع اشکال و رآن
 کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
 و اشغال آنرا از حضرت ایشان بوجہ نیک تلقی
 نمودم و الحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین
 سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال
 نقشبندیہ سالہ وارہ مختصر والد بنہ گوار آنرا بعبایت می
 پسندند و آنرا بخط خود از نز و یک بعضی اصحاب شیخ
 تاج الدین انتساخ کردہ بودند و طالبان ایمان
 اسلوب رشادی فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت
 ایشان بکثا و درایتہ خواندہ است -
 تعبیات البیعتہ ثانیہ کی مکتبہ آراغیہ دہلی

میران و سیدی و غیرہ کے باقیہ بالبقظمین
 میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آگے
 جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل
 ہندیہ کہ ہا کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمن
 اسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
 کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
 ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ
 ہمارے طریقہ میں ضرمان نہیں ہوتا اور
 وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں
 عمدہ و کتاب فقرات ہے وہ بھی مشائخ
 سے بطریق عنین کے حاصل کی ہے اور ہمارے
 مشائخ اس کے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
 کرتے آتے ہیں ہم وہ میری کتاب سے نقل
 کر لیں حضرت والد نے و نقل کر لی اور انکی
 اجازت اس فقیر کو ہوئی اور میں بعض مقام
 مشکل اس فقیر نے ان سے دریافت کئے
 اور اس کے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔
 و الحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین
 سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک سالہ
 مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بنہ گوار اس
 کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اسے شیخ
 تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر
 اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسطوبالہون
 کو رشاد فرماتے تھے اس فقیر نے
 رسالہ ان سے بکثا و درایتہ پڑھا ہے۔

خو استم کہ آنرا بعینہ نقل کنند و باللہ توفیق
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين
اعلم وفقك الله تعالى ان معتقد
السنة النقيضين به قد ساء الله تعالى
اسلامهم هو معتقد اهل السنة والجماعة
وطريقهم واما العبودية التوكلية تصو
بغير اداء العبادات وهي عبادة عز وجل
مع الحق سبحانه بلا فرائض شعور بالغير
مع الذمول عن صفات حضور وجود الحق
سبحانه ولا يحصل هذه السعادة
العظيمة بغير تصرف الجذبة الالهية
ولا سبب طريق الجذبة اقوى من صحة
الشيخ الذي سلوك بطريق الجذبة يقال
الشيخ ابو علي الدقاو قد ساء الله سره
الشيخ الذي تنبت بنفسها لا تمطها وان
كان لها اثر كوز لغير لذة وسنة الله تعالى
جارية على ان لا يد من السبب فكما ان التوالد
والتناسل لصوري لا يحصل بغير الوالد
والولد كذلك التوالد المعنوي حصوله
بغير المرشد متعذر قال في رسال المكية
مر لا شيخ له فالشيطان اضعف و
هذه الطريقة العلية النقيضين اخذ

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں اور توفیق
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام
على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين
هنا تو بھگو توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس سرہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے
اور یقیناً ہے و وام عبودیت کا ہر بغیر اولے
عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شوق
بالغیر اس کے مزارم نہ ہو ساتھ فراہوشی کے
صفت حضور وجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور
یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل
ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں
سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ
کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا ہے کہ جو
ذمت خود بخود لگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اس میں
تمر لگا بھی تو اس میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری
ہے اس پر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد
و تناسل یہاں اور باہر کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ کمیہ میں لکھا ہے مر لا شیخ له فالشیطان
شیخ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اس کا شیطان
پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

مجلس اساتذہ شریعت الدین سید علی درباب اشغال نقشبندیہ

الحقبة الفقیر فی التقصان والعاجز
 فی معرفتہ الرحمن تاج الدین السنہ
 عن مہدی الزمان الخواجه محمد باقی
 و هو اخذها عن المولے خواجہ امکنک
 و هو اخذها عن المولے درویش محمد
 و هو عن المولے محمد زاهد و هو عن
 الغوث الاعظم الخواجه عبد اللہ
 احرار و هو عن الشيخ الشيخ یعقوب
 البرمکی و هو من حضرة الخواجه الكبير الخواجه
 بهاء الحق والدین المعروف بنقشبند و هو
 عن السيد کلاوی و هو عن الخواجه محمد بلبا
 السامی و هو عن حضرت العزیز از الخواجه
 علی الرامینے و هو عن الخواجه محمود الفغنی
 و هو عن الخواجه عارف الربو کری و هو عن
 الخواجه عبد الخالق الخجدانی و هو عن الشيخ
 یوسف بن یعقوب بن ایوب المدنی و هو
 عن ابی علی الفارہک و هو من ابی الحسن
 الخرقانی و الشيخ ابو علول نسبتا لجدتی لصبی
 ولاستفاضتہ بالشیخ ابی القاسم الکرکازی ایضا
 و حیث عند المحققین ان الشیخ تلامذہ شیخ
 الخرقانی و الشیخ الذکر و شیخ لصبی و شیخ اصحی
 اتم و اکمل فی الارتباط و هو الشیخ الحقیقہ
 لاجرم ابی و نسبتہ الشیخ ابی القاسم الذی
 اتفق علیہ السلوک الشیخ ابی علی وید الشیخ
 ابی القاسم ابی الامام علی بن موسی الرضا

جامع
 فی
 تاریخ

کیا ہے اس فقیر جو نقصان میں کامل
 ہے اور معرفت میں عاجز ہے تلج الدین
 سنہلی کہ حاصل کیا ہے ہمدی زمان
 خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجہ
 امکنکی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے
 انہوں نے ملا محمد زاهد سے انہوں نے غوث الاعظم
 خواجہ عبد اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیخ
 یعقوب برمکی سے انہوں نے حضرت خواجہ
 کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بنقشبند سے
 انہوں نے سید کلاوی سے انہوں نے خواجہ
 محمد بابا سامی سے انہوں نے حضرت عزیز ان
 سے انہوں نے خواجہ علی رامینی سے انہوں نے
 خواجہ محمود خیر فغنی سے انہوں نے خواجہ عارف
 ربوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق الخجدانی
 سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب
 مدنی سے انہوں نے ابو علی فارہکی سے انہوں نے
 ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
 جذبہ و محبت اور استفادہ کی ہے شیخ ابوالقاسم
 کرکازی سے بھی اور اس سبب محققین کے نزدیک
 شیخ یمن ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک
 شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
 میں اکمل و راتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہر جہت
 ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابوالقاسم کو
 کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
 شیخ ابوالقاسم سے امام علی بن موسی رضا کی

الی باب مدینة العلم معرفة

فصل

طریق الوصول الی الله تعالیٰ علی طریق
السادة النقشبندية اما الطریق الاول
الذکر محض الصحتہ او بالذکر اوبا
المراقبة وطریق ذکر هذ السلسلة
از تذکر الکلمة الطیبة اعلا الاله الا الله
محمد رسول الله بحسب النفس وواعی العبد
الوتر واذ جاء فی العبد احد عشرین
صفا ولم یظهر للذکر اثر فہذا دلیل
علی عدم قبولہ فتشریح فی ابتداء الذکر
من اصلہ واثرا الذکر هو انک فی زمان
النقی منتفی عنک وجود البشریة و فی
الانہات یتظہر فیک اثر من آثار تصرفات
الجذبات الالہیة والاثر متفاوت
بحسب الاستعداد فبعضہم اول ما یحصل
الغیبة عما سوی الحق وبعضہم اول ما
تحصل لہ السکر والغیبة وبعد ذلک
یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ
یتشرع بالفناء کما قال الشیخ عبد الله
الانصاری فی تفسیر ہذہ الایۃ واذکر ربک
اذا نسیت غیبق ثم نسیت ذکوک
ثم نسیت فی ذکوک الحق انک اکل ذکوک

اول طریق حضرت نقشبندیہ

فصل

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم

طریق وصول الی الله بطور حضرات نقشبندیہ کے
یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے
اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے
کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا الله محمد رسول الله
بسنس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت
رکھے اور جب ذکر کیسے مرتبہ سے گزر جائے اور
اسکا کچھ اثر ظاہر نہ ہو تو یہ وسیلہ ہی اس کے
قبول نہ ہونے کی۔ پھر سے سب سے ذکر
شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کلمہ لا الہ
تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کلمہ الا الله
تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبات الہیہ کے اور اثر
انہی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعض
ایسے ہوتے ہیں کہ انکو پہلے غیبت ماسوائے
حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے ہوتے
ہیں کہ انکو پہلے کرا اور غیبت اور اس کے
بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے
بعد فنا جیسے شیخ عبد الله انصاری نے اس
آیت کی تفسیر میں کہل ہے کہ واذکر ربک اذا
نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے
بھول بھول جائے تو پہلے ذکر کو بھول جائے تو حق
کے ذکر میں پہلے نہیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

و حق بزرگوار و تندرست و غنی و مایه
 نجات جبرئیل سوی دستگیر و تدریس
 بحر مدینه و مقصد بشفاف و متعلق
 لشکر بشفاف و لامتناهی و لا یستثنی
 نفس و نفس و شریح کلام و مبتدئ بہر
 من السرا و تصور بہر و جانب ابرار
 فاد و صلت الی روح ملت بہر و
 جانب الکتب الیہین و لا اہل جانب
 الیہا و فرمیت بہا علی قلب الصنوبر
 بقول بحیث یظهر اثر و حوزہ ہر مائر
 تجسد و تمیل محمد رسول اللہ من
 الیہا و جانب الیہین ای داتی بھا
 بنہما و تقول بعد ذلک بالقلب یضاً
 الہامات مقصودی و رضاء مطلوبی
 یعنی مزہد الذکر مع توجہ القلب علی
 وجہ نظر ہر اثر و فی القلب ویتاثر من و
 یكون ذلک کل بحیث لا یظهر علی ظاہر
 حرکت و لا یشرع بہ من کان بقربہ و تجس
 نفسہ بزرگوار و فلا ظاہر احیا
 للو تر و قال حضرت الخواجه قدس سرہ
 فی معنی الکلمۃ الطیبۃ از لا الہ معنای
 فی الالہۃ الطبیعۃ و الا الہ
 اثبات المعبود محمد رسول اللہ
 معنای انک او دخلت نفسک
 فی مقام فاتبعونی باحق

و در حق و در تندرست و غنی و مایه
 زبان کو خبر نرسد و سوی دستگیر و تدریس
 ذکر و یہ ہے کہ زبان کو تدریس و تدریس
 سب و سب سے در و تدریس و تدریس
 اور جس دم کرے در شریح کرے کمر بند
 لا کو ناف سے و غنی کی طرف سے جوت نور
 جب باغ کو پہنچے تو کہے کہ کوہ بہ نور
 کی عرف الا اور کوہ بہ نور ہے کسب و کسب
 فہم و ہر پر بارے ایسے زور سے کہ کسب و
 اثر اور حرارت سارے جسم میں مسوم ہو
 در نقد محمد رسول اللہ کوہ بہ نور کی طرف سے دہرانی
 طرف کو یعنی ان کے درمیان اور اس کے
 بعد دل سے یوں کہے الہی انت مقصودی
 و رضاء مطلوبی یعنی اس فکر سے تو ہی میرا
 مقصود ہے اور تیری ہی رضائے مطلوب ہے قلب
 کی توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر مسوم ہو
 اور دل اس سے متاثر ہو اور یہ سب سحر سے
 ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی یا اس
 بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور جس نفس کرے
 ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدل کے
 کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے کلمہ طیبہ کے
 معنی یوں فرماتے ہیں لا الہ تعالیٰ ہے
 الہون کی طبیعت سے اور الا الہ اثبات
 معبود کی محمد رسول اللہ کے معنی یہ ہیں
 کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی باحق

وبعض الكابر هذه السلسلة قال في
 معنى الكلمة الطيبة التي تتصور
 في الالام معبود والمتوسط يلاحظ
 لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله
 تكون ملاحظة وقال لا كابر مالم ينته
 السير الى الله موضع القدر في السير في الله
 كوز ملاحظة لا موجود الا الله كقوله
 قبل معناه لا متصرف في الملك الملوك
 الا الله ينبغي الاجتهاد في ما ذكر
 لا تترك في حال ولا وقت لا في قيامك
 ولا قعودك ولا في حديثك ولا
 في نومك وان حصل لك في الذكر او
 في حالة الشغل كيفية فافرضها كالخط
 المستقيم فان يحيل هذا المعنى وشغل
 الخيال بامر واحد مد للجمعة وقال
 بعض الكابر اذا اتغيرت متغيرة
 من بينك بواسطه الخيال وتأثيره
 ينبغي لك ان تتبع تلك العشرة حتى
 يحصل لك التعطيل كما قال بعض
 الكابر الشغل هو عدم الشغل عدم
 الشغل والشغل قال المولى سعد الدين
 كان شغل علي بن ابي طالب ان الشغل عند الكبر
 اليقين سالف وقال ما الذكر فقلت
 لا الالام الله فقال هذا ذكر هذا
 يذكر في هذا الحديث في قوله في قوله

فقلت له افدانت فقال الذکر ان
تعمل انک لا تقدر علی وجدانہ و
قال لیسید الطائف الجید التصوف
هو ان تحبس ساعة متعطلة من ملاحظة
کل شیء وقال شیخ الاسلام في ملاحظة
ذلك يحصل الوجدان بغير تقبيل
روية بغير نظر و مقصود الطائفة
العلیة الصوفیة حصول مشاهدۃ
الحق کانک تراه وتلك الحضور لیس موعنا
مشاهدۃ تکرر بالقلب واما الروحیت
فیکون بعین الراسخ الفرق بین
الروية والمشاهدۃ انک فی الروية
لا تقدر ان متعدیها عن نفسك
وفي المشاهدۃ انت بالخيار

الطریقۃ الثانیة للسادۃ النقشبندیۃ
فی سبب الوصول وحصول المعرفة
اسمعی الطرق و اقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلک المعنی المقدس الذی بغير
کیف ولا مثال المفهوم من الاسم المباد
اعنی اللہ بغير واسطۃ عبارت عن عینہ
او عبرۃ او فارسیۃ او غیرہا تلاحظہ
وتحفظہ فی خیالہ و تتوجه بجمع قوالہ
وذاک ان القلب لصغر و کبر و تراحم
ملو هذا الامر و تتکلف فی ملاحظة
الکمال فی نفس متوجه بغير شیء کما انہ یجاء فی

نہیں ہے پھر پوچھنے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ
ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اس کے وہاں پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائف جید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت بے عمل بیٹھے کل شی کے ملاحظہ
کے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اس کے ملاحظہ
میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال بغير جستجو کے اور
دیدار بے نظیر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراه اور اس
حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے۔
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ
ہے کہ وہ معنی مقدس جو بیکریم اور ان کی
مثال نہیں مفہوم ہے۔ اس کے نام مبارک کا
بے واسطہ عبارت عنہ یا عہدہ یا فارسیہ
وغیرہ اسکا لحاظ اور اسکی حفاظت کرے
اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مددوں
سے قلب منور کی طرف اور اس پر ہدایت
کرے اور تکلف کرے اس کے لازم کرنے کو

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ میں

حتى تذهب الكلفة من البين و بصير
 هذا الامر كله ملكك و قال بعض
 الاكابر من النقشبندیة یتا از المعنی
المقصود از عتشی علیک فخیله بصورت
نور سینط محیط بجمع الموجدات العلمیة
والغیبیة واجله مقابلہ البصائر
و مع حفظ ذالك تتوجه الى القلب
الصنوبر بجمع القوی و تدارک الی
از تقوی البصائر و تذهب الصورة
و یترتب علی ذالك ظهور المعنی المقصود
 قال حضرة الخواجه عبید اللہ لا حرام
المرآقة من المفاعلة فلا بد من
التراقب من الجانبین مع هذا لا بد
للمراقب ان یكون ملقبا بالاطلاع علی
اطلاع الحق سبحانه علی احواله و بدو
علی ذالك او یكون مراقبا
لاطلاعه علی موجدہ بکافتور
و تشتت خاطر
والطریق الاخر ان یكون مراقبا بقلب
الصنوبر و لا یترك الخواطر تحل
فیہ حتی تیسر الی ربط قلب الحقیق
من غیر ملاحظہ معنی المفاعلة و طریق
المراقبة اعلی من طریق النفی و الاثبات
و الثبوت علی مبدء حضرت شمس الدین علی بن
انصاری علی السبیل فی زیارات کیلک مرآت

یہاں تک کہ کلفت و دسمان سے باقی رہے اور
 اس امر کا ملک ہو جائے اور بعض بزرگوں
 نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنی مقصود کے
 یہ ہیں کہ بخودی ہو جائے پھر خیال کرے کہ
 ایک نور سہیط کی صورت میں جو احاطہ کرتے
 ہوئے ہے سب موجودات علمیہ و غیبیہ کو اور
 اسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
 اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
 ہو اپنے تمام قوی سے اور تدارک کرے اس
 امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
 باقی رہے اور مترتب اس امر پر ظہور معنی
 مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احقر نے
 فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
 ضرور ہے تراقب و دونوں طرف سے نویں
 مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئے یہ کہ ہر مراقب
 اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہوئے
 اس کے حال پر اور اسکی مدد مت کرے اور
 یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر ملاحظہ
 اور پریشان خاطر کی اور ایک اور
 یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
 مراقب ہو اور اس میں کوئی خطرہ نہ آنے دے
 یہاں تک کہ اسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
 آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ
 کے اور مراقب کا طریق بہت اعلیٰ ہے
 نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

اقرب الى الخديعة الالهية من غيرها
 ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة
 والتصرف في الملك والملکوت ويمكن بها
 الاشتغال على الخواطر والنظر الى الغايات
 بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن
 ملکہ المراقبة يحصل دوام الجمعية و
 دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى
 جمعا وقبولا الطريق الثالث طريق
 الربطة بالشیء الذی وصل الى
 مقام الشاهدة وتحقق بالتجليات
 الذاتية فازرعت بمقتضى هم
 الذی اذا راو ذکر الله تفيد فائدة
 الذکر وصحة بموجبهم جلساء الله
 تنبع صحة المذكور اذا تبين صحة
 مثل هذا العزيز ورأيت اثره في نفسك
 فينبغي لك ان تحفظ ذلك الاثر الذي
 تشاهد فيك بقدر الامكان ان
 حصل لك في ذلك المعنى فتوابع مصحبة
 حتى يرجع لك ببركة ذلك الاثر و
 هكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى تصير
 تلك الكيفية ملكة لك وان لم
 تظهر من صحبت ذالك العزيز اثر
 ولكن حصلت بمحبة وانجذاب
 نفسيات آية عزاد جلال حضرت مولانا شاہ ولی
 ما قبل من منور معرفته الا انقصت قيمته چه آت

قرب ہے جذبا ہے اور مراقب کے طریق
 سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک
 ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
 کر لینا لوگوں کی دلکی باتوں کا اور دوسرے
 کی طرف غشش کی نظر کر نیک اور اس کے باطن کو
 منور کر نیک اور مراقب کے ملک سے جمعیت دینی
 حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دل کا ہمیشہ مقبول ہوتا
 ہے اور اسی بات کو کہتے جمع وقبول اور تیسرے طریق
 رابطہ ہے اس شیخ سے جو شاہد کے مقام کو
 پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ظاہریہ سے متحقق ہوا ہے
 اس واسطے کہ اس کی رویت بموجب
 اس کے کہ آخارا و ذکر الله ذکر کافائدہ
 دیتی ہے اور اس کی صحبت بموجب اس کے
 کہ ہم جلساء الله اس صحبت مذکور کا
 فائدہ دیتی ہے اور حسب الیے عزیز کی صحبت
 میسر ہو جائے اور اپنے نفس میں اس کا
 اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اس کی حفاظت کرے
 جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہاں تک تجھے ممکن ہو
 اور جو اس میں تورا جلتے تو اس شیخ کی
 مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پیر تجھ کو حاصل
 ہوا اس کی برکت سے وہ اثر اور اسے بطور
 کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملک ہو جائے اور جو اس
 عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر ہو لیکن اس
 سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔
 قرآن کلی جلال عدم فاسد و دقانی غزل کا بلکہ قیت ار

فیتبعه ان تحفظ صوته في الخيال تنويع القلب
الصنوبر حتى تحصل الغيبة والفناء عن النفس
واذ وقعت عز الترتي فينبغ ان تجعل صورة
الشيء على كنفك لا الهن وتعتبر من كنفك لا الهن
قلبك واهل التمدد و تاتي بالشيء على ذلك
الاهل التمدد وتجد في قلبك فانه يرحل لك
بذلك حضور الغيبة والفناء

فصل

في الكلمات القدسية نور عن حضرة الخواجه
جل الخالق عبد الوالي في احد عشر كلمة
يقطع طريق الساقى النقشبندى عليها في هذا
يادكرد بازگشت نگاهدشت
يعداشت هوش دردم سفر
در وطن نظر بر قدم خلوت
در آئین وقوف زمانی وقوف
عددی وقوف قلبی و حیث
کل حضرت الخواجه عبد الخالق رأس
خلق هذه الطائفة لزم بيان الفاظ
المصطلح عليها فلنشرح مقتصدین
ببیر الاجمال والتفصیل وهذا انا
اشرع في ذلك

یاد کرد و هو عاقل عز ذکر اللسان
او القلب یعنی کنز و توفیق تکرار ذکر

فصل

حضرت خواجہ عبد الخالق عبد الوالی کے کلام
قدسیہ ماثورہ کے بیان میں یاد و نگاہ
جنیر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ
یاد کرو۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ باطن
پوش و دم بسف در وطن۔ نظریہ قدم
در آس۔ وقوف زمانی۔ وقوف قلبی۔
و چونکہ خواجہ عبد الخالق
طریقہ کے سرخلقہ ہیں تو ان کے الفاظ
بیان ضروری ہے ہم انکی شرح کرتے ہیں
تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔
یاد کرو۔ کہتے ہیں۔ ذکر زبان
کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔
در آئین عربی سو ترجمہ اردو ہے۔

تیسری فصل حضرت عبد الوالی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح میں

الذی استغفر من الذنوب الی ان
 یحصل لك حضور الحق و طریقت
 تعلیم الذکر از الشیخ یزکرا و لا
 بقلبه الکلمة الطیبة والمرید عنقریب
 فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح غیبہ
 و یطیوف فی کما مر بیانہ قال حضرة
 الخواجه بہاء الدین قد سرسی
 از المقصود من الذکر از یکون
 القلب دائما حاضر مع الحق حی
 المحبة والتعظیم لان الذکر
 طریق الغفلة

بازگشت یعنی ان الذکر کما ذکر
 بقلب الکلمة الطیبة قال عقیل بن ابی
 اللسان اهلی انت مقصودی
 و رضاك مطلوب یعنی مرہذا
 الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی
 کل خاطر عن سلیم و قبوحتی بخلاف الذکر
 و تیفرغ العباسی الخلق و اذا لم
 یحذ الذکر لہ اخلاصا فی هذا الكلام
 قال علی سبیل التقليد من المرشد
 فان یحصل لہ ببرکة ذلك الاخلاص
 از شاء اللہ تعالیٰ

نگاہداشت و هو عبادت عن
 مراقبہ الخواطر یعنی افاکر ہر الکلمة
 و نفسہ براعی ان لا یحظر یہا لہ

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
 ہو۔ اور طریق تسلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
 آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
 قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور
 کھلی رکھے و دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند
 کرے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ
 بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مقصود
 ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔
 محبت و تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو
 دفع کرتا ہے۔

بازگشت یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے
 کلمہ طیبہ کا اس کے بعد زبان سے کہ اهلی
 انت مقصودی و رضاك مطلوب یعنی
 اس ذکر سے اہل لونی میر مقصود ہے اور
 تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اس واسطے
 کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے نہ خطر و ایچھا اور
 برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے
 اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے
 اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام
 میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہ
 تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے لہذا
 انشاء اللہ تعالیٰ

نگاہداشت اور یہ عبارت نہ خطروں کے
 مراقبہ کا یعنی جب دل میں لعلی نثار کرے تو
 اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر و عتهد از لایحظ لہ خاطر
 الغیر فی ساعۃ أو ساعتین فلن
 ذلک مهم عند الاکابر و بعض کل
 الاولیاء حیث انیم لہم هذا المعنی
 یادداشت ہو عبارت عن دوام
 الحضور مع الحق سبحانه علی
 سبیل الذوق و بعض الاکابر قال
 فی شرح هذه الكلمات الأربع هكذا
 یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر بازگشت
 یعنی رجوع الی الحق سبحانه علی وجہ
 الالکسار نگہداشت یعنی حافظ علی
 هذا رجوع یادداشت یعنی رہنمائی
 هو شریک یعنی از بناء الامر هذا الطريق
 علو التفسیر یعنی از عتهد علی حفظ ما بین
 النفس فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة
 ولا ینخرج بغفلة تسفر در وطن یعنی آن سفر
 السالک یكون فی الطبیعة التبریئة یعنی
 ینتقل من الصفات الذميمة الی الصفات
 الحميدة کما قال بعض الاکابر ان
 الشخص اذا انتقل الی ملک محل لا
 تفارق الصفات الخبیثة مالم ینتقل
 عنہ وقیل رایت الغیب فی الشہادة
 نظیر قدم یعنی از السالک ینتقل
 ان یكون نظیر علو قدم فی مشیة
 الی البلد الصغیر حتی لا یتفرق

اور اس میں کو شش کرے کہ اس
 دل میں کوئی خطر نہ آئے غیر کا ایک
 یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضروری
 بزرگوں کے نزدیک اور بعض کا لفظ
 کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے یا دو وقت
 دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے
 بعض بزرگوں نے ان چار کلمات کی تفسیر
 کی ہے۔ یاد کرد یعنی ذکر میں تکلف
 بازگشت یعنی اس سے رجوع از یادداشت
 نگہداشت یعنی اس رجوع کی حفاظت
 یادداشت یعنی سر کو راسخ کر
 ہوش و زوم۔ یعنی اس طریقہ کی
 اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت کی
 در میان دو وزن نقسوں کے نہ غفلت
 داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت
 کوئی سانس سفر و وطن یعنی سالک
 سفر طہیت بشریہ میں ہے یعنی بہی
 چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے
 بعض بزرگوں نے یعنی آدمی کسی ملک
 کو جاتے اسکی صفات بری اس کی
 ہوتی ہیں جب تک آنے نہ نقل کہ
 بعضوں نے کہا ہے کہ عیب کو دیکھ شہاد
 نظر قدم یعنی سالک کو جانے کہ
 نظر قدم بہ ہوش میں چلے پیرے یا جمل
 اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہ ہو جائے

نظرة ويبصر ما لا ينبغي فتصرف عليه
 قلبه ويمكن أن يكون المراد بالنظر إلى
 قدم أن يكون نظر السالك في الأول
 وهذه إلى نهاية السلوك يعنى إلى
 حضرت الذات فقط كما قال فارس
 بن عيسى البغدادي سألت الحلج
 فقلت له من المرید فقال هو الراعى
 بأول قصده إلى الله فلا يعرج على
 شيء حتى يصل ويحتمل أن يكون هذا
 المعنى هو الذي قاله الشيخ ربيع
 المسافر أن لا يجاوز همة قدمه
 خلوت در انجمن يعنى ينبغي للسالك أن
 يكون ظاهرة مع الحق وباطنة مع الحق
 إليه بالشغل والقلب بالحق وبالحسن
 ما قيل في ذلك شعر من أجل كمالها
 غير غافل ومن خارج خالط كعصر الأجناب
 قال أكابر الطريق أن هذه الطريقة
 المجمعية في الملاء والتفرقة في الخلوة
 وقوف زهاني يعنى بحاسب
 أوقات نفسك كل مرة بأعمال الخير
 فتشكر أفعال الشرف تستغفر على
 حسب مراتبهم فاحسنات الأسرار
 سيئات المقرين وقوف عذني
 هو عبارة عن - حيات ولي أدب حضرت
 شاه ولي الله أبا عبد الله عليه السلام

اسے ندیجے اور اس کا قلب متفرق ہو جائے
اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پیہر ہو
یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارسی
بن عیینہ بغدادی کا قول ہے کہ میں نے
حسلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا
مرید کون ہے انہوں نے کہا ہوا الراجح
باول قصد الی افسر فایعرج علی شیء
حتی یصل اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس وہ
معنی جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر
از العجا و رہت قدم یعنی مسافر کا ادب
یہ ہے کہ اس کی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔
خلوت و رحمن یعنی سالک کو چاہیے کہ بظاہر خلقت
کیا تھا ہوا و باطن میں خالق کیساتھ ساتھ کام میں اور
دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس خفی میں شعر
من داخل کن صاحباً غیر غافل و من
خارج خالداً کبعض الایجاب بعضہ رگوں نے
کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمیعت کا در فرقہ خلوت
و قوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے
اگر اعمال خیر میں گزرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد میں گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ افضیات الابرار سیئات
المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین برائیاں ہیں
و قوف عذی سے رعایت عدد کے
تو کہ حال ہرگز نہیں عیسا میں مثل کتاب قیت ۸۰

رعاية العدد في الذكر القلب جمع

الحواطر المتفرقة وقوف قلبی هو عبارة من

اليقظة وحضور القلب مع جناب

الحق سبحانه علو وجهه لا يكون للقلب

غرض غير الحق وقالوا ايضا في معناه

ان الذكر ينبغي ان يكون واقفا على

قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى

القلب الضوئي الذي يقال له قلب عجزا

وهو في الجانب الايسر عجزا بالشدة

ويجعله مشغولا بالذكر ولا يتركه يغفل

عز الذكر ولا مفهومة وحضرت الخواجة

نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا

رعاية العدد ولا زمان في الذكر واما

وقوف القلبی فهو لازم عند في

اثناء الذكر او الرابطة او غيرها او

المقصود من الذكر الوقوف القلبی

وما احسن ما قيل في ذلك شعر

على بيض قلبك كن كائنك

ممن ذلك الالهو ال فيك تولد

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشغال

تفرق او وسوسة او قبض فنبذ

فصل

محب ذكر او اشغال كفي در میان تفرق

یا دوسوا اس یا قبض معلوم ہو تو چاہیے

ذكر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خاطر

نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور

اور علینا کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو

حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے

کہ ذکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر

در میان قلب منور کی طرف متوجہ ہو جس

مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف ہوتا

کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر

غافل نہ ہونے دے اور اس کے معنی سے اور حضرت

خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور رعایت

عدو کے ذکر میں لے سکیں وقوف قلبی ان کے نزدیک

لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہ میں اور مقصود

ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی

یہ شعر اس معنی میں۔

شعر

على بيض قلبك كن كائنك

ممن ذلك الالهو ال فيك تولد

یعنی اپنے دل کے بیض پر رہا یا جیسا

اس نام سے تجھ میں حال پیدا ہوں

فصل

فصل

محب ذکر اور اشغال کے در میان تفرق

یا دوسوا اس یا قبض معلوم ہو تو چاہیے

فصل

أن تغتسل بالماء البارد وإن لم يقدر
 على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالخا
 وبعد ذلك تدخل الخلوة ويصلي
 الركعتين ومع التضرع والاستكانة
 تستغفر فتتوجه لحالک ووقتک
 وإن لم تحب وقتک واستمرت
 التفرقة معک وفاحضر فی خیالک صور
 شیئک المری فی ذلک فانه یرجع بہک بتبدل
 التفرقة بالجمیة وازیقت التفرقة
 ایضا فقل یا فعال بالتدوان لم
 یرفع التفرقة بذلک فقل زهد
 التفرقة منہ تعالی وافق فی ذلک
 الفرق فیہ فتصیر فی غیر الجمع جنید
 قال زیغی التفرقة مع هذه الملاحظة
 وحیث كانت الخطرة متعلقة
 بالأعمال کمثل الميل إلى شری فرس منخوة
 لما هو مباح شرعا قلبا در لفعلة
 او یخرجها من قلبه حتی یكون ذلک
 الخطرة له بعد دویدل جمہدہ
 فدفعه ونقلتہ خواطر لازمہ علی
 المرید الخطرة النفسیة والشیطانیة
 والملکیة ومثبت الخاطر الحقانی و
 معرفتہ الخواطر وتمیزها عسیر و
 لنبیہا بعض بیان فارحصل خاطر
 النفس من مرض القلب یعنی من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو شخص
 پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب
 گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
 داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گرمی و
 زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
 حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
 وقت نیاتے اور وہی تفرقہ ہے تو تصور ماندہ
 اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو تیرا مرئی ہے کیونکہ
 اس سے کہ اس کی برکت سے تفرقہ جاتا ہے
 اور جمیعت حاصل ہو۔ اور جو اس پر بھی تفرقہ ہو
 تو کہ یا فعال تشدید کیا تمہ اور جو اس سے بھی
 تفرقہ نہ جائے تو کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے
 اس سے موافقت کرے تو آپس میں جمیعت میں نہ جائے
 اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
 ہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
 سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
 یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
 کرے یا اسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
 یہاں تک کہ اس خطرہ کو دشمن جان لے اور
 کوشش کرے اسکے دفع کی اور میں خطروں کی نفی
 کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ
 شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقائق کو قائم
 رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تیز کرنا بہت مشکل ہے
 اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ارض
 قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

میں خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے

من بسیار القلب والذی من الملائک
 یكون من یمیر القلب والذی من
 الحق یكون من فوق القلب هذا هو
 معرفته لم یحی بالتقوی والزهد و
 الوریع وکل الحلال الطیب وكان
 دائماً یراقب خواطره لا یترك خاطر
 یمرباله والمقصود ان یكون مرعیا
 لوقت فلیس شیء اعز من الوقت فان
 الوقت سیف قاطع اذا فات الوقت یتبدل
 یمکن حفظ الاوقات بالذکر الملقبة بالصلو
 والتلاوة واکابر النقشبندیة اختاروا من
 حملة طیفة تلاوة القرآن فی اللیل
 الفاتحة وقل یا ایها الکافرون وسورة
 الاخلاص المعوذتین وخاتمة سورة
 الحشر وخاتمة سورة البقرة من جملة
 وظیفه تلاوة القرآن فی الغل سوره
 یس وقال حضرت الخواجه علی السمرقانی
 اذا الفتت ثلاثه قلوب علی امر حصل
 مراد العبد المومن بذلك قلب القرآن
 وقلب العبد وقلب اللیل یعنی ان اقراءت
 یس التری قلب القرآن فی التمجید حصل
 ذلك المعنوی من جملة وظائف صنو
 النوافل التمجید والاشراق والاستغفار
 والضعف والتعبد

میرزا محمد علی شاہ حیدر
 قیت ہر

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف
 اور خطرہ لکسبہ قلب کے دائیں طرف
 اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب
 یعنی اوپر کی جانب ہے ہوتا ہے اور اسے
 جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ اور زاہد اور
 اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطرہ کی نگاہ
 کرتا ہو اپنے دل میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصد
 یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی
 وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت
 قاطع ہے جبے وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور اگر
 حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
 قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے غیبی
 میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات
 الحمد اور قل یا ایها الکافرون اور قل ہما
 قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب
 اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقرہ کا خاتمہ تلاوت
 کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس
 حضرت خواجہ علی رامینی نے فرمایا ہے کہ جب
 تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں
 تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کر سکیں گے
 قلب بندہ اور قلب بدات کا اور قلب ان
 کا یعنی تہجد کی نماز میں سورہ یس کو اعلان
 سے پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل
 سے ایک تہجد اور نماز اشراق
 نماز استغفار اور نماز چاشت اور تہجد

اثنا عشر ركعة فان امكن قرأ في كل ركعة
تيسر ولا تتمها في ثمان ركعات على هذا
الترتيب في ركعة الاولى الى واجركم وفي
الركعة الثانية الى وهم مهتدون في الركعة
الثالثة الى جميع لدنيا محضون في الركعة الرابعة
الى فلا تسبحون وفي الخامسة الى ولا الى اهلهم
يرجعون وفي السادسة الى هذا اصرط
مستقيم وفي السابعة الى تخم لها ما لكون
وفي الثامنة الى اخر السورة وفيها يتوكل
في كل ركعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص
ثلاثا وان لم يحفظ سورة تيسر فيقرأ في
كل صلواتها بعد الفاتحة سورة الاخلاص
ثلاثا ويصل التهجيد التهجيد اقل من اربع
ركعات ووقت التهجيد الثلث الاخر
كما قال الله تعالى قم الليل الا قليلا
نصفه او انقص منه قليلا
او زد عليه وقال صاحب وقت
القلوب قال الله تعالى فتجد به
نافلة لك وقال الله تعالى كما اذا قليلا
من الليل ما يهجعون والجمع النوم
والتهجد القيام فلا يكون
التهجد الا بعد النوم
وفي كتاب الشريعة
يكون التهجيد الا بعد النوم
والتهجد صلاة النوم

بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورہ یٰسین پڑھے اور نہیں تو سورہ یٰسین کو آٹھ رکعتوں میں اس ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت میں واجز کریم تک اور دوسری میں وہم مھتدن تک اور تیسری میں جمیع الدینا حضرتن تک اور چوتھی میں فک یسبحون تک اور پانچویں میں ولا الیٰ اہلہم یرجعون تک اور چھٹی میں ہذا صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم اہما مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ یٰسین حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد کا وقت اخیر تہائی رات ہے یہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
قُلِ اللَّیْلُ اَقْلَبُ مِنْ نَفْسٍ وَنَقْصٍ مِّنْ سَاعِدٍ اَوْ زَادَ عَلَیْہَا وَصَافِیۃ الْقُلُوْبِ کہاہے کہ خدا فرماتا ہے تہجد بِنَافِلَتِک اور فرمایا ہے کَانَ اَقْلَبُ مِنَ اللَّیْلِ فَاجْعَلُوْهُ اور جمع کنید کہہتے ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد عنیک سوئے نہیں جائز نہیں اور کتاب میں بھی کہ ہے کہ تہجد نہیں ہوتی مگر بعد سوئے کے اور تہجد صلوٰۃ النعم ہے شاخ جو بہ حقیرت خواجه غریب النکشان میں ملے اس کی بھی نقشہ دار قریب

فِي كُلِّ سَعْيٍ وَهَلْ لَكَ فِي كُلِّ قَعْدَةٍ
 وَهَلْ وَدَّكَ فِي كُلِّ مَرْحَلَةٍ تَوَلَّى حَسْبَهُ
 وَغَايَتُهُ فِي كُلِّ حَالٍ وَكَوْنٍ دَائِمًا مُتَوَجِّهًا
 لِلْقَلْبِ الْمُسَوِّدِ كَمَا قَالَ تَعَالَى رَحَالًا لَا
 تَلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ
 إِذَا فَرَغَ مِنْ مَحَسَنَاتِ الَّذِينَ يَتَذَكَّرُ تَوَضَّأَ
 وَضوءَ جَدِيدٍ وَخَلَّ خُلُوتَهُ أَوَّلًا وَيَجْلِسُ
 يَتَحَفَّظُ رُتْبَتَهُ شَيْخَتَهُ ثُمَّ يَتَغَلَّبُ بِوَلِيْفَتِهِ مِنْ
 الْمَلَقِ وَالذِّكْرِ أَمَّا صَلَوةُ الضُّمِّيِّ فَاثْنِي عَشَرَ
 رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ
 سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا وَلَا يُصَلِّيُهَا أَقْلًا
 مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي أَوَّلِ
 وَقْتِ الضُّمِّيِّ بَلْ يُؤَخِّرُهَا إِلَى أَنْ يَمُضِيَ رِجْلُ
 النَّهَارِ كَمَا جَاءَ فِي الْمَشْكُوتِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ
 أَنَّهُ دَلَّى قَوْمًا يَصَلُّونَ الضُّمِّيَّ فَقَالَ لَقَدْ
 عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ
 مِنْ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفَصَالُ
 رَوَاهُ الْإِسْلَامُ وَمَعْنَى الرَّمْضُ شِدَّةُ حَرِّ الْأَرْضِ
 مِنْ وَقْعِ الشَّمْسِ عَلَى الرَّمْلِ وَغَيْرِهَا
 إِذَا وَجَدَ الْفَصِيلَ حَرَّ الشَّمْسِ وَالْفَصِيلُ
 طَائِلُ الْأَيْلِ بَعْدَ صَلَاةٍ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ
 تَنَاطَلُوا فَلَنْ أَكَلَهُ مَعَ الْأَصْحَابِ كَانَ أَحْسَنَ
 وَلَا فَعْلَ أَهْلَهُ وَلَا دَارَهُ وَلَا يَأْكُلُ حَتَّى يَقْدَرَ
 الْأَمْسَازُ وَيَعْدُ ذَلِكَ يَقِيلُ ثُمَّ يَحْفَظُ الْمَسْجِدَ

فِي كُلِّ سَعْيٍ وَهَلْ لَكَ فِي كُلِّ قَعْدَةٍ
 وَهَلْ وَدَّكَ فِي كُلِّ مَرْحَلَةٍ تَوَلَّى حَسْبَهُ
 وَغَايَتُهُ فِي كُلِّ حَالٍ وَكَوْنٍ دَائِمًا مُتَوَجِّهًا
 لِلْقَلْبِ الْمُسَوِّدِ كَمَا قَالَ تَعَالَى رَحَالًا لَا
 تَلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ
 إِذَا فَرَغَ مِنْ مَحَسَنَاتِ الَّذِينَ يَتَذَكَّرُ تَوَضَّأَ
 وَضوءَ جَدِيدٍ وَخَلَّ خُلُوتَهُ أَوَّلًا وَيَجْلِسُ
 يَتَحَفَّظُ رُتْبَتَهُ شَيْخَتَهُ ثُمَّ يَتَغَلَّبُ بِوَلِيْفَتِهِ مِنْ
 الْمَلَقِ وَالذِّكْرِ أَمَّا صَلَاةُ الضُّمِّيِّ فَاثْنِي عَشَرَ
 رَكْعَةً يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ
 سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثًا وَلَا يُصَلِّيُهَا أَقْلًا
 مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي أَوَّلِ
 وَقْتِ الضُّمِّيِّ بَلْ يُؤَخِّرُهَا إِلَى أَنْ يَمُضِيَ رِجْلُ
 النَّهَارِ كَمَا جَاءَ فِي الْمَشْكُوتِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ
 أَنَّهُ دَلَّى قَوْمًا يَصَلُّونَ الضُّمِّيَّ فَقَالَ لَقَدْ
 عَلِمُوا أَنَّ الصَّلَاةَ فِي غَيْرِ هَذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ
 مِنْ سَوَّلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 صَلَاةُ الْاَوَّابِينَ حِينَ تَرْمِضُ الْفَصَالُ
 رَوَاهُ الْإِسْلَامُ وَمَعْنَى الرَّمْضُ شِدَّةُ حَرِّ الْأَرْضِ
 مِنْ وَقْعِ الشَّمْسِ عَلَى الرَّمْلِ وَغَيْرِهَا
 إِذَا وَجَدَ الْفَصِيلَ حَرَّ الشَّمْسِ وَالْفَصِيلُ
 طَائِلُ الْأَيْلِ بَعْدَ صَلَاةٍ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ
 تَنَاطَلُوا فَلَنْ أَكَلَهُ مَعَ الْأَصْحَابِ كَانَ أَحْسَنَ
 وَلَا فَعْلَ أَهْلَهُ وَلَا دَارَهُ وَلَا يَأْكُلُ حَتَّى يَقْدَرَ
 الْأَمْسَازُ وَيَعْدُ ذَلِكَ يَقِيلُ ثُمَّ يَحْفَظُ الْمَسْجِدَ

اول وقت ایضا لصلوة العصر و
 عیبر بعد صلوۃ العصر فی مکانہا
 ویتنفل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
 ہذا الوقت بقدر الامکان و
 یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
 العشاءین عزیم من اہم المهمات
 وبعد صلوۃ العشاء یقرء قرآنہ
 قل یا ایہا الکفرون سکوۃ الاخلاص
 والمعوذتین و الاخر سکوۃ الحشر
 و آخر سورۃ البقرۃ مع الحضور
 وینام مشغلا بالذکر و یقول قبل
 نومہ ہذا لا استغفار ثلاثا استغفر
 اند الذی لا الہ الا هو الحی القیوم
 و اتوب الیہ و ہذا احوال صوفی
 فی الشغل لا صوفی الفارغ البال فان
 ذلک ینبع لدان یكون فی لیلۃ و نهار
 مستغرقا و مستہلکا فی الحق سبحانہ کما
 قال الشیخ ابوالعباس القصاب عندی
 لا مساء ولا صباح فاز باطنہ فارق
 فلیتہ الفناء فظاہرہ حاضرہا یصدک
 من احوال و لا خیال و اهل الفناء البقاء
 بعد الطلب و الحماہد تشرق بالوصول الی
 طمانینہ الوجدان و الشرع الشاہد و ہم
 فی غیر المراد و جوارح المراد یعمرون فی القیام
 و الکرامات بالعبادۃ و القلب من خلقی و وجہ

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت میں
 مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنے مکان میں
 اوٹھ کرے وظيفہ باطنی کا اور حق الامکان
 اس وقت کو ضائع نہ کرے اور اس میں اپنے نفس
 سے محاسبہ کرے اور مغرب اور عشاء کے درمیان
 کے وقت کی حفاظت اولیاء کے نزدیک سے
 زیادہ ضرور ہے اور عشاء کے بعد اپنے بستر میں
 قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
 معوذتین اور آخر سورہ عشاء اور آخر سورہ ہشر
 کا ساتھ حضور کے اور سورہ شمل کرنا ہوا اور
 اور سونے سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھے
 استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القیوم
 و اتوب الیہ اور یہ حال ہے ایسے صوفی کا
 جو کاروبار میں رہتا ہو اس صوفی کا میں جو
 فارغ البال ہو کہ اسکو چاہئے کہ وہ رات دن مشغول
 و مستہلک حق میں رہے جیسا کہ ہے شیخ
 ابوالعباس قصاب نے کہ میرے نزدیک
 شام ہے نہ صبح کہ اسکا باطن غرق ہوتا ہے
 دریکے فنا میں اور اس کا ظاہر ماضی
 واسطے صادر ہونے احوال و افعال کے لئے
 فنا و بقاء بعد طلب مجاہد کے مشرف ہیں حصول
 سے طمانینت دل اور سرور اور شاہد کے اور
 ایسی عین مراد میں مراد سے بھر گئے ہیں غیر
 اعدائوں سے مقامات و کلمات کو مجاہد
 اولیئے مشرب کعبیت و کو باطنی خدمت

و الوصول الى مرتبة الفناء علامته
الوصول الى حقيقة محبة الذات و مقام
الفناء موهبة محضه و اختصاص الهمي
والسنة لاهية جارية على ان العطاء المحض
الذي هو حقيقة الموهبة لا يكون عاريتاً
فلذلك كان لا رجوع فيه ولذلك قالوا
الفاني لا يرد الى اوصافه قال والنون
المصري قد سرى ما رجع من رجوع الا من
الطريق وما وصل اليه احد فرجع عنه

فصل في الفناء والبقاء

سئلوا حضرت الخواجه بقشند قد سرى
الفناء على كم وجه فقال على وجهين ١ ان
قال الاكابر انه اكثر من ذلك لكن مرجع الكل
الى هذا الوجه الاول الفناء من وجود الظلما في
الطبيعي والثاني الفناء من الوجود النوراني
والحديث النبوي ناطق بمحذير الوجهين
ان الله سبعين الف حجاب من نور و ظلمته
الاولى هي انه بواسطه ظهور الحق سبحانه الثاني
بانه يلفقنا ايضاً ولا يبق للوجود المرحا
شكر لان الشكر من صفات الوجود المرحا ولا يند
فاذا ذهب عن الشكر لازم ان يذهب الوجود
الرحماني وهذا المقام يكون في ذكر القلب
ساجد ومحمداً لسانك في هذا المقام صحته اما
ترتيب وطلب للمريد في غير محبة وذكر القلب

اور مرتبة فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات
کے وصول کی اور مقام فنا محض شش اختصاص الهمي میں
اور سنت الہی اس طرح جاری ہے کہ عطاء محض کہ شش
کی حقیقت وہی ہے عاریت نہیں ہوتی تو ایسے سب سے
اس میں رجوع نہیں ہے اور اس واسطے کہ اسے اولیاء
نے کہ الفانی لا یرد الی اوصافہ کہے ذوالنون
مصری قد سرى نے ما رجع من رجوع الا من
الطریق وما وصل اليه احد فرجع عنه

فصل فنا اور بقا میں

حضرت خواجہ بقشند قد سرى سے سوال کیا گیا کہ فنا
کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر ہے لیکن سب کا مرجع
ان دو وجہوں پر ہے اول تو فنا وجود ظلماتی طبیعی
سے اور دوسری فنا وجود نورانی روحی سے اور حدیث
شریف نبوی ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ
ان الله سبعين الف حجاب من نور و ظلمته
پس فنا پہلے تو بواسطہ ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری
یہ کہ فنا بھی باقی رہی یعنی باقی نری وجود نورانی کیلئے
کچھ شواہد کے شعور تو وجود روحانی کی صفتوں میں
سے ہے اور اس کو لازم ہے کہ مہوقت شعور کا شعور
جائے اور اس کو لازم آیا وجود روحانی کا جانا اس مقام
میں روح فا کر ہے اور قلب ساجد ہے اور اس مقام
میں سالک کی محبت صحیح ہے لیکن اس کی ترتیب اور
مرید کو اس کی طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب

هو ان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انما جميع
هذا مع هذا وذكر السائر لا يحتاج الى
بيان وذكر الراد هو ان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السهر هو ان لا يكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولا يكون له خير من الحق
وذكر الخفى هو ان يخفى وجود الروح حفاء
الكون في السر فلا ينفى غير المذكور
الحاصل ان الغير يذهب بتمام وجه في الحفاء
في هذا المقام يحقق السير في الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يخلع عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويخلق بالاخلاق البرانية وفي هذا
المقام يحقق مرتبة في يسمع وفي يبصر وفي
يبطش وفي يمشي وفي يعقل فان الذات
والصفات الفانية في هذا المقام تتبدل
بحسب الوجود الباقي خارجة من قبور الحفاء في
محشر الظهور وتصر في سجدات الحق حينئذ
تستوي على باطن العبد يذهب بها طشت
جميع الوسوس والمخاض ويصرف فيه
الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه ونفسه بنفسه في هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن عوارض الوجودات

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

یہ ہے کہ ہر حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق
اُس کی نسبت برابر یعنی اُس کے ساتھ
اور ذکر زبان کے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں
ذکر سقم یہ ہے کہ ہر حضور حق سبحانہ کا غالب
اُس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے اور ذکر سقم
ہے کہ اُسکو حضور حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہوا اور ذکر خفی یہ ہے کہ
جادے روح کا وجود جیسے سیر میں جو ذات نوابی
نر ہے سوکے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر باطل
جاتا رہے ہر جہ سے خفایں تو اس مقام میں متعلق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بند کو بعد فنا مطلق
کے جو ایسی ہے کہ فنا زوات و فنا صفات مطلق
ہوتا ہے وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے
اُس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور
متعلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کیساتھ اس مقام
میں مستحق ہوتا ہے و بی سمع و بی بین و بی بطش
و بی عیش و بی عقل کا کیونکہ ذات صفات فانیہ
اس مقام میں بدن جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خلج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محترم
اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں
بند کے باطن پر اور اُس کے باطن سے باقی حتیٰ ہیں
سب سے اور بڑے خطرے اور اسوقت اس حق
تصرف کرتا ہے ربانی صفاتوں سے اور محفل کردیتا
ہے اُسکو بالکل اُس کے تصرف کے وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہوتا ہے بند محفل کردیتا

لطیفان فالطریق الاول انما اذا وقع
 لشخص مرض او ابتلى بمعضية فليتوضا و
 یغسل یرکعتین ویتوجه بالنضج والا نکسار
 الحوائج تعالی و یطلب فیما یظهر الشخص
 المذكور وینتھا المذكور کما عرض له ویندیه عنه
 والثانی ان یجمل صاحب المرض والمعضية بنفسه
 وینتھا مقام صاحب العارض المذكور ویشفی المرء
 هذا المقدار ویتوجه عند الرفع ذلك قبل
 نزول حضرت عزرائیل فانه بعد نزول جموعه
 خالیاً محال لا بد من بدل عند ذلك ثبت
 المرض مکان اعضائه ویتوجه المدد
 فی المرض نواع الاول ان یتوجه الی رفع
 ذلك المرض ورفعه عند الثانی ان یجمل ذلك
 عند نفسه الثالث ان یتوجه فی دفع الخواطر
 المتفرقة عنه من غیر ان یتعرض لرفع المرض
 لما فیہ من دفع الدجیات لان المرض
 موجب لتفتیت والتصفية القویة
 الداعية واذ انتقم الدماغ صام متعلق
 هذا العقل الداعية ذلك النور المطلق
 البسيط الخیط حجة الموجودات الذی هو
 مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعة
 لحصول هذا المعنى والتصرف والطاق
 الحقیقة هكذا ایضاً بان یجمل فی مقابلة
 ویقول له فرغ نفسك من كل خاطر
 ثم توجه بجمته لرفع الحجاب الظلمانی

اسکے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جو شخص
 کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے
 تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اسے
 سے بہت عجز و انکسار کیساتھ رجوع ہو اور
 اس میں طلب کرے کہ اسے اس شخص کو
 پاک کر دے اس سے جو اسے عارض ہوئی
 ہے اور دور کر دے اس سے اور دوسرا
 طریق یہ ہے کہ اپنے تین صاحب مرض و معصیت
 بنائے اور اس کی جگہ آپس ہو اور مشغول ہو اس قدر
 اور متوجہ ہو اس سے اسکے دفع کا یہی نزول
 حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی
 تو انکا خالی جانا محال ہے اور ضرر ہے بدل
 اور اس وقت مر فیض ثابت کرے اپنے اعضا کی جائے
 اور متوجہ اپنی ہمت کیساتھ اور بیماری میں بہت طرح
 ہے اول تو یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے اس بیماری
 کے زائل ہونے کی دوسری طرح یہ ہے کہ اٹھائے ہو اس
 بیماری اپنے اوپر قسیری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں
 دفع کر نیکو اور مرض کے دفع سے کچھ متفرق ہو اس لئے
 کہ بیماریں دیرے بلند ہوتے ہیں واسطے کہ بیماری سے
 تنقیہ و تصفیہ کا قرآن و داعی کے اور جو وقت پاک اور صاف ہو گیا
 دماغ تو اس طرح تاغیہ سے متعلق ہو گا و مطلق بسیط محیط
 صیح موجود ایسا کہ وہی مقصود تمام کائنات کا اور خطر
 دفع ہیں اس کے حصول اور تصرف کا صاحب حق میں
 اس طرح ایضاً اسے اپنے سامنے ٹھائے اور اس سے کہہ کہ کل
 ضرورتے اپنے تصرف غلطی کو بہر متوجہ ہو ہمت کیساتھ

فصل فی الآداب

الآداب الظاهرة مع الحق سبحانه ان
 يكون قائما بالادب والنوام الشرعية
 يكون دائما على الطهارة مستغفرا عما طأ
 في جميع الامور يكون متبعالا لآثار السلف
 الصالح عامل بالادب الباطن هو ان
 تحفظ قلبك من خطور الاختيار سواء كان
 خيرا او شرا فانها في الحجاب سواء وادب
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم على هذا
 القياس وادب الاولياء هو انك في
 مجالستهم تحفظ خاطرك ولا تتكلم في
 حضورهم بغير عال ولا تشتغل في حضورهم
 بصلوة النوافل او صلواتهم فحسن
 ولا تكلم في اثناء كلامهم بل لا يتكلم معهم من
 غير ان يسئلوك وكل ما يحرم هوندا اجلس
 مكرهات ولا تنظر في بيتهم الى اسبابهم
 وحوادثهم ولا يحضر بالكره ولاحك الى
 شيخ اخر واخذك منديل اعتقد ان
 شيخك هذا هو موصلك الى موكان
 ولا تعلق قلبك بسواه فان ذلك حجب
 لتفرقت والحاصل ان كل ما يحرمه
 الطبع الانساني فارقده وتجنبه فان
 سوء الادب مع المشايخ غاصية تقضي
 سدا للطريقة وعدم وصوله الى الفيض

فصل في آداب

آداب مرید وحق پیک

فصل آداب

آداب ظاہر حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں کہ قائم ہونی
 وہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے اور استغفار
 سے اور سب لمروں میں احتیاط کرنا ہے اور اسطرح
 صالح کا پیروں میں ہے اور اس پر عمل کرنا اور باطن
 ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اگر
 غیر کا خطر نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسے کہ
 ہونے میں نہ ورنہ برابر میں اور آداب بنی صلی
 علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیاء
 ادب یہ ہے کہ اسکی مجلس میں اپنے خطروں کی حفاظت
 کرے اور اسکی حضور میں بند آواز نہ کرے اور
 اسکی حضور میں غار نوافل نہ پڑھے اور ان کیساتھ
 اگر پڑھے تو بہت چھاپا اور اسکی کلام کے ادب
 بول نہ آئے بلکہ جب تک وہ خود نہ پوچھیں کہ نہ
 اور جو وہ مکروہ جانیں اسے آپ بھی مکروہ
 اور اسکی گھر میں اسکی اسباب اور اخراجات کیلئے
 نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لائے اور شیخ
 خدمت میں جانے اور اس سے فیض حاصل کرے
 بلکہ یہ عقائد رکھے کہ یہ تیرا پیروں کیساتھ
 کے پاس اور اپنے پیروں کے سوا اور سے تعلق نہ کرے کہ جو
 موجب یکے تفرقہ کا ہو کا اصل ہے کہ جسکی طبیعت
 انسانی مکروہ جانے اس سے ملنے سے اور اسکی
 کیونکہ اسکی خصوصی مشائخ کی راجح ملک
 ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

و ينبغي لك ان لا يجوز في قلبك ونظرك
غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تحب
الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

اذا كنت في الوقت عز الحق غافلا
 فانت في الكفر بكون نجفية
 فازدبت ووزي الحال صاحب غفلة
 فانك للاسلام سد مجفوة
 وخطور الاغيار من روية الا لوان و
 الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة
 الكتب من الصحة المفرقة فيبغى للسالك
 ان يكون اياها بغير ملاحظة الاغيار
 في صحبة صاحب ولترقت السعاد
 الجمعية لتحصل له ببركة ملكه الحضور و
 الجمعية فمن جملة الحضور يحصل الرضاء
 والتسليم للذي انهما نهايتا العبودية
 والعبادة وكل الاسلام في التسليم و
 التفويض فان صاحب التسليم تطلق
 في رتبة طوق اللعنة كما لا يسر فكان
 راضيا بما من حيث انه قضاء الحق تقديره
 كمثل رضاه بايمانه اسلامه لا الطالب الصادق
 لرضى بقضاء الله قد لا يفعل نفسه اذا
 وقع للطالب مكره حصل التفاوت عند
 فهو عبد لنفسه فان لم يحصل عند تفاوت
 كان عبدا اصل كل مر و اساسا

اور مجھے پائے کہ تیرے دل میں در نظر میں غیر حق
اور مجھے نام کی نہواؤں ہمیشہ ہو با خدا کہ
کہ غفلت راہ نہ پائے اور کیا خوب کہا ہے یہ

اذ اكنث في الوقت عز الحق غافلا
 فانت في الكفر لكن بحفيته
 فازدمت فذم الحال صاحب غفلة
 فانك للاسلام سدا عبق
 اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ اور شکلیں
 مختلف و نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ سے اور
 ایسی صحبت جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہئے کہ کچھ دلوں
 بے ملاحظہ اغیار کے سے کسی ایسے صاحب دولت
 کی صحبت میں جسکو پوری پوری مساوت ہو محبت کی
 کہ اسکی برکت سالک کو مکمل حضور جو حقیقت حاصل ہو
 کیونکہ مکمل حضور سے حاصل ہوتا ہے سنا و تسلیم جو کہ نہایت
 عبودیت کے ہیں اور عبادت کی اور سلام کا کمال تسلیم میں
 ہے اور تعویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں
 لغت کا طوق بھی ڈالا جائے جیسے انیس کے تو وہ رہتی
 ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی
 اور تقدیر الہی ہے ایسا جیسا ایمان و اسلام سے
 رضی ہے اس لئے کہ طالب صادق رضی سے قضا
 قدر سے اسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ
 پہونچے اور اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس
 کا بند ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اس
 کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

هذه فتبغى لك ايها السالك ان يكون

واما عبدك كما انتم تعالى واما ابا داود

كان في مدح و ذم تفاوت فعابده

اصنام لم ير حنائك جملة من الخواصر والحواس

قد ذكرنا الله الموفق الحمد لله رب

العالين والصلوة والسلام على سيدنا

محمد سيد الاولين والآخرين وعلى

واصحابه والتابعين لهم باحسان

الى يوم الدين انهي كاتب الحروف

كوبه شيخ عبد الاحد بن شيخ محمد بن محمد

بن شيخ احمد السهرندي راوريان اشغال

طريقه احمدية مكاتيب ست لغايت متين

اذ ان جملة مکتوب که الشيان آنها را نويست

بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده

بودند و در آخر آنها بخط خود اين عبارت

نوشته که مخدوما عرفان پناها هر سه مکتوب

اين خاکسار را بطلال گرامی مشرف سازند

والا فقير عبد الاحد عفي الله عنه ودين رساله

بعينها نقل کرده می شود

صفيه كثير التمجيد الحمد لله رب

العالين والصلوة والسلام على سيدنا

محمد سيد الاولين والآخرين وعلى

واصحابه والتابعين لهم باحسان

مکتوب اقل از پنج عبد الاحد صاحب

یہ ہے تو اسے سالک کہتے ہیں کہ تو

بندہ ہوا اسکا جیسے امد تعالیٰ ہمیشہ رہے

اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہو

عبادت لینے دل کے بتوں کی کرتے ہیں

خواہ عوام کا ذکر کرو یا کیا اور امد توفیق ہو

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام

على سيدنا محمد سيد الاولين والآخرين

وعلى اله واهل بيته وصحبه والتابعين لهم

با حسان الى يوم الدين انهي كاتب الحروف

کہ شیخ عبد الاحد بن شیخ محمد بن محمد بن

احمد سهرندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال

کے بہت عمدہ مکتوب ہیں ان میں سے

تین مکتوب جو انہوں نے لکھا کہ حضرت

بزرگوار کو بھیجے تھے اور ان کے آخر میں

ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی کہ مخدوما

عرفان پناہ اس خاکسار کے تینوں مکتوب

اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا

راقم فقير عبد الاحد عفا الله عنه

وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کیا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب

العالين والصلوة والسلام على سيدنا

محمد سيد الاولين والآخرين وعلى

واصحابه والتابعين لهم باحسان

سرموئے عالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل
و علی بکمال قدرت خویش آن لطائف را متعلق
و تعلق ببدن انسانی و اوہ از آنجا فرو بردا و رده
ہر یک را بموضع خاص از بدن کہ مناسب
آن بود جا و اوہ است قلب را بجانب
چپ از سینہ پستان جا و اوہ است
روح کہ لطیف تر از قلب است و در مقابل
آن بجانب راست و اخفی کہ لطیف حسن
لطائف است در میان حقیقی سینہ و
سر را در میان قلب و اخفی و مخفی را در میان
روح و اخفی و ولایت ہر یک ازین لطائف
زیر قدم پیغمبر اول العزم است چنانچہ ولایت
قلب زیر قدم آدم است علی نبینا
و علیہ السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت
ایمانیم است علی نبینا و علیہ السلام و ولایت
سر زیر قدم حضرت موسی علی نبینا و
علیہ السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت
عیسی علی نبینا و علیہ السلام و ولایت اخفی
زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ وسلم
الصلوات والتسلیمات۔

با بد دانست کہ تفاوت اقدام اولیاء از
راہ ہمیں لطائف است پس ہر کہ زیر قدم
حضرت آدم است علیہ السلام و ولایت
روحی ولایت قلب است و روحی صاحب
استعداد یک درجہ ولایت است

کہتے ہیں اور عالم ارواح بھی اسے کہتے ہیں حق جل
و علی بکمال قدرت سے اپنے ان لطائف
کو بدن انسانی سے تعلق لود تعلق دیکر وہاں
نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں انسان
کے بدن میں آگے مناسب تھا جگہ دی ہے
قلب کو سینہ کے بائیں طرف پستان میں جگہ دی ہے
روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اس کے مقابل
دائیں جانب اخفی کہ لطیف و حسن لطائف ہے
درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور
اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے
اور ولایت اس میں سے ہر ایک لطیف کے زیر قدم
ایک وال العزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت
حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم
ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ایمانیم
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور سر
کی ولایت حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام
کے زیر قدم ہے اور خفی کی ولایت حضرت عیسی
علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اخفی
کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ وسلم الصلوات
والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جانتا چاہئے کہ اولیاء کے قدموں کے تفاوت
انہیں لطیفہ بھی راہ سے ہے تو جو زیر قدم
حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اس کی ولایت
ولایت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد
ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

مکان میں اگرچہ خود مستعد و فہر و تہذیب استعداد
 داشتہ باشند تا نجا سخن از صند باد و عرض و طول
 دار و مسدود و در اندر بہ وقت و گیر موقوف
 زمانہ دیگر از الوان و انوار لطائف پسید
 بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و
 دید خود چیزے گفتہ و نوشتہ است و ہر کس
 اشارہ اعتبار قبیلہ و قلع و تفسیر معاملات
 نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی در بات نمود مفہوم
 نمود و در نسخہ تحریری آورد تا بداند است کہ نور قلب
 نذر و است و نور روح نور سرخ است و نور
 سبز و نور خنی سیاہ و نور اخفی سبز ظاہر
 از حقیقت و ماہیت نفس پسید بودند معلوم
 شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق و محل فری
 و باغ است بالذات بشرارت و بجاہت متصف
 است و خود را در رنگ لطائف لطیفہ نفسیہ
 و نمودہ است دعوی ریاست و کیا است
 کردہ تمام اجزاء و لطائف تصرفات فاسد
 نمودہ و با خواہی الہیہ پر تبیس علیہ اللعنہ سائر
 لطائف و اجزاء باوصاف و صمیمہ خود متصف
 ساختہ است از توجہ بجناب قدس خداوندی
 محرم و کشتہ بخت ابدی و مبادت سر کیا
 رسانیدہ ہرگز غیبت ازلی و شکیری و رہنوی
 نمودہ بشرارت و بجاہت و می اطلاع یافتہ
 از نگاہ و مفاسد و روی روی تافہ متوجہ
 نگاہ قدس گشتہ بعبادت ابدی پیوستہ

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد و کثرت رکشا ہو
 یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ مد
 زیادہ ہے مسدود رکھیں اور ہر کسی وقت پر
 موقوف فرمائیں اور انوار لطائف کے رنگ پوچھے
 تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے
 مطابق کچھ کہا اور کھلے اور اس کے اور بنا تعبیر
 واقعات اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب
 جو حضرت عالی درجات سے بجا ہے کھتا ہوں
 جانتا چلے کہ قلب کا نور زروے اور روح
 کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور
 خنی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت
 و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو
 کہ نفس خبیثہ عالم خلق ہے اور اس کا محل
 و باغ ہے بالذات شرارت و بجاہت متصف
 ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ ظاہر
 کیا ہے اور ریاست و انانی کا دعوی کر کے تمام
 اجزاء و لطائف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان
 علیہ السلام کے بہکے سے تمام لطائف اجزاء کو
 اپنے اوصاف و صمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
 در نگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے
 محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچا یا ہے عنایت
 ازلی نے جسکی و شکیری و رہنمائی کی اس نے
 اسکی شرارت و بجاہت پر اطلاع پائی اور اس کے
 فریبوں اور مفاسد میں سے موثرہ تعبیر کو متوجہ اس
 در نگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا

بیان رنگ و طالع
 بیان حقیقت و ماہیت نفس

در عالم کبیر و عالم کبیر عبارت از مجموع کائنات
 است چه خلق چه امر و پنج از آن از عالم خلق است
 که نفس و عناصر اربعه است پنج از آن از عالم امر
 باشد چنانچه اصول عناصر اربعه در عالم خلق
 موجود است همچنین اصول لطائف خمس مذکور
 در عالم امر که عبارت از فوق العرش است و
 بلا مکانیت معروف و متحقق است فوق عرش
 مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لهذا
 قلب را بمنزخ در میان عالم خلق و امر
 فرموده اند چه غنہا ہے عالم خلق عرش مجید
 است و بایں وجه کہ عرش مجید منہا ہے عالم
 خلق است و در دایرہ دوے را نیز بزرخ
 گفته اند و فوق اصل قلب اصل روح است
 و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و
 فوق آن اصل اخفی چون حق بل و علی
 خواست کہ انسان را بمقتضای حکمت بالغہ
 باین نوع ترکیب بعد از تسویہ قالب
 ہر یک از این لطائف خمس را تعلق و تعلق
 باین عنصر جسمانی وادہ از فوق العرش فرود
 آورده بمقام خاص کہ ہر یک باین مقام مناسبت
 بود ممکن ساختہ لطیفہ قلب را درین مضغہ
 کہ در تہ پستان چپ است و قلب
 صنوبریش خوانند جا وادہ و صنوبری
 نقشب برائے آن کنند کہ دے مانند ثمر
 صنوبر مقلوب است و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات
 ہے خلق ہو خواہ امر و ان و ش میں پانچ تو
 عالم خلق سے ہے ایک تو نفس اور چار عناصر اربعہ
 پانچ عالم امر سے ہیں بطور چار عناصر کی اصلیں
 عالم خلق میں موجود ہیں اس طویل لطائف خمس مذکور
 کی اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر مکان
 مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
 اور تحت اصول کے قلب ہے اور یہی سبب
 قلب کو بزرخ در میان عالم خلق و عالم امر
 کے فرمایا ہے اس واسطے کہ عالم خلق کی انتہا عرش
 مجید ہے اور اس وجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا
 و منہا ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اسے بھی
 بمنزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
 اور اس کے فوق اصل سر اور اس کے فوق اصل خفی اور
 اس کی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ
 انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضایہ اس نوع
 سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
 لطائف خمس سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
 تعلق اور تعلق و کبر فوق العرش سے اور تارک
 مقام خاص میں حکم جو مقام سے مناسبت تھی
 ممکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
 پستان چپ ہے اور اسے قلب صنوبری
 کہتے ہیں جانے دی اور اسے صنوبری اس واسطے
 کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہی جواکٹا
 ہوا ہو۔ اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت نادانی حق مست که عبادت معجز
 بخون مست کمال این است که کمال حق
 باقی قتل مست یکبار و دین مست بیرون
 زدن سبک مست سبب خوش خوریدانت و
 فعل خود را و دست مست بکوتی بل خود
 به وقت تعبیه بی کمال این مست نشانی
 این است که حق می بیند حق تا در حق تعبیه
 ز طاعت و خوش مست و بیکبار با کمال
 کمال یک لحظه و با سوزن خود کرد و درین
 چنانچه هر شیء ندوی ز آل شده و نسبت
 اشیا ندوی ز آل شده و نسبت اشیا
 نسبت به نسبت باشد و چون سبک باشد
 قلب شریف شده و بافت اولی بخت
 و این قدر نسبت به قطع تمام و از میان که
 عبارت از هر از فرشتان و فرشتان و فرشتان
 و این در نسبت به قطع مراتب غش و عین
 بعد از هر یک از این است که نسبت به قطع
 از هر یک از این است که نسبت به قطع
 بیان آن فرموده اند صورت ز بند و نور
 قلب آن و ز فرموده اند ولایت این
 عین ز بر قدم آدم مست علی بنیاد و عین
 الصلوة والسلام و هر که او را شرب
 است و صول است بجانب قدم از راه
 بیت طیف خواهد بود که فرشتگان شرب
 بهر کمال و صاحب این شرب را

[illegible]

استعداد حصول ایک درجہ از درجات بیجا نہ
 طاعت نما ہو کر بقدر سر و لطیفہ روح چون
 اللطف است از قلب مناسبت باستان زیادہ
 ہو و بنا برکن وی را بجانب راست از سینہ و دوتہ
 ہستان با داودہ اند و اصل الاصل این لطیفہ
 صفات ثبوتیہ حق است و یک گام بحضرت
 ذات از فعل نزدیکتر است سالک بعد از
 حصول فنا را این لطیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفا
 خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب
 بنما قیاس خواہد دانست و نور این لطیفہ را
 نور سرخ فرمودہ اند ولایت این لطیفہ زیر
 قدم حضرت ابراہیم است علی بنیاد علیہ الصلوۃ
 والسلام و ہر کہ ابراہیمی المشرک باشد سیر
 بنجاب قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود بعد از
 قطع مراتب قلب صاحب این مشرب را
 استعداد حصول دو درجہ از درجات و گاہی
 بیجا ناست الا بقدر من القاسر و لطیفہ سر
 کہ اللطف از روح سنائی را نزدیک سطح
 سینہ بجانب قلب با داودہ اصل الاصل
 وی این شہونات ذاتیہ است کہ گاہی از صفات
 بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا
 این لطیفہ مربوط بتجلی شہونات است و
 طاعت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسی
 است علی بنیاد علیہ الصلوۃ والسلام و ہر کہ
 موسوی المشرک باشد وصول او بنجاب

استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوں امور
 طاعت میں سے ہوگی۔ مگر زیر دستی سے
 کسی زیر دست کے اور لطیفہ روح جو
 بہت لطیفہ ہے قلب کے اسکو مناسبت استوں
 زیادہ تھی اسلئے اسکو سینہ کے راستہ کی طرف
 زیر پستان جائے وی اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات
 ثبوتیہ حق سے علو ایک قدم حضرت ذات کی طرف
 فعل سے نزدیک تر ہے۔ سالک بعد حصول
 فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی کے اپنی صفا
 کو اپنے سے مسلوب پائے گا۔ بلکہ جناب قدس
 سے منسوب جائیگا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ
 فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت
 ابراہیم علی بنیاد علیہ الصلوۃ والسلام کے
 زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم المشرک ہوگا
 اس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے
 ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب
 دلے کو استعداد حصول دو درجہ کی بیجا نہ مراتب
 ولایت ہوگی مگر زیر دستی سے کسی زیر دستی کے
 اور سر کا لطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا
 اسکو نزدیک سطح سینہ کے قلب کی جانب مگر دلی اور
 اصل الاصل شہونات ذاتیہ ہے کہ ایک قسم صفات حضرت
 ذات کی طرف نزدیک ہے اور اصل ہوا اس لطیفہ کی فنا
 کاشیوات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس لطیفہ
 کی ولایت حضرت موسیٰ علی بنیاد علیہ الصلوۃ والسلام کے
 زیر قدم ہے اور جو موسیٰ مشرب ہوگا اسکا وصول جناب

قدس از راہ ہیں لطیف خواہد بود اما بعد قطع
لطائف سابق و صاحب این مرتبہ را استعداد
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت
الالبقر من القاسر و نوزائیں لطیفہ را سپید
تعیین فرمودہ اند و لطیفہ خفی را کہ سر الطف
است تا بین روح و وسط جا و اندوہ دل لال
این لطیفہ صفات سلبیہ تشریحیہ است کہ فوق
شیوات ذاتیاند و حصول فنا میں لطیفہ
و حصول ہمان صفت ثابت نوزائیں لطیفہ را
نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبیا و علیہ السلام
و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است آہ وی کناب
قدس را ہمیں لطیفہ خواہد بود و بعد از قطع لطائف
سابق الالبقر من القاسر و صاحب
این مشرب را استعداد و حصول چہار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ
اخفی کہ الطف و حسن و اہل لطائف
عالم امر است و اقرب است بحضرت اطلاق
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز است
و نسبت تمام دارد بحضرت اجمال
جا و اندوہ دل الال این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخ است در میان مرتبہ
تشریحیہ و در میان احدیت مجرودہ و فنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت ہماں مرتبہ مقدس
است و نوزائیں لطیفہ نفیسہ را

لطیفہ خفی

لطیفہ خفی

قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہو گا مگر بعد
قطع پہلے لطیفہ کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد بین
مرتبہ کی ہوگی مراتب پنجگانہ ولایت میں لیکن یہ سہی
سے کسی زبردست کی اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سہ بہت لطیف
ہے در میان روح اور وسط کے جانے دی ہے
اور اصل الال اس لطیفہ کے صفا سلبیہ تشریحیہ
کہ شیوات ذاتیہ کے فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی فنا
کا اسی صفت و حصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسیٰ علی نبیا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اسکو راہ جناب
قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بقاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد و حصول چار مرتبہ ہے
پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی
کہ بہت لطیف اور حسن اور اہل سب لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق
اسکو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور
بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہ دی ہے اور اصل الال اس لطیفہ کی ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے در میان تشریحیہ
اور در میان احدیت مجرودہ کے اور اس
لطیفہ کی فنا بھی مرابطہ اسی مرتبہ مقدس
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نفیسہ کا نور

سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این
لطیف زیر قدم حضرت رسالت پناه است صلی علیہ
علیہ وآلہ وسلم و صاحب این تہ علیہ بالذات
استعداد حصول تمام مراتب بندگان ولایت است
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب علیہ
السلام کہ حضرت مجدد الف ثانی روزی چنین
گرفتند کہ اولی صلوٰۃ صبح در وقت غلغله
متمرقار اٹھی است باتہ ولایت کہ شروع
لطائف خمسہ عالم امتداد از اولی ولایت کبری
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است
خواہد بود چون از ان دائرہ معاملہ بلارود
و در دائرہ اصل و اصل لاصل سیراقتد
معاملہ بانفس خواہد افتاد و نفس بحصول فنا
اتم و بقار اکل و شہر صدر اسلام حقیقی
و بہ حصول واطمینان و بار تقابست ام رضا
مشرف خواہد شد بعد از ان کہ سیر در
ولایت علیا افتد مقابلہ با عنقر یعنی
ناری و آبی و ہوائی خواہد افتاد و اگر
از انجا بغفل آمد ترقی واقع شود و کمالا
بنوت سیر طاق بود معاملہ با جزاء ارضی خواہ
افتاد و از انجا اگر ترقی شود خواہد کمالا
رسالت خواہد و حقائق تلمشہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ
معاملہ با ہیئت و جدائی کہ از مجموع اجزا
عشرہ عالم خلق و امر بعد

سبز بیان فرمایند اور اس لطیفہ کی
ولایت حضرت رسالت پناه صلی علیہ وآلہ وسلم
کے زیر قدم سہ دائرہ و یک مرتبہ والیکو بلذات
استعداد حصول تمامی مراتب بندگان ولایت کہے
حضرت قطب الاقطاب علیہ السلام کے زبان الہام
بیان ہے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد
الف ثانی نے عیا فرمایا کہ صبح کی نماز اتمہ پسین ہے
تو قمار اٹھی مکمل ہوتی ہے۔ قمار چاہئے کہ طاق
خمسہ عالم امر کا عروج و ایزد اولی ولایت کبری
تکسہ جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کلب
ہوگا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل و اصل لاصل میں سیر کرے۔
نفس سے معاملہ پڑے گا اور نفس کو پوری فنا
کامل بقاعا مل ہوئے کشادگی سینہ اور
اسلام حقیقی کحصول واطمینان کے مقام رضا
کی ترقی سے مشرف ہوگا اس کے بعد ولایت
علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑے گا یعنی
ناری و آبی و ہوائی سے اور اگر وہاں سے
مذلتعالی کے فضل سے ترقی ہوگی تو کمالات
بنوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ جزائی ارضی
پڑے گا اور جو وہاں سے ترقی طاق ہوگی تو خواہ
کالات رسالت خواہ حقائق تلمشہ یعنی حقیقت
کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ میں
معاملہ ہیئت و جدائی سے جو مجموع اجزا
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

و حق را اکت چنانچه بی سبب و بی مصلحت باشد
 آن و قرب فریق عبارت است از آن که
 سالک خود را آله یا بدو حق را فاعل چنانچه الحق
 یطلق علی لسان علم اشارت است از آن و
 این قرب مثنوی و وجود سالک است بخلاف
 قرب سابق و جمع بین القربین آنست که سالک
 خود را در میان سبب نیا بدو فاعل آن آلات
 چنانچه بعضی اهل دل از آن مقام چنین اشارت
 نمودند - مصرعه

عشق است و میانه برانند
 و کایه کریم و ماهیت از هریت و لکن آمدنی
 گو یا مشعر به مقام است پر از هریت رزم
 از قرب فریق است و از هریت کنایه
 قرب نوافل و لکن آمدنی اشارت به جمع
 بین القربین و السلام علی من اتبع الهدی و التزم
 متابعت المصطفی علی آلاء الصلوات و التسلیات
 العباد الخ المکاتیب الثله و در آخر این اوراق
 شیخ عبداللہ بن عبدخودا این فائدہ مختصر
 فرمودند مادت مشائخ کرام آنست که سالک
 مبتدی را اول ذکر قلب مشغول سازند تا جوهر
 و ملک شود بعد از آن ذکر رذع فرماید لهذا
 ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس و علی اللہ باغ
 بعد از آن اگر خواهد ذکر سر و خفی فرماید بعد
 از آن مساین و تمام اعضاء تا حصول ملک
 بعد از آن ذکر شود و نباشد که بر ذکر قلب و روح

اور حق کو اپنے اعضاء چنانچه بی سبب و بی مصلحت
 اسکا اشارت ہے اور قرب فریق اس
 کہے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضاء کے
 حق کو فاعل جیسے الحق یطلق علی لسان علم
 اس کی طرف اشارت ہے اور یہ قرب مثنوی و تمام
 فاعل و وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کا و جمع
 بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں در میان
 میں کچھ نہ پائے نہ فاعل نہ اعضاء چنانچه بعضی اهل
 نے اس مقام سے ایسا اشارت کیا ہے مصرعه

عشق است و میانه برانند
 و کایه کریم و ماهیت از هریت و لکن آمدنی
 گو یا تئیں مقام کی خبر دیتا ہے کیرمک از هریت
 قرب فریق سے ہے اور از هریت کنایہ
 قرب نوافل سے و لکن آمدنی اشارت به جمع
 بین القربین سے السلام علی من اتبع الهدی
 و التزم متابعت المصطفی علی آلاء الصلوات و التسلیات
 العباد و تئیں مکتوب ہر یک اور آخر میں ان رکن
 کے شیخ عبداللہ بن عبد اللہ نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
 تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی مادت کہ سالک مبتدی
 کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
 ملک ہو جائے اس کے بعد ذکر رذع فرماتے ہیں
 بعد از آن ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس و علی اللہ باغ
 و باغ ہے اس کے بعد اگر چاہیں ذکر سر و خفی فرماید
 بعد از آن مساین تمام اعضاء تا حصول ملک
 ذکر ہوتے اور آخر الیاء ہے کہ ذکر قلب و روح

فائدہ بلکہ از هریت و کایه کریم و ماهیت از هریت و لکن آمدنی

واضحی کفایت کنند و گاه بر قلب تنہا اکتفا
 نمایند آتش آنت است کہ ذکر جوہر قلب گردد
 و با ویدہ شدہ است کہ ہمہ ذکر قلب گفتن
 سلطان ذکر و سراین در سائر اجزا و اعضا
 مستحق گردیدہ با بملہ بقدر استعداد مبتدی
 سلوک باید نمود و السلام علی من اتبع الهدی
 ما اہمنا ایرادہ من کلام الشیخ عبدالاحد قد
 سکن کاتب الحروف کوہیہ ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند
 کہ بجانب امیر موسی بہی کوئی یکی از بزرگان
 خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بود و مذ
 و امیر موسی آنرا استخوان گرد و دیار ان خود را
 گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ
 و فصلی و تسلیم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگا
 سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسی
 سلمہ ربہ سلام دوستانہ و محبت مخلصانہ
 ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ
 مطالعہ فرمایند و در ویدہ گرد دعوات
 سلامتی خاتمہ و عفو و عافیت و نیوی و
 اخروی شمرند فقیر حرمین ضعیف بدن
 بسلا داشت ازین بہت بدایخہ امور
 بود نہر و اغت اسحال بارے تخفیف
 یافتہ تحریری نماید کہ چون طالب صادق
 پیش شیخ کامل و کامل رود اول ہذا
 دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است
 امر فرمایند چون این ملکہ شود بکرم و کرم

مکتوب خانوادہ احمدیہ بامیر موسی

واضحی بر اکتفا کرتے ہیں اور کبھی فقط ذکر
 پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب
 ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر
 کہنے سے سلطان ذکر اور سراین تمام اجزا و اعضا
 میں مستحق ہوا ہے حال یہ کہ بقدر استعداد مبتدی
 سلوک چاہئے کرنا۔ والسلام علی من اتبع الهدی
 وہ جبکہ ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس
 کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتے ہیں کہ
 ذکر کیا ہے کہ امیر موسی بہی کوئی کو ایک بزرگان
 میں سواحد یہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا
 موسی نے اسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے بارے
 سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہ
 و فصلی و تسلیم خدام ولایت پناہ ہدایت و سنگا
 سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسی
 سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور محبت مخلصانہ
 فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
 فرمائیں اور مانگنے والا دعا و سلامتی خاتمہ
 اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا کہیں
 فقیر کو جو ضعیف بدن بہت مختار اس
 سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجالا سکا
 اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے
 کہ جب طالب صادق شیخ کامل و کامل
 کے رو بہ و جاکے اول ذکر دل کا کہ
 اسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے
 فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر دل

راست آشیانہ دوست ولایت فرماید چون آن
 ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر سر کہ متصل دل
 ست لیکن بین قلب ست حکم فرماید و چون
 آن نیز ملکہ شد بذکر خفی کہ پہلوئے روح اما جانب
 یسار روح مقام دارد و امور سازند و چون
 آن نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ است
 و در وسط صدر جائے دوست محکم سازد
 و این جوہر خفی از سایر جوہر عالم امر اعلیٰ
 است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالیٰ و چون
 اخفا نیز مذکر گویا شود امر مذکر نفس نماید کہ
 دل غ یا نیگا ہ دوست و چون این لطائف ستہ
 متجرب مذکر شدند امر مذکر نفسی و اثبات فرماید بطریق
 معبود و چون بعد ولایت و مجبار برسد نصائبش
 تمام شود و قنار قلب کہ اول قدم است در اطوار ولایت
 ظهور فرماید و قنار قلب اثر آن تملی افعال ست کہ اصل
 است چہ قلب افعال الہی ست فان مری ولایت
 حضرت آدم ست علی بنیاد علیہ السلام پس از آن
 بقار قلب پارہ افعال انزوی ست جل شانہ کہ
 بخل ر باہل خود شاہراہ ست بالفقار فیہ
 و البقار یہ بعد الا ان معادہ فناء روح ست و
 بقار و باہل خود کہ صفات حق است صفات الہی
 طاعت نوعی و ولایت بلہ می ست علی بنیاد
 و علیہا السلام و الصلوات کہ ہر دو ولایت مربوط
 بلہ است و باہل دوست کہ صفات ست باہل افعال
 مختلفہ کہ ولایت ہمہ انہی تفصیلی ست و ولایت

و این طرف ہے ارشاد کریں حبیب ذکر کا بھی
 ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جوہر دل کے متصل ہے لیکن
 و این طرف بتائیں اور جب اسکا بھی
 ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا جوہر روح کے پہلو
 میں ہے مگر یا میں طرف روح کے ہے امور فرست
 اور حبیبہ بھی ملکہ ہو جائے تو ذکر اخفی کا کہ سب کے
 درمیان ہے اور وسط سینہ میں اسکی جائے عاے حکم
 کریں اور یہ جوہر خفی تمام جوہر ہے عالم امر کا اعلیٰ
 ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب
 اخفی کا بھی ذکر ہو جائے تو ذکر نفس کلکم کریں کہ
 نفس کا مقام دل غ ہے اور یہ لطائف ستہ
 ذکر سے متجرب ہو جائے تو ذکر نفسی و اثبات فرمائیں
 بطریق معلوم اور جب عد الہیں تک پہنچے اسکے نصائب
 پورے ہو گئے اور قنار قلب جو اطوار ولایت میں
 اول قدم ہے ظہور فرماتے اور قنار قلب اس تملی افعال کا
 اثر ہے جو اسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الہی ہر دو
 مری ولایت حضرت آدم کا ہے علی بنیاد علیہ السلام
 اسکے بعد بقار قلب یک صورت افعال انزوی ہے جل شانہ
 اسے کہ بخل کو اپنی اصل کے راستہ سے انہیں فنا ہو گیا
 اور اس سے باقی ہو گیا اسکے بعد معادہ فناء روح ہے
 اور اسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور
 صفات مری ولایت نوعی و ولایت بلہ می ہے علی بنیاد
 و علیہا السلام و الصلوات کہ دو دو ولایتیں مربوط
 روح سے ہیں بعد اسکی اصل سے کہ صفات ہیں
 باہل مختلفہ کہ ولایت ہمہ انہی تفصیلی ہے و ولایت

نوح بان بھلت ومن بعد معاملہ بستر
 وقنا وبقا بھل اوست کہ شیون ایزدست
 تعالیٰ شأنہ وشیون در اصطلاح ما عبارات
 مندرجہ حضرت ذات تعالیٰ را گویند کہ محالی
 زاید بر ذات نباشد و صفات است انحراف
 زاید ہفت سمانہ باشند و در خارج موجود
 باشند و ولایت سر ولایت موسوی است علی
 نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامر بالخفی
 وفناء یا صلہ و هو التقدر لیس والتمنحیا
 السمانیۃ و هذا الولاية ولا یمد عیسوی
 علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم
 الامر بالخفی و فناء و بقا یا صلہ و هو
 شامح الاسماء والصفات والشیون
 والاشادات والتمنحیات والتقدیرات
 هذا الولاية ولا یمد محمدی علی صاحبها
 الف الف صلوات والسلام و مر فی هذا
 الولاية حقيقة الحقائق واقرب الولات
 واجمعها واعلاها واشرفها وافضلها و
 مستحق للولايات الخت و مقتضیة لزوال
 العین والاثربا من المعارف و لیستبح المحبوبة
 ثم الامر بالنفس فانیھا ثم وبقاھا الاکل
 ثم الامر باصولھا واصول اصولھا حتی یتھ
 الالذات تعالیٰ و اتر فی هناك
 لیس بالفناء بھل با مر اسحق

طریقہ

نوی اس سے بھل ہوا کے بعد معاملہ سر سے ہر
 اور فنا و بقا اسکی اہل ہے کہ شیون انندی
 تعالیٰ شأنہ اور شیون ہماری اصطلاح میں اسے
 کہتے ہیں جو عبارتین حضرت ذات واجب تعالیٰ میں
 مندرج ہوں کہ معانی زاید بر ذات ہوا و صفات
 اور جو معانی زاید بر ذات سمانہ ہوں اور خارج میں
 موجود ہوں اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
 علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی ہے
 اور اس کے بعد فنا و بقا اسکی اہل سے ہے اور
 وہ تقدیر و تمیزیات سمانیہ ہے اور یہ ولایت
 ولایت موسوی ہے علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
 پھر معاملہ آخری سے ہے اور اسکی فنا و بقا اسکی
 اصل سے ہے کہ وہ شان بھل مع اسماء و صفات
 اور شیون اور اشارات اور تقدیرات و تمیزیات
 ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے انہر ہزار
 ہزار و دو و سلام اور مر فی اس ولایت کا
 حقیقۃ الحقائق اور اقرب الولات اور
 اجمع الولات ہے اور علی اور اشرف اور
 افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت غمہ
 ہے اور تقاضا کرنے والی ہے زوال عین کا
 اور اثر معرفتوں کا پہنچان والی ہے اور علی نبینا
 ہے پھر معاملہ نفس سے پڑا ہے اور اسکی فنا
 اسکی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ انکی ہلوں سے
 اور اسکی ہلوں سے پڑا ہے یہاں تک کہ متنی ہوں
 ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی قلم سے

یا مآخراہین فی موضعۃ والسلام والا کرام
کاتب حروف میگویند سلوک طریقہ احمدیہ دلی
این یکاتب فی اہملہ واضح شد حالاً قدسے
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب بہ شیخ
آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبدالباقی
سیام چوہر سی کہ دریں روزگار مقتدا
طریقہ احسنیہ بودند و جمہور اہل این طریقہ
چہ خاص و چہ عام توجہ بالیشان بود و جمہور
اہل طریق مستفق اند ہر آنکہ ایشان را در تربیت
سالکان بروش این طریق قدمی رسوخ بود و ذکر
می نماید عزیزی صالح و در مکہ معظمہ ذکر کرد این
مکتوب شیخ عبدالباقی ست و بنابر کار ایشان
بر این بود و من عند کتبنا هذا المکتوب والہ
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
على اعمان الذین اصطفیٰ خصوصاً علی
نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
بآن ما یرشدک اللہ تعالیٰ چہن طریقہ احسنیہ
و طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست
و سالکان را تفصیل آن ضرورت یافت
بطریق اجمال درین اسطر ترقیم می یابد۔ بآید
دانست چون طالب صادق بہ توفیق
سمانہ متوسل بغزیری از ہر گاہان این
طریقہ می شود اولاً اورا استخارہ
می فرمایند و طریقہ استخارہ این ست
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک در امر سے ہے کہ وہ اپنے مقام میں ہر سو کی اسلام
والاکرام کاتب و فکرتا ہو کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
ان قرینوں میں فی اہملہ واضح ہو گیا اب تہوڑی روش
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب بہ شیخ آدم بنوری سے
ذکر کرتے ہیں اس ضمن میں مکتوب شیخ عبدالباقی سیام
چوہر سی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا
تھے اور سب اس طریقہ والوں کی کیا خاص کیا عام
ان کی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے
مستفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی تربیت
میں اس طریقہ کی روش میں قدم رسوخ تھا ایک نے
صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبدالباقی کا
ہے اور اُن کے کام کی بنا اس پر تھی۔ ہم نے
اُن کے پاس سے کچھ لیا واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی
عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی نبیہ محمد
وآلہ واصحابہ اجمعین جان خدا تمکو رشیدی
کرے کہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت شایب
ہے وصول سے اور سالکوں کیلئے اس کی
تفصیل ضرور ہے تہوڑی بطریق اجمال
ان اطرون میں لکھے جاتے ہیں۔ جائزنا
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اندر سمانہ
کی توفیق سے کسی عزیز کا اس طریق کے
بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے سے استخارہ
فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے۔
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

مکتوب در بیان طریقہ احسنیہ

و حکم معاش نماید و منور تازہ کند بعد
 و شو یک صد و یکبار استغفر اللہ بی من
 کل ذنب و التوب الیہ بصدق تمام بخواند
 نیت نماز جمیع تقصیرات بدنی و روحی
 انچه از من بود خود آمدہ اند توبہ کردم و از
 سیر نو مسلمان شدم بعدہ بر خاستہ و در رکعت
 نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
 استخارہ میخوانم تاحق تعالیٰ مرا بر متابعت
 رسول مامور علیہ السلام و آلہ وسلم خود بواسطہ
 حصول رضا پس خود حکم دار و قدر رکعت اول
 یا فاتحہ آیتہ الکرسی بخیار و در رکعت دوم
 یا فاتحہ قل یا ایہا الکفرون بخیار بخواند و
 بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری
 بپردازد بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند
 بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
 نماز و انحرار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
 چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسید و اگر مسدود
 است اختیار دارد بعدہ آنچه در خواب بشارت
 ظاهر شود پیش مرشد ظاهر کند و اگر در روز
 اول بشارت نیابد تا سہ روز استخارہ میکرد
 باشد یا اگر بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
 اگر قلب خود بعد استخارہ در اعتقاد و سکون
 و یمنان می باید کہ قبل ازین بود و ہمین بشارت
 ست پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
 ذکر اسم آقا نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہ ہوتا تازہ و طہور کے بعد
 کے بعد ایک سو ایک دفعہ استغفر اللہ بی من کل
 ذنب و التوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
 اس نیت سے کہ تمام تقصیرات بدنی و روحی
 جو مجھے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور توبہ
 سے میں مسلمان ہوا پھر اٹھ کر دو رکعت نماز
 استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت
 استخارہ کہ حق تعالیٰ مجھ کو متابعت پر رسول اللہ
 علیہ السلام کے بواسطہ حصول رضا پس
 کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد
 بعد آیتہ الکرسی ایک بار اور دوسری رکعت میں
 الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایک بار خوب
 خشوع کیساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ
 ناری کرے بعد از نماز ایک سو ایکبار درود
 پڑھے اور ایک سو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر دوبارہ
 و انحرار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد ازاں
 جب نیند غلبہ کرے زمین پر سوئے اور چہرہ
 ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر سوئے یا نہ
 جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کیا
 اور جو سہ روز بشارت نہ ہو تو تین دن تک استخارہ
 کر لے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے
 اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں سکون
 مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا توبہ ہی بشارت
 ہے مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں آقا کا
 تسلیم کرے جو کہ اسم ذاتی است

این طریق کہ زبان خود را بکلام چسباند و
 نظر خیالی را بر قلب منصوبی اندازد و نظر
 ظاہری بہ بند و مقام قلب منصوبی پذیرد
 چہ بہت قدر دو انگشت و یقین بند و کہ
 مضغہ لطیفہ نورانی اور او دلایت بہاوند
 کہ قلب میگوید پس خود را متوجہ مضغہ
 نماید و از بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ
 گویند نہی کہ این اسم را غیر ذات نداند
 و این ہیئت را بوسع خود در کشت و
 بر خاست از دست نہد بعد مرشد را
 باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ
 آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید
 بر گمارد و دہن قلب خود را بر دہن قلب
 مرید تصور نماید نہی کہ خطرہ دگر در میان
 قلب خود آمدن نہد و بخشوع تمام بجناب
 خداوند سبحانہ التماس نماید تا نور ذکر و دل
 سالک حق پیو کند و بجز یہ قلبی ہمت نہی
 قلب پیرالسوئے خود کشد تا یک ساعت سکون و زیادہ
 بریں ہیئت متوجہ حال مرید باشد و ارجح تبرکہ
 اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این
 تصرف از دشان امداد داند فی الحال فی الاستقبال
 بعد از مرید ستفسار نماید اگر خوب نمیدہست و آرام
 یافتہ خاند دوست او در دست خود گرفتہ
 بہت نماید و او را بخدا سپارد و آگاہ کند کہ میں
 اسنہ طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ ملکی حضرت سید

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
 اور نظر خیالی کو قلب منصوبی پر ڈالے اور نظر
 ظاہری کو بند کرے اور قلب منصوبی کا مقام پرست
 چہ بہت قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
 مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت رکھا ہے کہ
 اُسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تین مضغہ سے متوجہ
 کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ جل شانہ
 کہوئے اس طرح کہ اس کو سوئے ذات کے نکلنے
 اور اس ہیئت کو حق المتقدرا ٹھٹھے بیٹھے چھوٹے
 نہیں پھر مرشد کو جائے کہ خود متوجہ اُسکے
 قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی
 ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے
 اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے
 دہن پر تصور کرے اس طرح کہ اور کوئی خطہ
 اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے
 جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے
 دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت
 باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے اکیست
 کم بیش کا یہ طریقہ مرید کی حال پر متوجہ ہے اور اس طریقہ
 کے بزرگ گوئی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
 اس تصرف کو انکی امداد جانے اب بھی اور نیدہ بھی
 پھر مرید دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہو اور اگر
 پایا ہے فائدہ پڑے اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
 پکڑے بیعت کرے اور اسے خدا کو سونپا دے آگاہ
 کرے کہ طریقہ احیہ نقشبندیہ طریق میں خلیفہ ملکی

سنج آدم بنوری ست قدس سر
 العزیز بعد از چمن مرید در ذکر کسم ذات
 لذت پیدا کرد و تعلیم کلمه نفی و اثبات را بطریق
 مشهوره به بہت و یکسان سازد و اثر تعلیم پیدا
 در دل خود یافت شکر حق تعالی بجا آورد و بعد از
 تعلیم ذکر لطیفه روحی نماید و محل آن لطیفه در
 زیر پستان راست و نور لطیفه روحی را سفید
 بیت سفید تصور نموده ذکر اسم ذات را بجا آید
 و لطیفه قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می نمود باشد
 و در هیچ اوقات این سبق را تکرار مسیکرده باشد
 تا آنکه مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجائی حاصل
 نماید و گاهی می باشد که سالک ادین و و لطیفه
 تمہیات رؤیہ دند آما باید که بوسع امکان
 خود را مغلوب قلبی سازد بلکه تنزیہ او تعالی را
 بنظر قلبی متیقن خود سازد و بعد از تعلیم لطیفه سری
 و محل مخصوص این لطیفه در وسط سینہ است
 در میان دو پستان بفرماید تا ذکر اسم ذات
 سری کہ قبل مذکور گشت تکرار مسیکند باشد
 با تکلیف خود در جمیع اوقات بوی ذکر کرد
 حتی کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعد از تعلیم
 لطیفه نفی ہمین پنج نماید محل مخصوص این لطیفه در
 پیشانی است و اسم ذات ادین محل جمعیت
 مذکور گرداند بعد جمعیت این لطیفه تسلیم
 لطیفه اخفی نماید و مقام این لطیفه فوق
 سر در کام سالک واقع است بطریق مذکور

سنج آدم بنوری کاتب قدس سر
 آنکه بعد از مرید اسم ذات
 لذت پیدا کرد و تعلیم کلمه نفی و اثبات کو اقامت
 الکیس تکسہ بنمایان او اثر دل میں
 شکر حق بجا آید ہمہ لطیفہ روحی
 تعلیم فرماید او را یکی بابت زیر پستان
 راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
 جیسے کمر سفید تصور کر کے اسم ذات ذکر کرے
 لطیفہ قلبی میں کہا گیا ہے خوب مشرعی کیا گیا
 ہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا ہے
 کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں
 حاصل کرے اور کسی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو
 و و لطیفوں میں تمہیات ظاہر ہوتے ہیں
 تا بعد و ران قلبی کا مغلوب ہونے کے بعد
 تعالیٰ کے تنزیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے
 بعد تعلیم لطیفہ سری کی کہ او رکاب غلام اس
 وسط سینہ جو دونوں پستان کے درمیان
 ذکر اسم ذات جیسو مذکور ہو چکے کہ
 بالکل اپنے متیقن ہر وقت ایسے ذکر میں
 کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہوتے ہیں
 خفی کی کہ اس طریق سے اور اس کا خاص
 پیشانی میں ہے اسم ذات اس طریق سے
 بھی کہ بعد جمعیت اس لطیفہ کے
 تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام
 اوپر تالو میں ہے بطریق

مل مخصوصہ قلب را در نظر داشته و در اندرون
 لطیفہ کا مر نور انست چنانچہ بالا مذکور گشت
 نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر
 ہے پر وہ یقین نماید اما یہ بے کیفی ہے جتنے وجہات
 ستہ را از میان نظر بر اندازند کہ او تعالیٰ حاضر
 ہے کیف ہے بہت پس این دانست را
 هیچ وقت از اوقات از دید و دانش گزار و
 اگر غفلت رود باز حاضر این معنی گردد حتی کہ
 نور شاہدہ از سرتاپا تمام را فرا گیرد و مستغرق
 تمام پیدا کند نہی کہ بجز نوری خود را و غیر خود را
 هیچ نیاید درین نسبت اگر اشیا مابعدیہ شہود
 اعاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق و رباید این را
 و اصطلاح این طائفہ توحید و جود میگویند
 و اگر اشیا را کم کرد و شاہدہ جمال و جلال
 در اشیا حاصل نمود و اشیا را از نظر انداخت
 توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این ہر
 دو مرتبہ رولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء
 امت است روئے نماید و پیش ازین
 کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا
 یا و داشت اہی پیش می آید در ظل
 ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
 اولیاء بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
 کمال تمام دارد اما هنوز وصول مطلوب
 حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
 را باید کہ ہمیں تجلیات را بگوید

توحید و جودی

توحید و جودی

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے
 اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا او پر بیان
 نظر ڈال کر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر
 ہے پر وہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتی اور
 جہات ستہ کو نظر سے گرا دے اور جانے کہ حق تعالیٰ
 حاضر ہے بکیف ہے بہت پس اس جانے کہ
 کسی وقت اپنی دید و دانش سے بھڑکے اگر
 غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہاں
 کہ نور شاہدہ سر سب اوقاف تک گہرے اور پورے ہوتا
 پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئیں اور اپنے
 غیر کے تئیں کچھ نیاید ہی ایک حق ہی پائے اس
 نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے اعاطہ اور معیت کے شہود
 کے غلبہ کے سبب اشارہ کو عین حق پائے تو اس کو اہل
 توحید و جودی کہتے ہیں اور جو اشارہ کو کم کیا اور جلال
 و جلال کا شاہد ویک اشارہ حاصل کیا اور اشارہ کو
 نظر سے گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں جتنا چاہے
 یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں ہر گز ولایت امتی
 ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
 و غیرہ سیر لطائف سے یادداشت
 اسی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے
 ظل ولایت میں ہیں اگرچہ اہل ولایت
 اولیاء بہ نسبت اس ولایت کے اہل
 ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن اہی
 وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیا
 ہے سالک کو چاہئے کہ ان تجلیات

دشاہت لذت یافتہ مستغنی لکھو بلکہ کیا
 ترقی شود تبذرا اگر سب کمال خواہد بود از ورطہ
 این غلبات بہ محض توجہ خود مرید را برآوردہ
 وہ دین کہ از تجلیات دشاہت و توجہات
 بود علی خواہد ساخت تعلیم یافت این انجہ
 وہ دین از حق و دین حق استقراری یابد
 و تصور می پذیرد اگر چہ لطیف و الطیف باشد
 در پے دفع آن شود و مرات سسری را از ظلمت
 آہنا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
 در فقدان توجہ سابقہ بر گار و تاہیج در طین
 اواز توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا
 نشود بلکہ بہ بی توجہی یقین صاف بطلب
 بند و حتی کہ معلوم ہیج نامد بخیر نور یقین چون
 درین محاملہ سالک تا زانی کہ در دفع توجہات
 است سالک مستبہ ولایت اخلاص است و چون حاجت
 لغی نامد و مرات از آمد و رفت توجہات و
 تصورات صاف شد بے توجہی بے تکلفی دست
 و دوسل کمالات ولایت اخلاص شد اما ہستور
 توجہ و تصورین دسل معلوم نشد بلکہ مقصود است
 کما ذکر فی المکتوب الاول از ولایت بالاصالت
 خاصہ چار ملک مقرب است علیہم السلام
 و بتجانیہ اولیاء امت است اگر مناسب است
 استعدادی پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ
 ولایت خاصہ و مرتبہ توحید و جود و توحید
 عشرہ کا درونی ہست و چارہ و در مرتبہ توحید و جود و توحید

تجلیات

دشاہت سے لذت پا کر بے پروا نہ ہو جائے
 بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر سب کمال ہو گا تو
 ان غلبات کے بہرے محض توجہ اپنی توجہ سے مرید کو
 کمال لیگا اور دین کو ان تجلیوں اور شاہدین
 اور توجہات خالی کر دے گا اور تعلیم کے نایافت کی
 جو دین میں حق اور غیر حق کے قرار کھینچی ہے
 تصور میں آتی ہے اگر چہ لطیف و الطیف ہی ہو
 اسکے دفع کے واسطے ہو اور آئینہ سسری کو اُسے
 تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سکے
 فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے
 باطن میں توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب کے
 کچھ نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف بطلب
 کیے یہاں تک کہ معلوم کیے ہیج نامد بخیر نور یقین کے
 اس معاملہ میں سالک جہتک کہ توجہات کے
 دفع کر نہیں ہی سالک مرتبہ ولایت خالص کا
 جب حاجت لغی کی نہ ہے اور آئینہ آمد و رفت توجہات
 و تصورات صاف ہو گیا اور بے توجہی بے تکلفی
 حاصل ہوئی دسل کمالات ولایت اخلاص کا ہو گیا
 مگر ابھی توجہ و تصورین دسل کا معلوم نہیں ہوا
 بلکہ مقصود ہے جیسے ذکر ہوا پہلے مکتوب میں ولایت
 بلا صالت خاصہ چار ملک مقرب علیہم السلام کا ہے
 اور اولیاء امت کو بتجانیہ اگر مناسب است استعدادی
 پیدا ہوئے اور جاننا چاہتے کہ ولایت خاصہ
 کے مرتبہ میں توحید و جود و توحید و جود و توحید
 عشرہ کا درونی ہست و چارہ و در مرتبہ توحید و جود و توحید

شہودی کہ بیان کر دیم توحید و جود و از نفس
 لطیف قلبی بری خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ
 روی روی نماید و نسبت نیافت عامہ لطیفہ
 سری ست و امہ علم تا کر از ہزاران بان
 نواز مذک فضل اللہ یوتیہ من بشاء طہد
 ذوالفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ
 نیافت حقیقت نیافت روی نماید و آن
 آنست کہ چون سلک لطیفہ سری ملازم حقیقت
 ظلی ساخت و اگر چہ تحمل مشاہدہ باشد و ظل
 دائرہ حقیقی خلأ آماجہ از حقیقت این
 نسبت مطلع نیست ازین ہاست کہ از
 ارباب جہل است پس اگر فضل او تعالی
 بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را
 از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
 می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و
 آن قابلیت است از قابلیت اول کہ آن نور
 محمدی است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن
 را شہود اول می گویند و نیز می باید تبیین
 مرشد یا تادری تبیین غیبی کہ وصول من
 باطلوب کہ در ولایت خاصہ بود و بعد خود
 بود و خصوصیات علم خود در نمود الاکمل با این
 علم نفاختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
 تعالی مخصوصیات علم او در نمود الاکمل با این
 خصوصیات خود توقف و متعلقی نفس است
 ہر علم من کی دانہ مخصوصی بہ ہر خصوصیات

شہودی کا جوہنے بیان کیا ہے توحید و جود
 لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور
 شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی
 اور نسبت نیافت عامہ لطیفہ سری کہ وہ
 کہ سکون ہزاروں میں سے وہ غایت ہونے
 فضل اللہ یوتیہ من بشاء و ذوالفضل
 جاننا چاہئے کہ بعد مرتبہ نیافت کے حقیقت
 پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک
 لطیفہ سری کو تعلیمات غالی کیا اگرچہ مشاہدہ
 ہی نہیں ہو و اگرچہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس
 کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا آج سب سے
 کہ و طرب جہل سے ہے پس اگر فضل الہی نے
 دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب
 و نوری سے فوق پایا ہے اور چاہئے کہ اس
 کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت
 اول کی قابلیت میں سے ہے اور نور اول
 ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول بھی
 کہتے ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پایا ہوا کوئی
 تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب ہے جو ولایت
 خاصہ میں تھا اپنے علم سے سنا اور اپنے علم کی
 خصوصیات سے۔ ان دونوں جو مجھے اس علم
 نواز ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ سے
 علم او خصوصیات سے ہے پس یہ علم کہ
 خصوصیات توقف اور محض یکبارگی ہی
 میرا علم جائز ہے ساتھ کسی خصوصیت سے

علم او تعالیٰ می و اند چون ہمید و ہر می جمیع
 مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و محالاتیہ خود را از منظر
 ذات و صفات و کمالات او تعالیٰ می بیند
 و بجز منظریت محض هیچ نے یا بد من
 لم یدق لم یدر قضیہ مقررست
 چون ہر مراتبہ ولایت ابتدا و وسط و انتہا
 وار و پس در ابتدا کے مرتبہ علیہ اخیرہ کہ
 مسمی بولایت انبیاء است علی نبیاء و علیہم
 الصلوات و التسلیمات محض سعی و در غلو باطن
 من جمیث حقیقت از یافت حق و دون حقست
 و در وسط این مرتبہ غلو سیرست و اطلاع
 بر حقیقت غلو و حقیقت اطلاعست
 بر حقیقت منظریت صفات خود و صفات
 واجبہ را درین مرتبہ اگرچہ می و اند کہ
 بعلم او تعالیٰ عالم ہستم و بصیر او بصیر
 و بقدرت او تعالیٰ قادرم الی غیر ذالک
 اما ہنوز حقیقت نسبت صفات ذات
 او تعالیٰ کا حقہ این عارف را مفصلاً و
 علماً ظاہر نہ گشتہ پس چون خواہد دانست کہ
 صفات او تعالیٰ زاید بر ذات ہیں کہ عالم
 بعلم و بصیر بہ بصیر الی غیر ذالک تو ان گفت
 بل ذات بذاتہ علیمست و علم قابلیت ذاتیہ
 ذاتست و ذات بذاتہ بصیرست
 و بصیر قابلیت ذاتیہ اوست کذا لک
 فی جمیع الصفات بی اطلاق عنایت

علم حق تعالیٰ کا جائز ہے جب سمجھ کر ہر وقت
 اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کی
 ذات و صفات و کمالات حق تعالیٰ کا منظر
 دیکھتا ہے اور سو منظریت محض کے کچھ نہیں
 یا تا مزل یدق لم یدر قضیہ مقررست و ہنوز
 جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا و وسط اور
 انتہا رکھتا ہے تو بیچ مرتبہ ابتدا و ابتدا اخیرہ کے
 حکام ولایت انبیاء سے علی نبیاء و علیہم الصلوات
 و التسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کر نہیں
 ہے حقیقت کی رو سے یافت حق اور غیر حق کے
 اور وسط میں اس مرتبہ کے غلو سیرست اور اطلاع
 حقیقت غلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت
 اپنی منظریت صفات کے صفات حق تعالیٰ
 کے واسطے اس مرتبہ میں اگر جانتا ہے کہ اللہ
 تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اس کے
 بصیر سے بصیر ہوں اور اس کی قدرت سے
 قادر ہوں علیٰ ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت
 نسبت صفات کیساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ
 اس عارف کو مفصلاً اور علماً ظاہر نہیں ہوئی پس
 جب جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات
 پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصیر
 و غیرہ علیٰ ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
 علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
 اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصیر قابلیت ذاتیہ اس کی
 ہے کذا لک فی جمیع الصفات بی اطلاق عنایت

و غیرت باطلاق مفسر پس عالم حق است خود
بخود سبحانہ باصر حق است سبحانہ و این عارف را
بجز مظهریت تا ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری
دیگر نیست و بجز یقین صرف آن زبان نہایت
این مرتبہ شرف خواهد یافت اما اجمالاً و تفصیل
این مرتبہ کرانوارند ذلک فضل الله یؤتیہ
میرشاد و الله و الفضل العظیم و لے برادر خدیو
نسبت غلو زیادہ و غل در دائرہ این ولایت
بیشتر و از کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوٰۃ التسلیم
چگوید کیا ز گفت نوشت حقیقت این مرتبہ
بیرون آما انہقدر دایمی نہایم کہ اگرچہ ولایت
انبیا و نبوت ایشان علیہم الصلوٰۃ ہر دور
دائرہ احوال اندوہر دور و از ظلیت مستر
آما این قدر ہست کہ در ولایت اصول
بحقیقت صفات عز شانہ و در نبوت اصول
بحقیقت ذات است بل برمانہ بتفاوت
درجات استعداویہ کما قال الله تعالی ذلک
الوس فیصلنا بعضهم علی بعض الحمد لله
الذی ہدانا لهذا و ما کنا لنھتد لولا ان
ھدینا الله لقد جاءت رسولنا بالحق

بیان طریقہ حشتیہ

اما طریقہ حشتیہ را شعب بسیار است شہر آن را
شعب است. فقیر بہ و سراجیہ و صابریہ
و این فقیر بہ کیا زمین سار تباط واقع است
پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

بیان طریقہ حشتیہ

و غیرت ساتھ اطلاق مفسر کہ پس عالم حق
خود بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ و این عارف را
واسطہ بجز مظهریت تا ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری
کوئی و دسر امر نہیں و اور بجز یقین و یقین
کے نہایت اسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالاً و تفصیل
کی تفصیل سے جسکو عارف نوازیں ذلک فضل الله
یؤتیہ میرشاد و الله و الفضل العظیم و لے برادر خدیو
غلو کے بقدر زیادہ ہوگی استعداویہ اس ولایت
دائرہ میں غل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوٰۃ
و التسلیم کے نبوت کمالات کیا بیان کہ در کثرت
تحریر سے اس تبسکی حقیقت زیادہ و مگر تقدیر طاعت
جاتاے اگرچہ ولایت انبیا اور اسکی نبوت علیہم الصلوٰۃ
و دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت
میں ہیں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں اصول حقیقت
عز شانہ کا ہے اور نبوت میں اصول حقیقت
ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجوں
تفاوت کہ موافق مبیان خدا فرماتا ہے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدٰنَا
لِذَا وَ مَا كُنَّا لَنُھْتَدٰی لَوْلَا اَنْ
ھَدٰیَنَا اللّٰهُ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ بِنَا بِالْحَقِّ

بیان طریقہ حشتیہ

اور طریقہ حشتیہ کے شعبے بہت ہیں ان میں
بہت مشہور ہیں۔ فقیر بہ اور سراجیہ و صابریہ
اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت با والد بزرگوار
 خردست شیخ عبدالحکم قدس سرہ و ایشان را
 خرقہ و اجازت از شیخ غفلت مد الکبر آبادی
 عزابہ عزجدہ عن الشیخ عبدالحزیز
 و ایضا وصیت و اجازت اشغال از جد
 ابوالام خوشالست شیخ ربیع الدین
 محمد عزابہ الشیخ قطب العالم عز الشیخ
 عبدالحزیز عز الشیخ نجم الحق البیہوی
 عز الشیخ عبدالحزیز ثم الشیخ عبدالحزیز
 لم یجتاز احدی عن الشیخ یوسف قاضی
 خان عن الشیخ حسن بن طاهر عز السید
 سلیمان محمد شہ عز الشیخ حسام الدین
 الماکی عن الشیخ نور قطب العلم عن
 ابی الشیخ علاء الحق عن الشیخ سلج الدین
 عثمان اودھی عن الشیخ نظام الدین
 اولیاء و الثانیہ عز السید عبدالوہاب
 البغدادی عن ابی السید محمد عن ابیہ
 صاحب القیال عز الشیخ عبداللہ الدین
 عز السید جلال الدین محمد ثم
 بہانیا عن الشیخ نصیر الدین
 چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین

وایضاً

حضرت ایشان را خرقہ و اجازت و صحبت بایہ
 مہدام متصل ست عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت
 اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالحکم قدس سرہ و
 انکو خرقہ و اجازت شیخ غفلت مد الکبر آبادی
 انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد سے ان کو
 شیخ عبدالحزیز سے اور نیز وصیت و اجازت
 اشغال اپنے تانا شیخ ربیع الدین محمد سے انکو
 اپنے والد شیخ قطب العالم سے ان کو شیخ
 عبدالحزیز سے ان کو شیخ نجم الحق
 بیہوی سے ان کو شیخ عبدالحزیز سے
 پھر شیخ عبدالحزیز کو دو جہت سے ہے
 ایک شیخ یوسف قاضی خان کے انکو شیخ
 حسن بن طاهر سے ان کو سید راجی
 مامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین المکی
 سے انکو شیخ نور قطب العالم سے ان کو
 اپنے والد شیخ علاء الحق سے ان کو شیخ
 سلج الدین عثمان اودھی سے انکو شیخ
 نظام الدین اولیاء سے اور دوسری جہت
 سے سید عبدالوہاب بخاری سے انکو اپنے
 والد سید محمود سے انکو اپنے والد راجی
 سے انکو اپنے بھائی سے اور انکو سید عبداللہ
 سے انکو سید جلال الدین محمد و بہانیا
 سے انکو شیخ نصیر الدین چراغ دہلی
 سے انکو شیخ نظام الدین اولیاء سے و نیز
 حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت
 سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البنوری عن الشیخ احمد السہلادی
 عزابیل الشیخ عبدالاحد عن الشیخ
 رکن الدین عزابیل الشیخ عبدالقدوس
 عن الشیخ محمد بن عارف عزابیل الشیخ عارف
 عزابیل الشیخ احمد عبدالحق عن الشیخ
 جلال الدین یاقی بن یحیی عن الشیخ شمس الدین
 توحید عن الخدم علی صابر عن شیخ حاله
 الشیخ فرید الدین مسعود کتب شکر دین فقیر
 لا ارتباط و غیر نیز ہست کہ غال گرامی
 این فقیر را خرقہ دادند و فاتحہ خواندند عن ابیہ
 عن جد عن جد عن جد عن الشیخ نظام الدین
 النازولی عن خواجہ خانہ اللولیاری عن
 خواجہ اسماعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ
 حسن سرمست عزابیل خواجہ سالار
 فاروقی عن شیفہ خواجہ اختیار الدین
 عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ
 نصیر الدین و للذکور فی الکتاب الاخبار
 الاخبار خواجہ خانہ خذ الطریقہ عن
 خواجہ شہاب الدین الناکوری و یقال
 ان خواجہ شہاب الدین شیخ بالصحبۃ
 کلاول شیخ بالبیعة و اندر علم
 ثم الشیخ نظام الدین اولیاء اخذ
 الطریقہ عن الشیخ فرید الدین
 مسعود کتب شکر عن خواجہ قطب
 الدین بختیار الاوشی عن خواجہ

آدم بنوری سے ان کو شیخ احمد السہلادی
 سے ان کو اپنے والد شیخ عبدالاحد سے ان
 کو شیخ رکن الدین سے ان کو اپنے والد
 شیخ عبدالقدوس سے ان کو شیخ محمد بن عارف
 سے ان کو اپنے والد شیخ عارف
 سے ان کو اپنے والد شیخ احمد عبدالحق سے
 ان کو شیخ جلال الدین یاقی بن یحیی سے ان کو
 شیخ شمس الدین ترک سے ان کو محمد
 علی صابر سے ان کو اپنے شیخ اور ماموں
 شیخ فرید الدین مسعود کتب شکر سے اور اس
 فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
 بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ
 پڑھی اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے
 انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ
 نظام الدین نازولی سے ان کو خواجہ سالار
 سے ان کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے ان کو اپنے
 والد خواجہ حسن سرمست سے ان کو اپنے والد خواجہ
 سالار فاروقی سے ان کو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
 عمر سے ان کو خواجہ محمد رساوی سے ان کو خواجہ
 نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخبار میں
 کہ خواجہ خانہ نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین
 ناکوری سے اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین کے شیخ
 ہیں اور یہ شیخ بیت میں فاضل علم ہیں شیخ نظام
 کو اخذ طریقہ سے شیخ فرید الدین مسعود کتب شکر سے
 ان کو خواجہ قطب الدین بختیار الاوشی سے ان کو خواجہ

معین الدین حسن السنجری
 عن خواجہ عثمان ہارونی علیہ السلام شریف
 زندانی عن خواجہ قطب الدین مودود
 الحشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الحشتی
 عن ابی اسحاق الشافعی عن الشیخ علاء الدین
 عن خواجہ ہبیر البصری عن خواجہ
 خدیقہ المشرقی عن السلطان ابراہیم بن
 ادہم البلیغی عن الشیخ فضیل بن عیاض
 عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
 البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
 سہینہ بکسر سین و سکون تسمیہ
 و فتح ہا و آخر ان نون است
 بلکہ است از مضامین فار الخلفہ دہلی
 راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید شاہ
 راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آنکہ
 آبار کرام ایشان ریاست دیار مانک بود
 داشتند آنکہ پور شہری است و پورب
 و اوراکٹرہ مانک پور نیز گویند او وہ
 بفتح الف و بفتح واو و سکون طال ہند
 کہ استقام ہا وار و بلکہ ست عظیم از بلاد
 پورب ساوات بخاریہ قبیلہ است عظیمہ
 از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ
 علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
 چند گاہ در بخارا بودہ است ایشان جلال الدین
 بخاری می گفتند و ساوات بخاریہ نسبت است

معین الدین حسن سنجری سے ان کو
 خواجہ عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف
 زندانی سے ان کو خواجہ قطب الدین مودود
 حشتی سے ان کو اپنے والد خواجہ ابواحمد
 حشتی سے ان کو ابواسحاق شافعی سے ان کو
 شیخ علودینوری سے انکو خواجہ ہبیر البصری
 سے ان کو خواجہ خدیقہ مشرقی سے ان کو
 سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے ان کو شیخ
 فضیل بن عیاض سے انکو شیخ عبد الواحد بن زید
 ان کو حسن بصری سے انکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
 سہینہ بکسرین و سکون تسمیہ و فتح ہا و آخر اس
 کے نون ایک شہر ہے وارا خلفہ دہلی کے
 مضامین سے راجا ہندی زبان میں۔ شاہ
 کو کہتے ہیں۔ اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
 تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ ان
 کے آبار کرام مانک پور کی ریاست کہتے تھے
 مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اسکو
 کرا مانک پور بھی کہتے ہیں او وہ بفتح الف
 بفتح واو و سکون طال ہندی ہے علی ہوی
 ایک بڑا شہر ہے پورب میں ساوات
 بخاریہ ایک قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی
 بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد سے
 چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ
 مدت بخارا میں رہے ہیں انکو جلال الدین
 بخاری کہتے ہیں اور ساوات بخاریہ نسبت ہے

بجلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی
 مشتق از راج یعنی بادشاہی و قتال بسبب
 نفس میگفتند چراغ دلی لقب شیخ نصیر الدین
 بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد و بزرگواری
 یابی بر شہرست منہل از دلی بجانب لاہور
 تارقل شہرست از مضافات دلی گوالیر شہرست
 از مضافات کبر آباد آتش فرغانہ قصبہ است
 از توابع اند جان بخاری بکسرین و سکون جیم
 و کسرانے بمعہ نسبت بسیتان سیتان ا
 زبان عربی بستان و خمر گویند و این تعریب
 است قاذل سین ہذا از لغات تعریب
 است ظاہر نزد فقیر است کہ ہم دلی خمر عثمان
 ہر خواست و ہارونی نسبت باہمت بخلاف
 قیاس مشہور زبان مردم چشتی است بکسر
 جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
 فخریہ ضبط کردہ اند ستمان بکسرین مہملہ
 و سکون مہم و عین مہملہ در شجرات مثل شیخ
 چشتیہ شیخ علو مشاد و بخودی می نویسند
 و متفقینے است کہ شیخ مشاد و شیخ
 علو یک شخص باشد و ظاہر کلام بعضے است
 کہ در سلسلہ شیخ علو است و آن جنس
 شیخ مشاد است علو بکسرین مہملہ و سکون لام
 بتبیر بضم ہا و فتح مود و سکون تہیہ و فتح
 لائے مہملہ مرعشی بفتح مہم و سکون یائے مہملہ
 و فتح عین مہملہ و کسرین بمعہ نسبت

ر
 کلا

جلال الدین بخاری سے راجو نامی نام ہے
 مشتق راج سے یعنی بادشاہی کا و قتال بسبب
 نفس کے ریاضت کہتے تھے چراغ دلی لقب
 شیخ نصیر الدین کا اسلئے کہ دلی میں صاحب ارشاد
 یابی بہت ایک شہر ہے منہل دلی سے لاہور
 تارقل ایک شہر ہے دلی کے مضافات گوالیر ایک
 شہر ہے مضافات کبر آباد سے آتش فرغانہ ایک قصبہ
 توابع اند جان بخاری بکسرین و سکون جیم
 و کسرانے بمعہ نسبت بسیتان اور سیتان کہ دلی
 زبان میں سختان و خمر کہتے ہیں اور یہ تعریب
 اور بدلنا سین کا راسے تعریب کی تغیرات سے
 ہے۔ ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان دکن
 کا نام ہر نو ہے اور ہارونی نسبت اس سے ہے
 بخلاف قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور چشتی بکسر
 جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
 لکھا ہے ستمان بکسرین مہملہ و سکون جیم
 و عین مہملہ مثل چشتیہ کے شجر و بنس شیخ
 علو مشاد و بخودی کہتے ہیں اور اسکا بعض
 یہ کہ شیخ مشاد و شیخ علو ایک شخص
 ہوا اور بعضوں کے کلام سے ظاہر ہے
 کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
 مشاد ہے علو بکسرین مہملہ و سکون لام
 بتبیر و بضم ہا و فتح مود و سکون تہیہ و فتح
 لائے مہملہ مرعشی بفتح مہم و سکون یائے مہملہ
 و فتح عین مہملہ و کسرین بمعہ نسبت

ہر عشق شہریت از نواہج شام و این فقیر
 اتسلخ کرد کتاب عزیز یہ را کہ تصنیف شیخ
 عبد العزیز است و اشتغال و اوراد و صبح و شام
 و اوراد و اسم درتے و عزائم و دعا بخا مذکور
 است از خط ماکشا کر کہ اعظم فضلاء شہر خود
 بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
 عبد العزیز بادت و کثرت تدریس مست از
 بودند و مطالعہ کرم عزیز یہ را در نسخہ کہ شیخ
 یحییٰ حبیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز
 نقل کردہ بود و امہ اعلم و حضرت والد
 بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
 دادند و اتسلخ کرم کتاب مفتاح الغنیض
 را کہ تالیف شیخ حسن طابہرست و علم
 سلوک و آن کتابی است نفیس در باب
 خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتہ
 از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز
 فی العزیزیتہ چون کسی بخواد کہ کسی را تلقین
 ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ وار و
 اگر روزہ بخشنہ باشد اعلیٰ است بہدہ اورادہ بار
 استغفار و وہ بار و درود گویند و بگوید
 سبحان و تعالیٰ کہ بہت موقت است مگر
 ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یا بحق تعالیٰ فرض
 میں است کہ العطلہ حرام ہے
 یک لحظہ زکوۃ یا قیوم ہے و مذہب شیخان حرام است
 حق تعالیٰ میفرماید کہ روزہ یا قیوم

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سار
 اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیز یہ کو جو تصنیف
 شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشتغال و اوراد و صبح و
 شام کے اور اوراد و اسم کے اور تعویذ اور دعائیں
 اسمیں کہنی ہیں ملا محمد شاہ کر کے ہاتھ کی بھی ہوئی
 ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاء میں تھے
 اپنے زمانہ میں اور سب فضلاء شیخ عبد العزیز کے
 کثرت تدریس میں شاہ اور ممتاز تھے اور عزیز یہ کا
 مطالعہ کیا ہے اس نسخہ میں شیخ یحییٰ حبیدی نے
 اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا
 و امہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
 اس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے نکھا
 ہے کہ کتاب مفتاح الغنیض کو جو تالیف شیخ حسن
 کی ہے علم سلوک میں اور وہ اس باب میں بہت
 نفیس کتاب ہے اس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد
 کے پاس پایا میں تبرکات اجداد سے آگے کہ ہے
 شیخ عبد العزیز نے عزیز یہ میں کہ جب کوئی چاہے
 کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہے کہ اس کو فرمائے
 کہ روزہ رکھے مگر روزہ بخشنہ ہو تو بہت اچھا ہے
 اسکے بعد اس سے دن ۱۰۰ غبار استغفار اور رات
 ۱۰۰ درود و شریف پڑھائے اور کہے جو عبادت
 کہ ہے کہ واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
 رات دن یا بحق تعالیٰ فرض میں جو کہ العطلہ حرام
 یک لحظہ زکوۃ یا قیوم ہے و مذہب شیخان حرام است
 اور حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں کہوں اللہ یا و

فقودا و علیٰ جنوبہم یعنی یاد کنند حق
 تعالیٰ رات و روز نشسته و پہلو ملطیف پس
 آدمی ازین سبب حال غالی نیست یا بدل ازین
 یا حق لازمست پس چون ذکر این حسین
 عبادت و حرفت کہ اصلاً ساقط سے ملے شود
 استاد باید کہ اور ایسا موز و گوید کہ دل چپ
 سینہ است بصورت منور لغات فدودور
 وار و بچے بالا دوم پائین و مرد و در بستہ
 شدہ اند برای کشادن در بالا ذکر صبر فرماید
 و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
 نفس می فرماید و مثل دل ہمو آئینہ
 است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گرتی
 باید کہ آنرا آن نہر از مود و لا آئینہ
 لا غراب ساز و قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لکل شیء مصقلۃ و
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و یا مثال
 دل ہمو سنگ آہنی است کہ از دواتش
 بدی آید پس چنان آہن زدن کشیدن
 آتش بیا موز و پس آتش بیرون آید والا
 بشکند و مقصود حاصل نہ شود و غرض
 از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت
 امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ از حضرت
 رسالت پناہ سے امیر علیہ السلام و سلم سوال
 کردند کہ یا رسول اللہ دینی الی اقر بہ طریق
 الی اعد و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

سکھانہ
 ذکر اللہ تعالیٰ
 و یا مثال
 دل ہمو سنگ آہنی
 است کہ از دواتش
 بدی آید پس چنان
 آہن زدن کشیدن
 آتش بیا موز و پس
 آتش بیرون آید والا
 بشکند و مقصود حاصل
 نہ شود و غرض
 از مرشد چارہ نیست
 چنانچہ حضرت
 امیر المؤمنین علی
 کرم اللہ وجہہ از حضرت
 رسالت پناہ سے
 امیر علیہ السلام و سلم
 سوال کردند کہ یا رسول
 اللہ دینی الی اقر بہ طریق
 الی اعد و افضلہا عند اللہ
 و اسہلہا

فقودا و علیٰ جنوبہم یعنی یاد کنند حق
 کرین کھرے اور بیٹے اور بیٹے ہوتے تو
 ان تین حال سے غالی نہیں ہوتا ہے
 سے حق کی یاد لازم ہے توجیب کر ایسی صورت
 اور حرفت سے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی
 کو چاہئے کہ اسکو سکھاتے اور بتاتے کہ
 سینہ کے بائیں طرف سے منور کی صورت
 اسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے
 اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ
 کا ذکر صبر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ
 کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور ملکہ
 مثال مثل اس آئینہ کے ہے جسے رینگا
 ہے اسکے واسطے صیقل کرنا لازم ہے کہ
 وہ سکھاتے اور نہیں تو آئینہ خراب
 ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لکل شیء مصقلۃ و
 مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ یا مثال
 کی مثال حقیق کی ہے جس سے آگ ملے
 ہیں توجیب لوبا بھری پر مارنا سکے اور
 نکالنی سکے اور آگ ملے اور نہیں نکالنی
 اور مطلب برز آگ غرضیکہ مرشد نے
 نہیں چنانچہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم
 اللہ وجہہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دینی الی اقر بہ
 طریق الی اعد و افضلہا عند اللہ و اسہلہا

بعباده فقال رسول الله صلى الله عليه
 وآله وسلم عليك بملازمة الذكر في
 الخلوة فقال علي كرم الله وجهه كيف
 اذكر يا رسول الله فقال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم غمض عينيك واسمع
 مني ثلاث مرات فالنبي صلى الله عليه
 وآله وسلم قال لا اله الا الله ثلاث مرات
 وعلى سميع ثم قال علي كرم الله وجهه
 لا اله الا الله ثلاث مرات بنى صلى الله
 عليه وآله وسلم سمع ثم لقن على
 كرم الله وجهه الحسن البصري رضي الله عنه
 حتى وصل الى يومنا هذا پس بگوید ابراهیم
 بنشیند بطریقی که رگ کیماس بگردید و انگشت
 یعنی ز انگشت پائے راست و انگشت که برابر
 می است زیرا که درین گرفتن دو فائده
 است یکی نفی غول و دوم حرارت دل و این
 هر دو مطلوب اند و همچنین نشیند که چنانچه
 نمازی نشیند و خود بشت بطرف کعبه کند
 او را پیش خود بنشاند و بگوید خرج لا اله الا الله
 زیرا که ناف باید و مدد دراز کشد و نفی ماسوا
 الله تعالی کند که نیست هیچ معبودی و مقصود
 در وجودی مگر حق تعالی تنهائی را را و دعای
 بگوید که نیست هیچ معبودی و متوسط را را و
 غماص بگوید که نیست هیچ مقصود و تنهائی
 را را و دعای غماص بگوید که نیست هیچ معبود

بجاوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم عليك بملازمة الذكر في الخلوة
 فقال علي كرم الله وجهه كيف اذكر
 يا رسول الله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 عليك بالوهم غمض عينيك واسمع
 مني ثلاث فقلت بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم قال لا اله الا الله ثلاث فقلت وعلى
 يسمع ثم قل علي كرم الله وجهه لا اله الا الله
 ثلاث فقلت بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم يسمع ثم لقن علي كرم الله وجهه
 الحسن البصري رضي الله عنه حتى
 وصل الى نو منا هذا لیس کے اُسے
 کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ گنہگار کی طرح دو
 انگلیوں نے یعنی وائین یا نوں کے انگوٹھے اور
 برابر کی انگلی ... اس واسطے کہ اسطور پر نہیں
 دو قائم ہے ہیں ایک غلو کی نفی و دشمنی
 حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں اور اس طرح
 بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھے ہیں اور وہ کہہ کہ طرف پیچھے
 کرے اور اسکو اپنے سانس سے بھٹکے اور کہے کہ
 نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مدد و لے کیساتھ
 اور نفی ماسوئی اور کہے کہ نہیں ہے کوئی معبود
 و مقصود و موجود مگر حق تعالیٰ بتدی کو ارادہ
 عوام بتائے کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو
 ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور متسی
 کو ارادہ خاص ان کو اس کہ نہیں ہے کوئی موجود

[illegible]

بکلمے کہ خود را نیز لقی کند و تا کتب راست
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حقیقی را
از دل کشیدیم و پس پشت می بماند ہم باز دم عید
شد الا افسر را بدل ضرب شد کہ تا سنگ
منوی شکستہ گرد و وقت اثبات مطلوب یا جو
واند کہ بافت تصور کند بلکہ یقین بماند کہ ہم
اثبات می کند و خود را از میان بخشید
یار آمد و در میان ما از میان بزعامت

اما مقصود کلی آنست کہ ہم معنی کلمہ در دل
البتہ باید تا کتب و عید و در شاید من ذکر فی
بالغفلة ذکر تہ باللعنة و اذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبنا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الحق ثم الطريق در حق
الشیان است و بلائی نفی خواہد اتری تمام
دار و بلکہ حضرت سلطان الموحیدین و برہان
العاقلین حجة المتوکلین شیخ جلال الحق
والشہداء والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف نامی قدس سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہر او دیدہ میشود مشاہد حق سبحانہ و تعالیٰ
است و در پرودہ آب و گل و اما صورت
مرشد کہ در خلوت نموداری شود آن مشاہدہ
حق تعالیٰ است بے پرودہ آب و گل کہ آن را
خلق آدم علی صورۃ الرحمن و من

بکلمہ کہ خود را نیز لقی کند و تا کتب راست
برساند کہ آن اشارت می کند کہ غیر حقیقی را
از دل کشیدیم و پس پشت می بماند ہم باز دم عید
شد الا افسر را بدل ضرب شد کہ تا سنگ
منوی شکستہ گرد و وقت اثبات مطلوب یا جو
واند کہ بافت تصور کند بلکہ یقین بماند کہ ہم
اثبات می کند و خود را از میان بخشید
یار آمد و در میان ما از میان بزعامت

یہاں تک کہ اپنی بھی نفی کرے اور وائیں
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقیقی
کو میں نے دل سے نکال دیا اور پس پشت ہم باز
دم نیلے الا افسر کی ضرب سخت زد و پس
لگاتے کہ بت باطن کا لوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کہ اپنے ساتھ جانے بلکہ یا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے
اولیٰ تین در میان سے نکال دے

یار آمد و در میان ما از میان بزعامت
مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی و پس فرم
ہوں تا اس عید میں نہ آجائے کہ من ذکر فی
بالغفلة ذکر تہ باللعنة و اذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبنا اولیٰ مطلب کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اُس کے بعد
ذکر کرے الحق ثم الطريق انہی کے حق میں
اور نفی خطرات کیلئے بہت اتر جاتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحیدین و برہان العاقلین
حجة المتوکلین شیخ جلال الحق والشہداء والدین
مخدوم مولانا قاضی خان یوسف نامی قدس
سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد
ظاہر و بکلی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ و تعالیٰ کلمے بے پرودہ آب و گل کے
از اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن و من

را بقدر رانی حق و درست شد

شعر

گر تکی ذات خدای صورت انسان بین
ذات حق را آشکارا اندر و قتل بین
و نیز خط سیم و مذ که تیار بر سر طریقت
رضوان الله علیهم اجمعین اجماع کرده اند که
بهم حق تعالی بدو چیزی شود که ذکر دوم
که شکی باز فرمودند که ذکر علی اختیار کنند
بسیار که شکی حاجت نیست بلکه مقدار ربعی از
عظم خالی دارد و در غل و خور و نامرغ خشک شود
و غل و باغ پیدا نیاید و چون از ذکر علی فارغ
شود یا مانعی پیش آید بذكر خفی که پاس نفاس
است مشغول شود و دوام شغل مبتدی هم
بذكر خفی که پاس نفاس است میسر می آید و
طریق او است که هر می که خارج می شود لا اله
بگوید و هر می که داخل می شود لا اله تقوی
کنند و این دم را ربط ببل است و بسبب
آن دل را کشید که فریاد قیامت برسد
خواهد شد که دمها را کجا صرف کردی پس اگر در
لا و حق تعالی صرف کرده باشد خلاص باشد

شعر

هر یک نفس که میرود از عمر گوهری است
کانرا خراج ملک و عالم بود بسیار
پسند کاین خزانه دوی را بیکان بیاد
انکه روحی بجاک تهیدست و مینوا

را بقدر رانی الحق است حق و درست شد

شعر

گر تکی ذات خدای صورت انسان بین
ذات حق را آشکارا اندر و قتل بین
اوریه می فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت
رضوان الله علیهم اجمعین کا اجماع ہے اس پر کہ
وصول حق تعالی کا دو چیز ہے ہوتا ہے ایک فکر
دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص فکر علی کرتا
جنا سکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں
ہے بلکہ جو حق تعالی پیٹ خالی رکھے اور کھی کھائے
کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور باغ میں خلل
نہ آجائے اور جب ذکر علی سے فارغ ہو یا کوئی
مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس نفاس
ہے مشغول ہو اور دوام شغل مبتدی کو بھی ذکر خفی
سے کہ پاس نفاس ہے میسر ہو سکے اور اسکا
طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا اله کہے اور
جو دم داخل ہو لا اله تصور کرے اور اس
دم کو دل سے ربط ہے اور اس کے سبب
ذکر ہو جاتا ہے فریاد قیامت کو پوچھا جائیگا
کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جواب حق تعالی
میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوهری است
کانرا خراج ملک و عالم بود بسیار
پسند کاین خزانه دوی را بیکان بیاد
انکه روحی بجاک تهیدست و مینوا

۹
سجود بیکجا
حق کو بیکجا
۱۰
جسٹس
۱۱
جسٹس
۱۲
جسٹس
۱۳
جسٹس
۱۴
جسٹس
۱۵
جسٹس
۱۶
جسٹس
۱۷
جسٹس
۱۸
جسٹس
۱۹
جسٹس
۲۰
جسٹس

قال للشياخ رحمه الله النفس هي
الاكبر من معنى بزرگے نیز فرموده

شعب

تا یک نفس از نفس تو پیوسته
برود که دل ز دیو غوغا ست منور
قال الله تعالى فاذا قرأ القرآن فاستمعوا
لصوته یا کنید صدائے غز و بل را یاد کردنی بسیار
پس یکے از خصایف ذکر آنست که هیچ وقت
منع نیست بلکه همه اوقات با حمد راست
نعل است از حضرت بندگی شیخ عبد
قدس سره العزیز که مرافق بودند که پس
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین
عاجی قدس سره العزیز می گفتند که
اول ذکر هر روز ده سال کفتم از شام
تا صبح و از صبح تا شام فائده که در ذکر یا ختم
در هیچ عبادت نیافتم چنان ختم قرآن میکردم
کتر از سه ختم میکردم و چون نماز می گزارم کمتر
از هزار رکعت نگذاهم و چون دعوات
اسما میگردم کمتر از یک بار نخواندم فاما
مغز که در ذکر و دیم در هیچ از اینها ندیدم
ومی باید که ذکر از گناهان توبه کست تا
زبان و دل آلوده نام حق تعالی نگذیرد
و می گوید شد ما سوتی موسی که بگویند گاهان
امت خود را یاد کنند شمار آلودگی پس
به شکر من سون بخود و ام به ذات خود

و انما الله بهم مدبر و انما الله بهم مدبر
اسی معنی می آید کسی بزرگ است معنی فرموده

شعب

تا یک نفس از نفس تو پیوسته
برود که دل ز دیو غوغا ست منور
فرمایا الله تعالی که ذکر قرآن را یاد کردنی بسیار
یعنی با صدای ذکر و کز میت است و ذکر آنست که
همه است به معنی کسی وقت نشنیده پس
وقت ثواب پادشاه است حضرت بندگی
شیخ عبدان قدس سره العزیز که تلمیذ فرمایا
پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سره العزیز فرمائی که ذکر تبارک و تعالی
صبح تا شام کفتم شام تا صبح یک
مین می خواندم و ذکر می یاد و کسی عبادت پس
پایا حب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو میں سے
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہر رکعت میں
بڑھتا تھا اور جب دعوات پڑھتا تھا تو ایک بار
بار سے کم نہ کرتا تھا مگر و مگر اور فائدہ ذکر میں
دیکھا ایسا انہیں کسی میں نہ دیکھا اور چاہے
کہ فکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان
اور دل آلودہ سے حق تعالی کا نام نہ
اس لئے کہ حضرت موسی علیہ السلام کو
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہ کا وزن
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں
میں نے اپنی ذات کی قسم کھاتی ہے

۵۵
شیخ محسن
بزرگوار
فرموده
تا یک نفس
از نفس تو
پیوسته
برود که
دل ز دیو
غوغا ست
منور

پس بدل اندیشہ اللہ حاضر
 اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
 ہمیشہ حق تعالیٰ را با خود و خود را با حق تعالیٰ و اند
 جدائی از خدا محال است قال اللہ تعالیٰ فی
 انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہائے
 شماست پس چرا نمی بینید حق تعالیٰ
 لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
 اما طلت بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انما یکل
 شیء محیط یعنی دانا و آگاہ ہش بدرستیکہ
 آن حق تعالیٰ بہر شے میا است چنانچہ
 اما طلت روح با جسد کہ هیچ جزئی از اجزائی
 جد نیست کہ روح با آن نیست با آن ہم
 نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
 است و نہ داخل فائدہ چون خواب کہ
 اربعین بنشیند میا کہ چون پایے رست
 درون حجرہ بندہ تعویذ و تسمیہ بگوید و
 قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
 پائے چپ روں حجرہ بندہ و بگوید انت
 ولی فی الدنیا و الاخرۃ کن لی مکنت
 لحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللهم
 ارزقنی حبک فی شغف و لجزئی عیالک
 و عیالک و اجعلنی من الغلصین اللهم
 اع نفسی بجزایات ذلتک یا انیس
 من لا انیس لہ رب لا تذرنی
 فردا وانت خیر الوارثین

پس ان میں خیال کرے ایمان سے ازاد نہ رہے
 سے اللہ ساقی ہے ہمیشہ حق تعالیٰ الو ساتھ اپنے اہل
 شہین ساتھ حق تعالیٰ کے مابین جدائی نہست
 ہے کہا اللہ تعالیٰ نے و فی انفسکم افلا تبصرون
 یعنی تمہارے دلوں میں ہے کہ میں نہیں دیکھتا اسلئے
 کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے ہر چند لطافت زیادہ
 قدر اما طلت زیادہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الا انما یکل
 شیء محیط یعنی آگاہ کہ تحقیق حق تعالیٰ ہست کا
 محیط ہے روح کا اما طہ سم کیساتھ ہے کہ جسم کا
 جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اسکے نہیں ہر باوجود
 اسکے نہ متصل ہر نہ منفصل ہر نہ خارج ہر نہ داخل ہر
 فائدہ جب چاہے کہ چلے میں بیٹھے تو
 چاہے کہ پہلے وایان پاؤں حجرہ
 میں رکھے آعوذ اور لبم اللہ پڑھے
 اور قل اعوذ برب الناس میں لکھ پڑھے
 پھر بایان پاؤں حجرہ میں رکھے
 اور کہے انت ولی فی الدنیا و الاخرۃ
 کن لی مکنت لحمد علیہ السلام
 وارزقنی محبتک اللهم ارزقنی حبک فی
 شغف و لجزئی عیالک و عیالک و اجعلنی
 من الغلصین اللهم اع نفسی بجزایات
 ذلتک یا انیس من لا انیس لہ رب
 لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین
 لشکل کلک فی موتی و در از غفلت شغف کہیم تہم
 آباد جنتی موتی اللہ! اصلہا سوزہ کہ شغل کہ در جنتی

پس در مصلیٰ بایستد مستقبل قبلہ است و یک بار از جهت وجہی للذی فطر السموات والارض خنیفا وانا من المشرکین بخواند پس دو رکعت نماز اجلال اسم تعالیٰ بگزارد و در رکعت اول بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی و در رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد فراغ سربسجده نہد و این دعا بخواند
 اللهم کن لی ایسا فی خلقی و معینا فی وحدتی اللهم اجعل خلقی هذا مرجئا لثبوتک و وفق لمتحب ترضی
 اللهم انی اعوذ بک من مخطک و اسألك رضاک اللهم جنبنی اذا عید الهوی
 اللهم اکشف الخفاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتی اشاءد جلالک لا اله الا الله پس دو گانہ ہائے مذکورین بگزارد و یک دو گانہ بروح ماورویہ اگر وفات یافتہ باشند و الاسلامتی ایشان بگزارد و چہار رکعت بیک سلام نیست بگزارد و در ہر یک رکعت بعد از فاتحہ پنج بار سورہ اخلاص و پچگان بار معوذتین تا بار یافتہ کلمہ بعدہ در ذکر خفی و اثبات باادہ خاص الخاص یعنی ملامت مشغول شود و گاہ ہذا کہ اسم ذات بلا حلقہ و منسوب ملاحظہ

پس مصلیٰ بہ قبلہ رو کمر اہوار الین بڑھے آں وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض خنیفا وانا من المشرکین پھر دو رکعت نماز اجلال اسم تعالیٰ بڑھے پہلی رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے بعد من الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سربسجده اور یہ دعا پڑھے اللهم کن لی ایسا فی خلقی و معینا فی وحدتی اللهم اجعل خلقی هذا مرجئا لثبوتک و وفق لمتحب ترضی
 اللهم اعوذ بک من مخطک و اسألك رضاک اللهم جنبنی اذا عید الهوی
 الغطاء عن عینی وارفع الغین عن قلبی حتی اشاءد جلالک لا اله الا الله پھر دو گانہ جن کا ذکر ہو چکے پڑھے اور ایک دو گانہ مان بایستی روح کو اگر وفات پا گئے ہوں پھر اور نہیں تو ان کی سلامتی کیلئے پڑھے اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں سے اور پانچ بار یا خراج کہ بعدہ ذکر تنفی و اثبات ساتھ ارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود کے مشغول ہو اور کسی ذکر اسم ذات کرے ساتھ ملاحظہ اور منسوب ملاحظہ کے اور

واسطہ مشغول ماند و چنانکہ یک لحظہ ذکر فی اثبات عالی نما
 مذکر و حال مضبوط اکل و تصور آن باشد ہتر موسیٰ
 علیہ السلام غرت جل جلالہ مناجات کرد کہ الہی بچہ
 اوقات یاد کردن سے تو ہم گرو وقت دریا نیمانہ
 دوم حالت جنابت قرآن شہاد ذکر فی محل
 حل یعنی یاد کن مراد ہر طائے پس درین وقت
 ہم از تصور خالی نباشد کما قالت عائشہ رضی
 اللہ عنہا کازلہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بیکر اللہ علی کل حال احیان یعنی ذکر بر
 و نوع است یعنی بدل دوم بزبان اول
 اعلیٰ است و ہمیں مراد است بحدیث و قولہ
 تعالیٰ اذکرها للہ ذکر اکثر اذ ان است کہ
 فراموشی بکنند خلای تعالیٰ را و بیچ جائے و بود
 مرنی راحلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیبے کامل امین
 و نوع مگر در حالت جنابت و دخول خلا ہیں
 بدستی کہ آن حضرت قنار مسکرو در آن دو
 حال بنوع آنکہ نیست اثر در آن مرحبات یا
 یعنی بدل یا مسکرو و ہما زین جہت وقتیکہ
 بیرون سے آمدی از خلائے گفتی غفرانک
 پس حالت خلا ہمیں فکر و خیال شکستگی خود و ہلکی
 حق تعالیٰ کافی ست مابین عین ذکر است بد ا کہ
 ذکر برائے کشف قبور اول چون در مقبرہ در آید
 دوکانہ بر جح آن بد گوارا و اکند اگر سورہ فتح یاد
 باشد در اول رکعت بخواند و در دوم اظہار اللانہ
 و در رکعت پنجم پنج بار

واسطہ کے مشغول سے چنانچہ ایک لحظہ ذکر فی اثبات
 سے خالی نہ ہے یہاں تک کہ وضو کی وقت اور کھانیکہ وقت
 اس کے تصور میں ہے ہتر موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جل
 جلالہ میں مناجات کی کہ الہی میں سب وقت تجھ کو یاد کر سکتا
 ہوں مگر وہ وقت ایک تو باغمانہ کی وقت اور ایک جب
 غسل کی حاجت ہو حکم ہوا ذکر فی محل حل
 یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اس وقت بھی تصور
 خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کازلہ صلی اللہ علیہ وسلم بیکر اللہ علی کل
 حال احیان یعنی گرو قسم ہے ایکٹل سے و مرزبان
 اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی
 مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکرها للہ ذکر اکثر
 اور وہ یہ ہے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جا
 اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دخول قسم
 میں کمال تھا مگر حالت جنابت و داخل ہونے
 بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ وقت آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم پر اختصار کرتے تھے اسی قسم پر
 حسین جنابت کو داخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور
 اسی سبب جب بیت الخلا سے باہر آتے تو فرماتے
 غفرانک پس حالت خلا میں ہی فکر و خیال کہ شکستگی
 واسوگی اپنی اور مایکی حق تعالیٰ کے کافی ہو اور عین
 ذکرے ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف قبور کے واسطے
 اول جب مقبرہ میں گئے دوکانہ ان بزرگ کی سورہ کسور
 پڑھے اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے و دوسری
 میں سورہ اظہار اللانہ و در تیسری رکعت میں پنج پنج بار

انخلاص خواند و بعد از پشت و پیشیند یکبار کثرت
 الحسری یعنی سہ ہزار وقت یا رت کی خاند چنانکہ سور
 ملک غیر ذالک بعد قل گوید پس انداختہ باز وہ بار سور
 اخلاص کی اندوخم کند و بحیر گوید و بعد ہفت کثرت
 طواف کند و ان بحیرہ خواند و آغاز از راست بکند
 بعد طرف پامان خسارہ ہند و بیاید نزدیک و
 سمت نشیند و گوید یا رب است و یحبار و بعد
 اول طرف آسمان گوید یا روح در دل خرب کند
 یا روح الروح ما و ام کہ الشرح یا بدین ذکر
 بکند انشاء اللہ تعالی کشف قبور کشف ارواح
 حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان حشمت قدس
 اسلام کہ از بعض اولاد شیخ نظام مارولی رسیدہ
 است کہ چون ہمیشہ پیش آید مرویات و مذکورہ
 صفات و در و قبلہ نشیند اول وہ مرتبہ و در خواجگان
 بعد از ان رسیدہ شصت بار این عالا ہلجا و لا یجی من اللہ
 الا الیہ بخواند پس انان سمیعہ شصت مرتبہ سورالم
 نشر خواند پس باز و عار مذکور سمیعہ شصت بار
 بخواند پس وہ مرتبہ در و خواند ختم تمام کنند و بر قدر
 شیرینی فاتحہ تمام خواجگان حشمت مکرر بخواند و حاجت
 از خدا تعالی سوال نمایند ہمین طور سہ روز بخواند و باشد
 انشاء اللہ تعالی در ایام معدود مقصود کجول انجامد
 و اما طریقہ سہروردیہ در و یار ہندستان از بہت
 مخدوم بہا والدین ذکر یا شائع شدہ و طرف
 از بہت طبع نجیب الدین بزرگوش دین خیرا
 تہذیبی حلال دم خدمت فی الملک ہاشم بن علی بن ابی طالب

ذکر طریقہ ختم خواجگان حشمت قدس اولاد سراج

طریقہ سہروردیہ

انخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف ہٹ کر کے بیٹھا
 ایک بار اتیہ الحسری یعنی سہ ہزار وقت کو وقت
 پڑھتے ہیں۔ جیسے سورہ ملک اخلاص کے سوا بعد ازل کے
 بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے
 اور بحیرہ کے بعد سات دفعہ طواف کرے اور آئین بحیرہ
 پڑھے اور شروع و آئین طرفے کرے پھر باؤں کی طرف
 خسارہ رکھے اور نزدیک مسیت منہ کے بیٹھے اور کہے
 یا رب اکیس دفعہ بعد کا دل طرف آسمان کے کھینچ کر
 اول میں ضرب کرے یا رحم الرحیم جینک کہ انشاء
 اللہ یہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالی کشف قبور و کشف
 ارواح حاصل ہوگا۔ اور طریقہ ختم خواجگان حشمت قدس
 اسلام کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین مارولی سے
 اس طرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے دفعہ
 کرے و در قبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ و در و شریف پڑھے
 اسکے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے لا اہلجا و لا یجی
 من اللہ الا الیہ بعد اسکے تین سو ساٹھ بار الم نشر
 پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا پڑھ کر پڑھے
 پھر دس دفعہ در و شریف پڑھے اور ختم تمام کرے
 شیری شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان حشمت تمام
 سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالی سے عرض کرے
 اسی طرح روز کرے انشاء اللہ مقصود میں مقصود
 حاصل ہوگا بیان طریقہ سہروردیہ۔ یہ طریقہ ملک ہند
 میں مخدوم بہا والدین کر باکی بہت شائع ہے
 اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزرگوش
 کہتے ہیں اور اس فقیر کو

بہرہ کے ازین مشہرہ ارتباط واقع است
 پس ارتباطین فقیر والد خود شیخ عبد الرحیم
 قدس سرہ عن شیخ عطفہ اللہ وکما ہو بآبادی
 عن ہمدانی عن شیخ عبد الرحمن عن شیخ
 سید روح بن نجی عن اسیر صدر الدین
 و جو قتل عن شیخ اسیر صدر الدین عن شیخ
 جہان بن علی عن شیخ زکریا بن ابی الفتح عن
 ابی یوسف عن صدر الدین عن اسیر الدین
 جہان بن علی عن شیخ الشیوخ شہاب الدین
 عمر شہر مدنی و یضامین فقیر خرقہ از دست
 ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابی عبد الرحمن
 الشیخ لہجہ نقاشی عن الشیخ لہجہ نقاشی
 عن سید عنجد عن الشیخ عبد الوہاب
 الشیخ و وہو لبسہا من بد شیخ الاسلام
 زکریا بن محمد انصاری و ادخی لہ الغدیم
 لبسہا من بد الشیخ لہجہ نقاشی
 علو بن محمد میاطی الشہیر بالزیانی لبسہا
 من بد الدین بن زبانی بکر بن محمد الخوافی عن
 الوصایہ القدسیہ لبسہا من بد الشیخ
 نور الدین محمد الرحمن المصر لبسہا من
 بد الشیخ جمال الدین یوسف الکدانی لبسہا
 من الشیخ منجم الدین الشافعی و نجم الدین
 الاصفہانی لبسہا عن الشیخ نور الدین
 عبد الصمد الطبری لبسہا عن الشیخ
 نجیب الدین علی بن بزغش لبسہا

ان دون شہوں سے ارتباط ہے پس ارتباط
 اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ
 شیخ عطفہ اللہ اکبر آبادی سے انکو اپنے والد سے
 ہے واداشہ عن عبد العزیز سے انکو سید عبد الوہاب بخاری
 سے انکو سید صدر الدین راجو قال سے انکو شیخ جمال
 سید جمال الدین مخدوم جہانیاں سے انکو شیخ زکریا
 الدین ابوالفتح سے انکو اپنے والد شیخ صدر الدین
 سے انکو اپنے والد شیخ بہاؤ الدین زکریا سے
 انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے
 اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی
 کے ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے شیخ احمد نقاشی
 سے انہوں نے شیخ احمد شادوی سے انہوں نے
 اپنے والد ان کے واداشہ عن عبد الوہاب شعراوی
 سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ
 الاسلام زکریا بن محمد انصاری کے ورحی لہ
 الغدیم لبسہا لبسہا لبسہا لبسہا لبسہا لبسہا
 سے فقیہ علی بن محمد میاطی عرف رلبانی سے
 انہوں نے ہاتھ سے ابو بکر بن محمد خوافی صاحب
 وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ
 نور الدین عبد الرحمن مصری سے انہوں نے
 شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے انہوں
 نے شیخ صاحب الدین شمشیری و نجم الدین اصفہانی
 کے ہاتھ سے انہوں نے شیخ نور الدین عبد الصمد
 طہری کے انہوں نے شیخ نجیب الدین
 علی بن بزغش سے انہوں نے

من المعروف بالله الشيخ شهاب الدين
 عمر السهروردی روح الله وادواهم
 ورحمناهم فقد حصل لما وجه الثاني
 الخرق السهروردی والد علم والشيخ
 عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردی
 له جثمان واحد هما النابلس الخرقه عن عمر
 القاضی جليل الدين عمر بن محمد المعروف
 بعمویر بلایه من ذلک العمر محمد بن
 عبد الله سعد من الشيخ اخی فرج الزنجانی بد
 الحمد مشارکة تدریج بلایه من شیخ
 الاسود بن یحیی بلایه من المشارکة
 وبلایه من الخرقه الزنجانی بلایه من
 الخرقه زندی بلایه من الی عبد الله محمد
 جعفر الشبازی بلایه من الی محمد
 یحیی بن احمد بغدادی بلایه من الخرقه
 وبلایه من السهروردی بلایه من الخرقه
 بغدادی وبلایه من الخرقه من الخرقه
 عبد الحمید السهروردی عن الشيخ احمد
 القزازی عن الشيخ ابی بکر النابلس عن الشيخ
 ابو القاسم اکبر کانی عن الشيخ ابی العتقان
 الخرقی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی
 السهروردی عن ابی القاسم بن محمد
 السهروردی فی النفاذ نقد من الخرقه
 طبعه المشرع شیخ شهاب الدين عمر السهروردی
 نسبت نقد الموقم بنید من الخرقه

وادواهم شيخ شهاب بن سهروردی روح
 روح وادواهم ورحمناهم تدریج من الخرقه
 خرقه سهروردی کی تدریج وادواهم
 شيخ عارف بالله شيخ شهاب الدين عمر السهروردی
 نے دو جہین میں ایک تو انہوں نے بہت خرقہ
 اپنے چچا قاضی رحیم الدین عمر بن محمد عرف عمر
 سے انہوں نے اپنے والد عمر محمد عمر بن محمد
 سعد سے اور شيخ اخی فرج زنجانی و دو جہین کے
 ہمد شاکیت میں انہوں نے اپنے والد شيخ عمر
 اسود بن یحیی سے بہت سے منہ و دیوانی
 سے اور فرج زنجانی سے انہوں نے اور
 بن زندی سے انہوں نے ابو عبد الله محمد بن جعفر
 شیری سے انہوں نے ابو محمد حکیم بن احمد
 بغدادی سے اور مشارکہ بلایه سے والد
 بقا کہ بنید بغدادی سے اور دوسری جہت
 شيخ شهاب الدين عمر سهروردی کی یہ کہ انہوں
 نے یقین پائی اپنے چچا ابو حمید سهروردی سے
 انہوں نے شيخ احمد غزالی سے انہوں نے
 شيخ ابو بکر نسل جہ سے انہوں نے شيخ ابو
 کرکاتی سے انہوں نے شيخ ابو عثمان غزالی سے
 انہوں نے ابو علی کاتب سے انہوں نے
 ابو علی رود باری سے انہوں نے ابو القاسم
 بنید بغدادی سے لغات میں فرغانی سے
 نقل کرکے شيخ المشرع شيخ شهاب الدين عمر السهروردی
 نسبت خرقہ بلایه بنید بلایه کی ہر جہت

واز بنید تا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 بصیرت نسبت داده است نہ بخرقه اما شیخ
 محمد الدین بغدادی در کتاب تحفہ البرہ احمدہ است
 کہ نسبت خرقہ متصل است بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم بحديث درست متصل منيف اي اي قول
 والحق تعالىٰ السهروردی داین فقیر اوراد و شتال
 و اعمال طریق سهروردیہ اخذ کرد در ضمن
 عوارف المعارف عن الشيخ أبي طاهر عن
 ابي الشيخ ابراهيم الكندي عن احمد
 القشاش عن احمد الشاذلي عن ابي
 عن عبد عن الشيخ عبد الوهاب
 الشحروري عن الزين زكريا عن الحافظ
 شهاب الدين احمد بن حجر العسقلاني
 عن ابي الحسن بن ابي الجلال مشق عن
 النقي سليمان بن حمزة المقدسي عن الشيخ
 القدوة الشيخ شهاب الدين عمر
 السهروردی در ضمن وصایای قدسیہ
 رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذكور
 الى شيخ زين الدين دميًا بكسر الدال
 المهملة وقيل بكسر الدال المعجمة وسكون الميم
 وتخفيف الحقة بلد مشهور مصر كان يقيم
 الكاف العجمية قبيلة من الاكراد نظري
 بفتح زون و طائے هملة كثرات كمي
 فمدى جوهرت شیخ کلیم شایبان ابی عتہ اللہ علیہ
 کے تقریرات اور کلمات قدسیہ قیمت ۱۸

اور بنید سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
 صحت نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی
 مگر شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب
 تحفہ البرہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
 ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
 متصل منيف سے انتہی تین کہنا ہوں حق
 وہی ہے جو سهروردی نے کہا ہے اور اس
 فقیر نے درود وظیفہ و شغل و اعمال طریق سهروردی
 کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے
 شیخ ابو طاهر سے انہوں نے اپنے والد شیخ
 ابراہیم کندی سے انہوں نے احمد قشاش
 سے انہوں نے احمد شاذلی سے انہوں نے
 اپنے والد سے انہوں نے انکے والد سے انہوں نے
 شیخ عبد الوہاب شمرادی سے انہوں نے زین
 زکریا سے انہوں نے حافظ شہاب الدین احمد
 بن حجر عسقلانی سے انہوں نے ابو الحسن
 بن ابوالجود مشقی سے انہوں نے تقی سلیمان
 بن حمزہ مقدسی سے انہوں نے شیخ پیشوا
 شیخ شہاب الدین عمر سهروردی سے اور وصایا
 قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوافی کا
 سند مذکور ہے شیخ زین الدین تک دمیاد کبر
 دال ہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور
 سکون میم اور تخفیف یائی تخفیفہ ایک تہ مشہور ہے
 گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کرودون
 میں سے نظری بفتح نون و طائے ہملہ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

اللهم لا تشمت بي عدائي ولا تستولي مديني
ولا تقبل مصيبي في ديني ودنياي ولا تقبل
الدنيا الكبري ولا مبلغ علي ولا تسلط علي من
لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم
ثم يقول اللهم ما أصعب بي من نعمته أو يبعد
من خلقك ثمتك وحدك لا شريك لك
فلما الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا ينتهي
له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا جزاء لقائله
ألا رضاك ولك الحمد طرقه عند كل عين و
تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يواسي
الحمل ويكافي مزيدا ثم يقولوا سبحان الله
وحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزيادته
ومداد كلماته ما تيسر أن يجدوا فرددوا
سبحان الله وحمده أضعاف مائة
جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى كما ينبغي
لكرم وجه بنا وعز جلاله لا اله الا الله
أضعاف مائة ويهمل جميع خلقه وكما يحب
وبنا ويرضى كما ينبغي لكرم وجه بنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم أضعاف
مائة وعيد جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى
كما ينبغي لكرم وجه بنا وعز جلاله

اللهم لا تشمت بي عدائي ولا تستولي مديني
ولا تقبل مصيبي في ديني ودنياي ولا تقبل
الدنيا الكبري ولا مبلغ علي ولا تسلط علي من
لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم
ثم يقول اللهم ما أصعب بي من نعمته أو يبعد
من خلقك ثمتك وحدك لا شريك لك
فلما الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا ينتهي
له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا جزاء لقائله
ألا رضاك ولك الحمد طرقه عند كل عين و
تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يواسي
الحمل ويكافي مزيدا ثم يقولوا سبحان الله
وحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزيادته
ومداد كلماته ما تيسر أن يجدوا فرددوا
سبحان الله وحمده أضعاف مائة
جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى كما ينبغي
لكرم وجه بنا وعز جلاله لا اله الا الله
أضعاف مائة ويهمل جميع خلقه وكما يحب
وبنا ويرضى كما ينبغي لكرم وجه بنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم أضعاف
مائة وعيد جميع خلقه وكما يحب بنا ويرضى
كما ينبغي لكرم وجه بنا وعز جلاله

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

ثم صلوا سنة صلاة الصبر كعنين يقرأ
في الأولى بعد الفاتحة قل يا ايها الكافرون
وفي الثانية قل هو الله ثم يقول سبحان
الله سبحان سبحان الله العظيم وبحمده استغفر
الله مائة مرة أو ما تيسر ثم يصل على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ما تيسر ثم يقرأ الدعاء
الماثور بين السنة والفرص اللهم اني
أستلك رحمة من عندك تهدي بها
قلبي ويجمع بها امري وتلم بها شعشي و
تصلم بها ديني وتقصي بها ديني وتحفظ
بها غايتي وترفع بها شاهدي وتبيض
بها وجهي وتزكي بها عظمي وتلهمني بها رشدي
وتزود بها الفنى وتغنني بها من كل سوء
ذكره في العوارف ثم يصل الفرض بالجماعة
ثم يقرأ اولها التي تتضمن الفوائد الكلية
معروفة محفوظة للفقراء وتعلم منهم
ثم يقرأ حزب المعهود ثم يشتغل بذكر
لا اله الا الله على وجه الذي تلقن وكما
قيل له بان حروف الذكر تأخذ بعجم غار
الحروف وليقل بلمة قوية بطايطا طاسه
الى فوق مر من وعبرج لا اله الا الله

حضرت شیخ کلیم امین ایمان آبادی رحمۃ اللہ علیہ مشیتہ نظامیہ سلسلہ کے جید بزرگ اور متبحر عالم اہل اہل قدس صفت تھے
سوا اسبیل کلیمی سے ترمیمار و واپکی معرکتہ الاراضیف ہے جس میں ات و صفات امور و شہود علم و حقیقت دی سلسلہ
قدی و صفت کلام الہی و نسبہ مشکل اور دقیق مسائل کو خوبی اور اختصار کیساتھ بیان فرماتے ہیں جو یکے
تلق رکھتا ہے نیز مضمین کیلئے فرضی اعتراضات کے نہایت معقول جوابات دیتے ہیں قیمت المرقہ

پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی
رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور
دوسری میں قل هو الله کبر کہیں سبحان
الله سبحان سبحان الله العظیم وبحمده استغفر
الله ایک سو دفعہ یا جبکہ ہو سکے پھر درود پڑھیں
رسول امہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبکہ ہو سکے
پھر پڑھیں و عار ما نوره و درمیان سنت و فرض کے
اللهم انی استلک رحمة من عندک تهدي بها
قلبي ويجمع بها امري وتلم بها شعشي وتصلم
بها ديني وتقصي بها ديني وتحفظ بها غايتي
وترفع بها شاهدي وتبيض بها وجهي وتزكي بها عظمي
وتلهمني بها رشدي وتزود بها الفنى وتغنني بها من كل سوء
اسکروان
میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے پڑھے جنہیں
فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقرہ کہ
یا وہیں اُسے سیکھ لے پھر پڑھے حسب معمول
پھر مشغول ہوا لا اله الا الله ذکر سے جس طرح تلقین
کیا ہے اور جیسا کہ سہا ہے اُس سے کہ
حروف ذکر کے مخرجوں سے کے نکالے
اور خوب ہمت سے کہے سر کو جھکائے اور
ناف کے اور وہاں سے لا اله الا الله

نفس کے اور وہاں سے لا اله الا الله

و هو محل ظهور النفس و لا الاله الا
 المتكبر لا يعين ناظر القلب الى كبرياء الله
 و عظمته لتصفو النفس بميل الى
 الايمان لا يسير و يقرب الى الله بالتدريج
 القوي على القلب الحمر الصنوبر
 الشكل المودع في الجانب الايسر تحت
 الثدي الايسر جنب عظمة الصدر
 بحيث تؤثر في القلب و تقبل حرارت
 النار الذكرا الى القلب و تدور بالتحمة
 التي فوق القلب و لها رائحة مخصوصة
 حيز الاحتراق و الذوبان و تتبع
 تلك النار نور فلذلك النار نور نار
 غلي و نور يجلو فاذا اثنان و نور
 في جوف القلب في الدم الغليظ الذي
 في وسط القلب هو منبع الحياة الحيوانية
 و منسحري انحاء الدماء في الشرايين
 الى الاعضاء تصرف في البخار اللطيف
 الذي يتكبد الدم الساكن في الاعضاء
 و ذلك البخار هو الروح الحيواني و هو
 النفس الا انسانية التي هي مركب
 الروح الانساني فاذا تصرف الذكر
 في ذلك البخار فقد تطفئ في النفس
 و النفس سارية في جميع البدن
 و هي تامة و حرة و مابى كالتصديق و مسانحة
 في كل و من غير ادراك في النار الا في النار

اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی جھجک لگے
 لا الہ کو دائیں مونڈ سے تک نظر کرتا ہوا
 دل سے اس کی کبر و عظمت کو تاکہ مافوق
 نفس اور میل وے سر کو بائیں طرف
 اور الا الہ کی ضرب خوب شدت سے قلب
 لحمی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں نشان
 کے نیچے سینکے برابر لگاتے ایسی حیثیت
 کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کے آگ کی حرارت
 قلب کو پیچے اور پگھل جائے چربی جو دل پر
 ہے اور اس کی ایک خاص نوع
 ملنے کے وقت اور پھلنے کے وقت اور اس
 آگ کے پیچے نور ہے تو ذکر کے لئے نار
 بھی ہے نور بھی ہے اسکی نار غالی کر دیتی
 ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے
 تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے
 درمیان بیچ گاڑے خون کے جو وسط
 قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوان
 کا اور وہیں سے جاری ہیں ہرین خون کی
 شرايين میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار
 تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا
 ہے خون سرایت کر نیولے کو اعضا میں اور وہ
 بخار ہے روح حیوانی ہے اور وہی نفس انسانیہ
 ہے جو مرکب ہے روح انسانی کا پس جو وقت
 تصرف کیا ذکر نے اس بخار میں تو بیشک تصرف
 کیا نفس میں اور اسے بائیں سرایت کے پہنچے

فيعمل اعضاء البدن بتاثير الذكور
 وتاثير النفس بنار الذكور ونور
 قلنا ان نار تجلي ونور تجلي
 بتبدل ظلمات النفس بالانوار فتزول
 عنها الاخلاق المذمومة وتجلى
 بالاخلاق الحميدة فيخلص القلب
 من ظلمات النفس ويزداد القلب
 نور على نور فيستعد بفيضان
 انوار صفات الرب تعالى
 وعلى قدر الملازمة تظهر
 النتيجة وسيجيء مزيد بيان الذكر
 والوارث واهوال تقلبات القلب
 واثار تغيراته ان شاء الله تعالى
 وينبغي ان يحضر النفس على
 القلب ويجعل هاء الا لله واثمة
 يطبقها على دائرة القلب بالقوة
 ويكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة
 من جانب النفي وينبغي التبدل بكلمة
 لا اله الا الله لا معبود غير الله
 والمتوسط بنوي لا مطلوب ولا ملود
 او لا مقصور الا الله واذا وجد في
 القلب محبة مخلوق من ليس بساطة
 بينه وبين الله تعالى بنوي لا محب
 الا الله وينبغي ان يكون صادقا
 في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن
 کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتے
 نار ذکیر سے اور نور ذکیر سے اور حبیب ہم نے
 کہا ہے کہ اس کی نار خالی کرتی ہے اور اس
 کا نور راستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس
 کی ظلمات النوار سے اور ہماری عادتیں ایل
 ہو جاتی ہیں اور راستہ ہو جاتا ہے ایسے
 اخلاق سے تو ظاہر ہو جاتا ہے قلب ظلمات
 نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
 پس مستعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات
 الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
 ہے اور قریب آئینگان زیادہ بیان ذکر کا اور
 اس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
 کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس
 یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اصر کے ہا کو
 ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
 ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب
 ملاحظہ نہ یا وہ نفی کی جانب کے ملاحظہ سے
 اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا اله الا الله سے
 لا معبود غیر الله اور متوسط نیت کرے
 لا مطلوب یا لا ملود یا لا مقصور الا الله اور
 جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے
 جو الله اور اس کے درمیان واسطہ نہ ہو تو
 نیت کرے لا محبوب الا الله اور چاہئے کہ سچا
 ہو مینوں معنی میں منہج نفی اور اثبات کے

تخلص عجة نفس من التعلقات
 بالكائنات والميل الى المشتبهات و
 المستلذات التي هي المعونات الباطلة
 ومن الميل الى الشكوفات الكونية لكرامات
 العيانة فلا طائل تحتها وطلب الحق
 وحده ويزوه طلب من المرح يهوى
 النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
 والحكماء من جملة هوس النفس
 وهو ما من التفت اليها وكان مقصدا
 ومطلوع نظره في ذكر تلك فهو مدرج
 فيما بين المكونين بل ان وقعت بلا طلب
 يخاف طلب من الاستدراج قال بعض
 الحكماء اذا دخل شخص سالك في بستان
 وقال طوبى لشجار تلك البستان بالسننم
 للسلام عليك يا ولي الله فان لم يظن
 انما مكرها فقد مكرها وهو لم يشعر
 وجميع المرشدين لغفر المريد من
 الميل الى الكرامات الغيبية وقالوا انها
 حيف الهمال ثم اذا تنو القلوب بانوار
 الوجدانية المودعة في ملازمة ذكر الاله
 لا الله العكست تلك الانوار على صفوات
 الكائنات من جميع الاقطار في الزاكن
 هذه الوجدات ما كانت حقيقة واعا
 هي مجازية فكن تغير واجبة وشاهد
 الوجداني الواجب الازلي الابدی

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلق
 دنیا سے اور شہوات اور مستلذات سے بے
 کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کر کشف
 وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
 پاک کرے طلب کو ہوا کے نفس سے کیونکہ
 کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا وخواہش
 کی قسم سے ہیں اور جسے انکی طرف التفات
 کیا اور شکوہ نظر ذکر میں اور اسکا مقصد
 سے بھی ہو تو وہ مکورین میں درج ہو گا اگر واقع
 ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف
 ہے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب
 باغ میں جگے اور درختوں کے پرندوں
 باغ میں اپنی زبان میں کہیں سلام علیک یا ولی
 امر تو وہ اگر نہ جانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق اسکے
 ساتھ مکر ہے اور اسے شعور نہیں اور سبب شد
 مریدوں کو لغت دلاتے تھے ہیں کرامات
 عیانہ کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مریدوں
 کا عین و پیر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
 و مدنی کے جو امانت ہے ملازمت و کر میں
 لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں
 انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو وقت
 ہے ذکر کہ وجوہات جو یہ ہیں ان کی
 حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
 واجبہ ہیں اور شاہدہ کرتے وجود حق
 کا جو واجب الازلی الابدی ہے۔ تو

ح بہ یقول لا الہ الا اللہ و یوحی لا
 موجود الا الہی الوجود الحقیقی لا ینزال
 بکثر لا الہ الا اللہ بحد المعرف حتی یفعل
 جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہود و
 یظهر نور التوحید و ہما من الالہ الاقدام
 نشین من بعد ان شاء اللہ تعالیٰ و بعض
 الذکرین فہو من قبل المشائخ بحصر النفس علی
 القلب لوصول اثرات النفس الی القلب
 ان کثیر نفس الذکر ویضبط نفس حتی لبعضہم
 لیعدن ملک لا نفاس کم انصطت فکدوا
 ذالک علی اللہ من جہر النفس توہوا الی
 ذالک صفتا لحد من الکوکیا لمرضاہن و لم
 فیہا مقاصد منویہ فیمتد السالک من
 ذالک فیفعل بما قلنا و یحلی النفس فی وجہ
 بلا اعتد و بغم المجتہد لا یقید علی ملاحظۃ
 معنی الاحسان مع ملاحظۃ معنی الذکر مختص
 بالبال ولا معنی الذکر و یرد علی قلب ہر ا
 حتی افاتر معنی الذکر فی القلب فح
 ملاحظۃ معنی الاحسان یدکر
 کا نہ یراہ شہاد ابرق باسرق
 من سحاب الکرم و لمع من ضیاء الشمس
 فی النور مجار و زرتہ الباس و بلکہ من سما
 آتھ سو منات میں و غلو نصرت کی بیک کتاب ہے
 جس میں سب خصوصیات کا ذکر ہے و بیان ہے
 قوت ہر جہت سے ہر چیز کی و ہر شے کی

اس حال میں کہ لا الہ الا اللہ اور نہایت
 کہ لا موجود الا اللہ یعنی وجود حقیقی
 ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنی
 سے یہاں تک کہ مضمحل ہو جائے ظلمات
 کائنات کی اسکی نظر شہود میں اور ظاہر
 ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پہلے
 کی جگہ سے سوائے اللہ بعد میں بیان
 ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھتے ہیں مشائخ
 کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے
 قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
 قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
 سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بے
 گتے ہیں کہ سانس کتنے ضبط ہوتے ہوئے
 انکو وہم ہوتا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں
 جو انکو وہم ہوا بلکہ یہ تو ہندوؤں کے جو گیوں کا
 کام ہے جو ریاضت کرتے ہیں انکو اس میں ذیادہ
 مقصد میں سالک کو جاتے اس سے احتراز
 کرنا اور یہی کرے جو ہم نے کہا ہے اور سانس
 کو چھوڑ دے راحت میں اور شمار نہ کرے پھر قوت
 قدرت نہیں رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کی یا
 ملاحظہ معنی ذکر کے پس خیال کرے زمین اقل
 سے ذکر کے اور اُسے بار بار زمین گناہے یہاں تک
 کہ جب اثر کربا سے معنی ذکر کے قلب میں تھام سوت
 ملاحظہ کرے معنی احسان ذکر کے کا نہ یراہ ہر جہت
 کے بلکہ ہر جہت سے اس کا قیام غیب کی شہادت

بتوجه بصر المشاهدة من غير
 تحديق النظر اليه بل بطرف
 اجلالا وتعظيما ونعم ما قال
 بعض المشاهدين اشتياق
 فاذا بدا طرف تجدد من اجلاله
 فذكره في ذلك الوقت المشاهدة و
 قد قال سبحانه اذ امرتني فلا تنكرني
 واذا لم ترقى فلا تفارق اعمى فلم يكن هذا
 للمقام مقام بسطة هذه المعنى وكانت
 موعودته لما يجئ بعد انشاء الله تعالى وكن
 الكلام صبر الكلام ثم اذا ذكر اكثر كثير انفع
 التفسير قد ربح او محين وحصل الكلال
 بترك المذكور فراقب المذكور ولا حظ
 اولا لنظره تعالى الله عن جميع جوانبها
 وجوده ويجعل ذاتها لها بنظره تعالى
 فانه في الجهة واحدة سبحانه منزه عن
 الجهة فلا يمكن لدار توجه الى جهة
 ما ولكن اذا لاحظ نظرته تعالى اليه
 عن جميع جوانب يصغر وجوده
 وكلا يصغر وجوده ببيغ ذلك
 النظر هو يضر الى جواه حتى لا يبقى
 له مفرد ان الى ذلك يومئذ يستقر
 ثم اذا ارتفعت الجسم في تلاشت
 الكهات مبالا حظه قرة العين
 لا نفس الثمن شاه منبكي من ثمن من غير كذب

اسوقت متوجه هو اپنی سر سے واسطے
 مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کے بلکہ
 سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور
 کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنے والوں نے
 کہ میں اُن کا مشتاق تھا جب وہ ظاہر ہوا
 میں نے سر جھکالیا اُس کے جلال سے اُسکی تعظیم کے
 واسطے اور تحقیق کہ ہے اللہ تعالیٰ سے
 جب تو مجھے دیکھے تو مرا ذکر نہ کر اور جب نہ دیکھے
 تو میرے نام سے مدائہ ہو اور یہ مقام ان باتوں
 کے ذکر کا نہ تھا اُنکا تو وعدہ ہی کہے بیان
 کرنے کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں غلطی
 ہے یہ صبر اسے ذکر بیت کیا اور قریب فہم ہوا بعد
 الکی نیز مکے یا د و نیز مکے اور اسکو ماند کی ہوئی
 تو ترک کرے فکر کو اور راقب کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے
 سے اللہ تعالیٰ کی نظریں طرف لینے وجود ذرہ ذرہ
 کی طرف درپے تین اللہ تعالیٰ کی نظریں احاطہ کئے
 ہوئے جائے کیونکہ یہ جہت میں ماوراء تعالیٰ جہت منزه
 ہے تو ممکن نہیں متوجه ہو کی طرف لیکن جب ملاحظہ کرے
 نظر اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جانب سے منیر معلوم ہوگا
 وجود اپنا اور جب منیر معلوم ہوا اپنا وجود بھی ہوگی
 اسکی وہ نظر اور وہ بھلے گا اس کے وجود کی طرف رہا
 بلکہ اس کے واسطے باقی نہیں ہے کالونی شکنا سب گونا
 وان الی رہی یومئذ المستقر یجرب
 اُٹھ جائیں گے جسمیت اور نابود نیست
 ہو جائیں گے جہتین تو ملاحظہ کرے گا۔

قرب الصفات لا يحتاج الى التكلفات
 فصول الاموال منزوع عن الجہات
 فیدرک قربہ تعالیٰ بالمعنی والصفة
 ثم یترقی الی ما فوق ذلک ثم اذا تحرك
 الحواطر یدعو ہذا الذعاء
 اللہم انی اعوذ بک من تفرقت القلب
 اللہم اجعلنی فارغ القلب بجموع اللہم
 بحيث لا یحضر فی قلبی سواک بحفظ
 منهم ثم یصل رکعتی الا شرف یقر فی
 الاولی بعد الفاتحة اللہم من السموات الارض
 الی کل شیء علیم فی الثانیۃ اذن اللہ
 ان ترفع الی بغیر حساب ثم یدکر مرات
 ویدعو ثم یشغل بقرآن القرآن بالتامل
 والاعتاظ والترتیل والاحتفاظ کانیقرا
 علی اللہ کان اللہ یکلم مع حاضر القلب
 وحیا مصفیاً متادیا لمخشعا وبقا مقدرا
 حوز با حزنین ولا یكون فی قید الاکتاد
 بل فی قید الاعتاظ ولا اعتبار فریاری
 القرآن والقرآن بلعنہ لا یصح
 للمؤمن ولا یروی الوقوف لا یتعطل عظم
 ولا یتفکر فی امثالہ ومن احسہ
 کلمات باقیہ اردو ہندستان میں نقشبندیہ خاندان
 شریف نے حضرت خواجہ باقی امیر مائتہ امیر کی
 ہندوئی کے صحیح امیر کی لغات اور اظہار
 انصار کیساتھ قلب سکھانے میں قیمت لکھنے

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
 ہے کی اور عالم ارواح منزوع ہیں جہتوں سے
 تو اور پاک کر گیا قرب امیر تعالیٰ کا ساتھ سے
 اور صفت کے پیر ترقی کر گیا اس کے فوق کی
 طرف پھر جب حرکت کر نیکی خط یہ دعا پڑھے
 اللہم انی اعوذ بک من تفرقت القلب اللہم
 اجعلنی فارغ القلب بجموع اللہم بحيث
 لا یحضر فی قلبی سواک پھر پڑھے منہ
 اشراق و در رکعت پہلی میں الحمد کے بعد
 اللہم من السموات والارض کل شیء علیم
 تک دوسری میں اذن اللہ ان ترفع بغیر
 حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور عالم
 پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
 کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
 ترتیل کیساتھ اور حفاظت و ادب کے ساتھ
 اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے بڑھ
 رہا ہوں اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرے
 دعا کرتا ہوا اور مصفا حال اور ادب کرتا ہوا
 غشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سہارہ
 یا دو سہارہ کے اور بہت سادہ سننے کا خیال نہ
 کرے بلکہ نصیحت و ہدایت کا خیال رکھے کہ نہ کہ بہت
 قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے
 ہیں اور قرآن انکو نصیحت کرتا ہے اسے کہہ کر
 صحیح نہیں کہتے اخذ نہ تو کی مانتے کہتے ہیں اور
 ہدایت کہتے ہیں اللہ اسکی مشلون میں اللہ

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلاة الفجر
ركعتين اولها بقل فيها بعد الفاتحة
والفجر والم نشرح وفي الاربع ايام
السكينة قبلهما والشمس والليل
يقصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا
الى تعليم خلع النسبة وتخلص من
شوائب النفس يعلم الله من العلوم
التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه
وان كان فكما قابلا لاستفراج ملئ الكتاب
والسنة من الاصطلاحات ايضا
قد يحتاج اليها الفصول والازوال
ما يقتضيه على القرآن يتقرب به الى
السلطان لغوذا بالله من الخذلان الخسران
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي
تقدمت وبالوصف الذي ذكره ورجع
الادب كما ذكرنا فيام قبلا دعونا على
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضا
وصلى ركعتين شكر الله لقله وشغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا نزلت
فصل الاربع ركعات تطوعا بسلام واحد
شافعا كان او خفيا كذا صلى رسول الله
صل الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما
بعد الفاتحة ما تيسر حزنا او اكراما
اقل ان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل
ركعة ثلاث مرات اتم الكرمي ثم يصلي

پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نمازداشت
پڑھے دو یا چار رکعتیں ان میں الحمد کے بعد الفجر
والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سو تین
جو اسے پہلے ہیں وائس اور والیل پڑھے
الحمد کے بعد اور اس قدر پڑھے کہ جو لوگ اس
سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت حاصل
کریں اور نفس کی آسودگیوں سے پاک ہوں اور
اسد کبریا سے طرحاوی و علم حکما ذکر سے ہو چکا
ہے اور جو ہو ذکی قال کہ قرآن حدیث مصلحتیں
نکالے تو حقد کی حاجت ہو اور فصول اور زوائد
نہ ہو کہ اپنے مہرسل پر تحریرے اور اس بادشاہ
کا تقرب حاصل کرے لغوذا بالله من الخذلان الخسران
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اس نیت
اور اس وصف سے حکما ذکر سے ہو چکا تو سو
بے قبلا کرے کہ رات کو جاگنے میں ہدے
پھر جب جاگے اُسے تو وضو کرے اور دو رکعتیں
شکر اس کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو یہاں
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب اٹل
ہو چار رکعتیں قفل ایک سلام سے پڑھے خواہ
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طوبی پڑھی
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
میں پڑھے بعد فاتحہ کے حقد ہو سکے ایک
سیارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو
ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ
آیتہ الکرسی پھر پڑھے

سنة الظهر اربعاً ثم يصلي الفرض
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم
يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له
ثم معيشته او مطالعة او كتابة يشتغل به
الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة
ثم يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى
وقت الغروب وان فرغ والتفت بعد ما
غبت فاشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي
للحزب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة
ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقرأ
في كل منهما بعد الفاتحة آية الكرسي
فقل هو الله احد والمعوذتين
قل واحدة مرة ثم اذ سلم يصلي على
النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشر
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلاث مرات
اللهم اني استودعك ديني فاحفظه علي
في جہاتي وعند وفاتي وبعد ما في ليئت
الله تعالى علي الايمان ويامن من التبع
والغد لان كذا افادنا شيخنا قدس بالله
سوق ثم اذا كان طالب العلم يشتغل
فيها بين المشايخ بالمطالعة او التكرار
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام في
يكسر القلب ويذهب بيقظة الوقت

وہی ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے
اور ہر روز پڑھتا ہے

ماہ سنت ظہر کی پھر فرض جماعت کیسا ہے
پھر دو رکعتیں سنت پڑھے پھر دو رکعتیں
نفل پڑھے پھر جو اس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو یا کتابت کرنی ہو
اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار
سنتیں عصر کی پڑھے پھر فرض پڑھے جماعت
سے پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا اله الا الله سے جیسے ہم ذکر
کر چکے ہیں غروب آفتاب تک درجہ پیل
فارغ ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح واستغفار
پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر
دو رکعتیں بقا ايمان کیونکہ اس سے پڑھے انہیں الحمد
کے بعد آیتہ الکرسی ایک ایک فہم و دونوں میں
قل هو الله احد اور معوذتین بھی ایک ایک فہم و دونوں
رکعتوں میں پھر سلام پھر کر دس بار ورد شریف
پھر تین بار یہ دعا کہ اللهم انی
استودعک دینی فاحفظہ علی
فی جہاتی وعند وفاتی وبعد ما فی لیئت
ثابت رکھے اسکے شیعہ اللہ تعالیٰ اور ایمان کے اور میں
میں رکھے باکھی اور غدا رسوائی سے ایسا ہی
افادہ فرمایا ہے ہر کوئی اس سے پڑھے اس سے
پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب
سے عشاء تک یا اگر علم میں اور کلام نہ کرے
اس وقت میں کہ اس وقت میں بات کرنے سے
قلب مکد ہوتا ہے اور تو تازگی وقت کہلاتی ہے

فلا يصفو الى اخر الليل وكذا فيما بعد العشاء
 الاخر لا تكلم البتة الا اذا عرض عارض
 شرعي فد الشك لا يفيء اذا كان مفتقر الى
 قدر الحاجة وان لم يحز طالب العلم
 فاولى له الاشتغال بذكر لا اله الا الله
 على الوصف الذي تعلم فان الذكر في
 هذا الوقت يصفي قلبه وعلوه عليه من
 امور الطبيعة في الغار فله بها بالصفاء
 للصفوة في ما يعمل بالليل ثم يصلي سنة
 العشاء اربعاً ثم يصلي الفرض بالجماعة
 ثم يصلي اربعاً للسنن وان شاء ركعتين
 ثم اعاد الى منزله يصلي اربع ركعات
 بسلام واحد يقراء بعد الفاتحة في
 الاولى آية الكرسي في الثانية ثامن
 الرسول الى اخروفي الثالثة طل سورة الحمد
 الى عليم بذات الصدور وفي الرابعة اخر
 سورة الحشر من لو انزلنا ثم يشتغل
 بالذكر ويراعي الوظيفة تعالى ما شاهد
 اعني يقرأ سورة الفاتحة ثلاث مرات
 ثم يشتغل بالذكر مع الفقر امان كذا
 والا وحده ثم اذا وجد قلبه بالخطو
 مل النفس يراقب المذكور ثم اذا غرقت
 الحواطر يدعو الدعاء المذكور ويستغل
 بالصلوة على النبي صلى الله
 عليه وآله وسلم ما تفرقة ثم يصلي

توصاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور
 اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے نہ
 شرعی مامور سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں
 اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم ہو تو اس کو
 بھی اولاً یہ کلام الہی کے ذکر میں مشغول ہو
 اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ ہر وقت ذکر قلب
 کو صاف کرتا ہے امور طبعیہ سے جو دن میں
 گزرے ہیں۔ تو امداد ہو جائے صفا کیتا واسطے
 حضور کے جو عمل شکوہ کر گیا۔ پھر چار سنتیں عشا
 کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے۔ پھر چار
 سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے
 مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام
 سے الحمد کے بعد پہلی میں آیت الکرسی اور دوسری
 میں امن الرسول آخر سورہ تک و تیسری میں
 اول سورہ حدید سے عظیم بذات الصدور تک
 اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا تو انزلنا سے
 پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت کے وظیفہ کی
 جیسا مشاہدہ کیلئے۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار
 پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرار کے
 جو ہون نہیں تو کیلا ذکر کرے پھر جس وقت
 اس کا قلب خط پائے اور نفس طول ہو مراقبہ
 مذکور کرے پھر جب خط حرکت کریں تو وہی عاقل
 جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایک سو مرتبہ
 درود شریف پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

علی جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و املین
 و غیرہ انیل و حملۃ العرش و الملائکۃ
 المقرین و علی جمیع الانبیاء و
 المرسلین ثلاث مرات علی ما رأی
 فی مجالس الفقراء ثم یتغفر لہ سبعین
 مرۃ یا حظ فی الاستغفار فتواتر غفلاتہ
 الی مبتدأ و السابقتہ ثم یدعو یتقرأ شیئاً
 من القرآن بوالدینہ ثم لشیخہ لا ستاذ
 ثم لا صحابہ و اخوانہ و سراج الارواح المؤمنین
 و المؤمنات تکبیراً ثم یصلی علی التہ
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علی
 ما یروی من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم
 و کان الفصل شیئاً یشغل بالمطالعة
 الغلبۃ النوم و ان کان سالکاً یشغل
 بذکر اللہ لا الغلبۃ النوم فاذا
 غلبت النوم لا یدفعہ الا ان کان فیض
 فی تمجید ینام بنیۃ العون علی العبادة
 و لا یقواء الحق النفس حاضر البقید ناظر
 الی نظر اللہ تعالیٰ الیہ مستجیباً منہ
 ان محمد بن حلیہ بین یدیدہ عاجلاً
 نفساً کانہا تمتوت مسلماً روحہ الی
 اللہ تعالیٰ ممثلاً امیرہ تعالیٰ حتم
 اللیل لا قلیلاً و یقرأ انیز الکری و
 امر الرسول و اخر سورہ کھف من این
 الذین امنوا و عملوا الصالحات

جبریل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل و املین
 عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء مرسلین
 پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقراء
 کے پھر شرف و فہم استغفار پڑھے اور خیال کے
 ای شستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
 مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے
 والدین اور پیرواستا و اولیائے یاروں اور
 بھائیوں کے واسطے اور صاحب مومنین اور
 مؤمنات کی روح کو بخشے ثواب بخیر اور ورد
 شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقراء سے پھر جو
 طالب علم فہم کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
 سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو۔
 فہم کے غلبہ تک اور جب فہم غلبہ کرے فہم
 تو اسکو دفع نہ کرے نہیں تو تہجد کو ضرر کرگی۔ سو
 سے نیت کر کے عبادت پر مدد کی اور نفس سے
 حق ادا کرنے کی حاضر ہو دل سے اور امہ
 تعالیٰ کے نظر کرنے کو دیکھتا ہو اور اس سے
 شرماتا ہو کہ اس کے سامنے پانوں پھیلاتا
 ایسی صورت سے جیسے مرتبہ اور روح
 کو امہ کو سو پتا ہے اسکا حکم بجالاتا ہے کہ
 قہم اللیل لا قلیلاً اور پڑھے آیتا الکری
 اور امن الرسول اور اخر سورہ کھف ان
 الذین امنوا و عملوا الصالحات سے
 کلمہ ستہ آمین۔ ملا و شریف میں شریف و سلیس
 نظر و عرش و عہد ہوتا رسول صلعم قیت ہمین آنہ

ویشہد و لیقول باسمک اللہم وضعت
 جنبی ویک ارفعہ اللہم قنی عذابک یوم
 تجمع عبادک وکون فی عذابک ان یقوم
 و لیقول اللہم ایقظنی فی احب الیہ وقات
 الیک واشتغلق بطاعتک فیہ فلا تنہر
 ابدہ تعالیٰ یلینقنی ان یقوم ویدکر ابدہ تعالیٰ
 و لیقول الحمد للہ الذی احیانانا بعد امانتنا
 ورم الینا الی الحنا والیبہ الی البعث والنشور
 و یسبح اللہ تعالیٰ و یتغفرہ و یتوضا
 و یصلی رکعتین ثم ینظر الوقت فان کان
 بحین بری ففعل اللہ تعالیٰ و منہ علیہ
 ان ایقظ فی وقت یقدر علی استیفاء
 حق التمجید فلیبتدئ بالتہجد بصلی رکعتین
 بابتدائی وامن الرسول ثم یسبح علیہ
 ویکرہلہ او یصلی علی النبی صلی اللہ
 علیہ و آلہ وسلم ثم یصلی رکعتین طویلتین
 یقول فیہما سکنی السجد و طر الخان ثم یصلی
 آخرین بسورۃ یس انافتحنا و سورۃ
 النور و سورۃ الحدید و ای سورۃ شاء
 ثم یصلی آخرین بسورۃ الملک و الزمل ثم
 یصلی آخرین بسورۃ طہ غاما و بعضا ثم یقر
 بسورۃ ق و قیامہ الکفر و قیامہ الہدای
 و یجمع فی و علی القنوتین قول الخفیہ و
 شافعیہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ
 و آلہ و یتفضل بالذکر علی ما تعلی الی السجۃ الخ

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک
 اللہم وضعت جنبی ویک ارفعہ
 اللہم قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اس
 کے ارادہ میں ہو کہ اوٹھیں اور کہے گا اللہم
 ایقظنی فی احب الیہ وقات الیک
 واشتغلق بطاعتک فیہ پھر جب اسکو
 بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو طے کرے کہ کھڑا ہو جائے
 اور اسے کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی
 احیانانا بعد امانتنا ورم الینا الی الحنا
 و الیبہ الی البعث والنشور اور سبحان اللہ
 کہے اور استغفار پڑھے اور وضو کرے اور دو
 رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
 ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
 دو رکعتیں پڑھے آیتہ الکرسی اور امن الہم
 کے ساتھ پھر سبحان اللہ کے کتنی دفعہ اور ذکر
 کرے کتنی بار اور دو در و شریف پڑھے پھر
 دو رکعتیں پڑھے بڑی و دولوں میں سورہ بقرہ
 اور سورہ وغان پڑھے پھر دو اور پڑھے رکھ
 لیں اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
 یا جون سی سورۃ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے
 سورہ ملک اور سورہ منزل پھر دو اور رکعت میں
 سورہ طہ تمام یا کسی قدر پھر دو رکعتیں پڑھے
 قل یا ایہا الکفرون و قل ہو اللہ احد و عا
 قبت میں خفیہ و شافعیہ کا قول پھر دو رکعتیں
 پڑھے پھر ذکر مشغول ہو جو جانتا ہے اول غزل

یوم تجمع عبادک
 و یقول اللہم
 ایقظنی فی احب
 الیہ وقات الیک
 واشتغلق بطاعتک
 فیہ پھر جب اسکو
 بیدار کرے اللہ
 تعالیٰ تو طے کرے
 کہ کھڑا ہو جائے
 اور اسے کا ذکر
 کرے اور کہے الحمد
 للہ الذی احیانانا
 بعد امانتنا ورم
 الینا الی الحنا و
 الیبہ الی البعث
 والنشور اور سبحان
 اللہ کہے اور
 استغفار پڑھے اور
 وضو کرے اور دو
 رکعتیں پڑھے
 آیتہ الکرسی اور
 امن الہم کے ساتھ
 پھر سبحان اللہ کے
 کتنی دفعہ اور ذکر
 کرے کتنی بار اور
 دو در و شریف
 پڑھے پھر دو
 رکعتیں پڑھے
 بڑی و دولوں میں
 سورہ بقرہ اور
 سورہ وغان پڑھے
 پھر دو اور پڑھے
 رکھ لیں اور انا
 فتحنا اور سورہ
 زمر یا سورہ حدید
 یا جون سی سورۃ
 چاہے پھر اور دو
 رکعتیں پڑھے
 سورہ ملک اور
 سورہ منزل پھر
 دو اور رکعت میں
 سورہ طہ تمام
 یا کسی قدر پھر
 دو رکعتیں پڑھے
 قل یا ایہا الکفرون
 و قل ہو اللہ احد
 و عا قبت میں
 خفیہ و شافعیہ
 کا قول پھر دو
 رکعتیں پڑھے
 پھر ذکر مشغول
 ہو جو جانتا ہے
 اول غزل

مقتضی حکمتان بتعبد بالطاعات
 وعبادات واذکار وادعیه واستغفار
 لیزیدنا بفضل من فضله وامن ظمهر
 طلب اسلر صفاته الاذلیة الابدیة
 عرف ان الاموال التي وقعت لتقع فی
 وفي جميع الكائنات واکلا وافر النواهی
 التي صدت فی التعبدات هی مقتضیات
 الصفات الثابتة للذات ازلا وابد
 فلا یطلب الحج والبرهان وانظهر
 التسليم واکادعان یصل انشاها لله
 تعالی الی مراقب کمال الایمان الاحسان
 والعرفان ثم اذا طلع الصبر الصادق
 یفعل ویقول ما تقدم ذکره للمهدی
 علی التوفیق۔ اما طریقہ کبریہ شعب بسیار
 است شهر انبار و زور ترکستان و کشمیر و غیر
 ان شهر امیر سید علی محمدانی است و تادر
 بزین انما خرقہ کبریہ است از جهت خواب
 تشنه لبس هذا الفقیر الخرقہ من
 الشیخ ابی طاهر وهو لبسها من ابی
 بلهاس من الشیخ احمد القشاشی بلباسها
 من الشیخ احمد الشادوی بلباسها من ابی
 امید من یدجده بلباسها من الشیخ
 محمد الوهاب الشعلوی بلباسها من
 الشیخ الاسلام زین الدین ذکریا بلباس
 من الشمس محمد بن محمد الواسطی

حکمت کا مقتضی ہے کہ اسکی طاعات و عبادات
 کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہم کو
 زیادہ کسب اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر
 ہوئے اسرار اسکی صفات ازلیہ ابدیہ کے
 وپہچانتا ہے کہ جو امور واقع ہوئے اور
 ہوئے ہیں اور ہون گئے تمام کائنات میں
 اور جو امر اور نہی صادر ہوئے عبادات
 میں وہ مقتضی ہے۔ اس کی صفات کا جو
 اس کی ذات کے واسطے ہیں ازلا اور ابدا
 تو وہ محبت اور برہان نہیں طلب کرتا اور تسلیم
 و یقین ظاہر کرتا ہے۔ انشا اللہ عز و جل
 ایمان و احسان و عرفان کو پہنچے گا۔ یہ جو
 صبح صادق ہوا کرے تو وہی کرے اور کے
 جسکا ذکر ہو چکا ہے۔ واللہ علی التوفیق اور طریقہ
 کبریہ کے شعبے بہت ہیں۔ ان میں بہت مشہور
 ترکستان و کشمیر و غیرہ میں امیر سید علی محمدانی
 کاشعہ ہے اور بہت تادر ان کا خرقہ کبریہ
 ہے خواب تشنہ لبس کی جہت سے اس خرقہ نے
 یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے
 اور انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
 نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے شیخ احمد
 شادوی سے انہوں نے اپنے والد کے ہاتھ
 سے انہوں نے کئے داوا شیخ عبدالوہاب
 شادوی سے انہوں نے شیخ الاسلام زین الدین
 ذکریا سے انہوں نے شمس محمد بن محمد الواسطی سے

ما
 حرمین

وهو من آل عباس احمد الزاهد وهو
 من الشهاب المشفق وهو من عبد الرحمن
 الشرح وهو من احمد البرودباري وهو من
 رضي الدين علي بن سعيد الغزنوي المعروف
 بلكة وهو من محمد المبرادي وهو من
 الشيخ نجم الدين الكبرى وايضا بسبب الشيخ
 ابو طاهر من اسبب الشيخ ابراهيم الكوفي
 من القضاة من الشافعية من السبب
 غضنفر بن جعفر النهراني تزيل مدينة
 المشتقة من الشيخ تاج الدين عبد الرحمن
 بن مسعود الكاذبي عن الحافظ نور الدين
 احمد الطائفي قال بسبب ابيهما من
 المحقق الشريف للسيد علي الجرجاني وهو من
 خواجه علاء الدين العطاسي تزيل وهو
 من خواجه بهاؤ الدين محمد المشهور بنقشبند
 وهو من الشيخ سلطان الدين وهو من الشيخ
 احمد مولا وهو من الشيخ بابا جمال الجرجاني
 وهو من الشيخ للتقدم بنجم الدين الكوفي
 وايضا اخذ هذا لفقيه الطريقة والمبركة
 عن ابي الشيخ عبد الرحيم عن السيد
 عبد الله عن الشيخ ادم النبوي عن الشيخ
 احمد السمرقندي عن الشيخ يعقوب الصوفي
 الكشغري عن الشيخ حسين الخوارزمي
 عن الشيخ حاجي محمد بن عبد الخضر
 عن الشيخ شام علي بيده لوزي

اهنون بن ابوالعباس احمد زاوي او اهنون
 بن شهاب مشفق من اهنون بن عبد الرحمن
 شرفي من اهنون بن احمد رودباري من
 اهنون بن رضي الدين علي بن سعيد الغزنوي
 جولا المشهور اهنون بن محمد بغدادی
 اهنون بن شيخ نجم الدين كبرى من اورنيز
 شيخ البوطا بن شيخ بن علي بن الشيخ ابراهيم الكوفي
 من اهنون بن قشاشي من اهنون بن
 شادوي من اهنون بن سيد غنفر بن جعفر
 بن دواني تزيل مدينة مشرق من اهنون بن شيخ تاج الدين
 عبد الرحمن بن مسعود كازروني من اهنون بن
 حافظ نور الدين احمد طائفي من اهنون بن
 تبركا محقق شريف سيد علي جرجاني من اهنون بن
 خواجه علاء الدين عطاسي تزيل من اهنون بن
 خواجه بهاؤ الدين محمد مشهور بنقشبند من اهنون بن
 شيخ سلطان الدين من اهنون بن شيخ احمد مولا
 من اهنون بن شيخ بابا جمال الجرجاني من اهنون بن
 شيخ ممد تاج الدين كبرى من اورنيز من اهنون
 بن شيخ طوق قل کیا اور خرقه پہننے والے شيخ
 عبد الرحيم من اهنون بن سيد عبد الله من اهنون
 شيخ آدم بنوري من اهنون بن شيخ احمد بنوري
 من اهنون بن شيخ يعقوب صوفي شمري
 من اهنون بن شيخ حسين خوارزمي من
 اهنون بن شيخ حاجي محمد بن عبد الخضر
 من اهنون بن شيخ شام علي بيده لوزي

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
هو من الشیخ ابی یعقوب الخرجوری وهو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من
الشیخ عبد الواحد بن زید وهو من الشیخ
کمال بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی
الله عنه و قدس الله اسرارهم ورحمنا
بهم آمین۔ طائوسی بسند ابی طائوس
التابعی المشہور کثر فنی بلفظ کاف
و کسر سین مہملہ و قاف و نون معرب
جوزیان بضم جیم و سکون و او و راء
مہملہ و یاء عجمیہ ابوالجناح بضم جیم
و تشدید نون و یاء مؤخر ختی بکسر
خاء مجتہ و سکون یاء تحتیہ و فتح و او
و کف قاف قصری بفتح قاف و سکون
صا د مہملہ و کسر یاء مہملہ شیخ نجم الدین
کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسماعیل
قصری پوشیدہ است مراد بخرقہ اصل التبت
کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد بختم مد
بن مالک بکسر سکون لام و کسر کاف و سکون
یاء مشناتہ تحتیہ کاتب حروف نوید و بعض
مالک بکسر لام یافتہ می شود و نہ جوری بفتح
نون و سکون با فتح راء مہملہ و ضم جیم و
سکون فا و کسر راء مہملہ و یا تحتیہ سوسی بوار
میان و سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور
منسوب بسوس شہر است بجزب

شیخ ابوالقاسم بن رمضان ہے۔ اور انہوں
نے شیخ ابوالیعقوب نہر جوری سے اور انہوں
نے شیخ ابوالیعقوب سوسی سے اور انہوں نے
شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ
کمال بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی سے
رضی اللہ عنہ و قدس اللہ اسرارہم و رحمنا
بہم آمین۔ طائوسی نسبت طائوس تابعی مشہور
ہیں۔ کثر فنی بفتح کاف و کسر سین مہملہ و قاف
ہے۔ جوزیان بضم جیم و سکون و او و راء
مہملہ و یاء عجمیہ ہے۔ ابوالجناح بضم جیم و تشدید
نون و یاء مؤخر ہے۔ ختی بکسر خاء
معرب و سکون یاء تحتیہ و فتح و کسر قاف
ہے۔ قصری بفتح قاف و سکون صا د مہملہ
کبری خرقہ ہے۔ شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ
اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک شکی
جہت سے نہ ہو۔ محمد بن مالک بکسر سکون
لام و کسر کاف و سکون یاء مشناتہ تحتیہ و
لام سے۔ کاتب حروف کتاب ہے بعض نسخوں
میں مالک یعنی نون کیا ہے لام اول کے لکھا ہوا
ہے۔ نہر جوری شیخ نون و سکون با و فتح
راء مہملہ و ضم جیم و سکون و او و کسر راء
مہملہ و یاء تحتیہ ہے۔ سوسی بوار میان و
سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور نسبت
سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب میں

یا شہرے سوس نام کہ دروے قبر و نیال
 یغیر است شیخ محمد الدین بغدادی در کتاب
 عقد البرہ و آورد است کہ نسبت خرقہ متصل
 است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحديث درست
 متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المؤمنین
 علی را کرم اللہ وجہہ و تمام این سلسلہ را ذکر
 کردہ است قلت و المحققون من اهل
 الحديث ينكرون هذا الاتصال من النبي
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع ذلك فلم
 ينالو بنسبوتہ الی اللقائم بنفیر بغدادی
 من فی طبقة و اما علم انبائی السید
 الاولاد اجازۃ قال انبائی الشیخ معظمتہ اللہ
 الاکبر آبادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ
 عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی
 اند قال منقول است از حضرت ابیہ نور الحق
 والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و
 اوقات سلسلہ کامل الحق الصمدانی علی الشانی
 امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز است کہ
 چون سپیدی صبح صادق بدو رکعت نماز
 سنت بلا دُعا و چون سلام بدہد این تسبیح
 را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ و بحمدہ
 سبحان اللہ العظیم و بحمدہ استغفر اللہ
 نقل است از حضرت کہ در نشیات خود نوشتہ اند
 کہ در آنوقت کہ بلرند پزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ ہمیں نسب کے واسطے پیغمبر
 کی شیخ محمد الدین بغدادی نے کتاب عقد البرہ
 میں لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے۔
 پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث
 درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا
 امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس
 سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین
 اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود کہ ہمیشہ نسبت
 اس کے کرتے ہیں ابوالقائم بنفیر بغدادی تک اور جو ان کے
 طبقہ میں ہیں و اما علم۔ خبر دی مجھ کو حضرت الدین نجار
 کی کہ خبر دی مجھ کو شیخ عظمتہ اللہ اکبر آبادی اجازت کی
 اپنے والد نکندہ و شیخ عبد العزیز دہلوی کے کہ انہوں نے فرمایا منقول
 حضرت ابیہ نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ
 سے کہ کیفیت اوراد و اوقات کے سلسلہ
 کامل محقق صمدانی علی شانی امیر سید علی
 ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے۔ کہ جب
 صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز
 سنت فجر پڑھے۔ جب سلام پھیرے
 اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے۔
 سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ
 العظیم و بحمدہ استغفر اللہ
 نقل ہے ان حضرت کہ اپنے نشیات میں لکھا
 ہے کہ جب میں بلرند پ میں فاسطے زیارت قدم گاہ

اودم صلی علیہ السلام کی حاجت دیکھ کر پھر کھڑا ہوا
میں کو واقعہ غلطی یعنی خواب دیکھا کہ میں مشائخ کبار میں
کے دیکھنے کو آئے ہیں انہیں ایک شیخ نعم الدین کبیری کی
تھے قدس سرہ العزیزین میں اس حال میں شیخ سے
سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اس پر ولایت کرنے
سے بندہ توفیق تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ
سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں شیخ خود سے
دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ
پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول
صلی علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ تھکان
خفیفان علی اللسان ثقہتان فی اللہ
جیتان لی الرحمن وہما سبحان اللہ
و بحمد سبحان اللہ العظیم و بحمد سبحان
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ نعم الدین
بن العربی قدس سرہ و فتوحات آوردہ
کہ ہر کہ ادا و صد بابا میں تسبیح گوید و یزید گناہ
نکاح و این از وصایاے مشائخ است کہ ہر کہ
طاہر نماز برکت و صفائی آزار مشائخ
کرد چون صد بار بخواند ایضا این دعا را کہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما از حضرت سید
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کنند کہ میان
سنت و فریضہ با دعا بخواند اللہ تعالیٰ اشک
رحمت تا آخر بخواند بعد از فریضہ
نماز بپاؤد و بکزار و چمن سلام و در
پاؤد و تحمید خواندن مشغول شود

طاعت و عبادت
و دعا و توسل
و تضرع و استغاثہ
و توبہ و انابه
و تضرع و استغاثہ
و توبہ و انابه
و تضرع و استغاثہ
و توبہ و انابه

اودم صلی علیہ السلام کی حاجت دیکھ کر پھر کھڑا ہوا
میں کو واقعہ غلطی یعنی خواب دیکھا کہ میں مشائخ کبار میں
کے دیکھنے کو آئے ہیں انہیں ایک شیخ نعم الدین کبیری کی
تھے قدس سرہ العزیزین میں اس حال میں شیخ سے
سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اس پر ولایت کرنے
سے بندہ توفیق تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ
سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں شیخ خود سے
دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ
پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول
صلی علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ تھکان
خفیفان علی اللسان ثقہتان فی اللہ
جیتان لی الرحمن وہما سبحان اللہ
و بحمد سبحان اللہ العظیم و بحمد سبحان
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ نعم الدین
بن العربی قدس سرہ و فتوحات آوردہ
کہ ہر کہ ادا و صد بابا میں تسبیح گوید و یزید گناہ
نکاح و این از وصایاے مشائخ است کہ ہر کہ
طاہر نماز برکت و صفائی آزار مشائخ
کرد چون صد بار بخواند ایضا این دعا را کہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما از حضرت سید
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کنند کہ میان
سنت و فریضہ با دعا بخواند اللہ تعالیٰ اشک
رحمت تا آخر بخواند بعد از فریضہ
نماز بپاؤد و بکزار و چمن سلام و در
پاؤد و تحمید خواندن مشغول شود

کہ از تبرکات نفاس ہزار و چہار صد ولی کامل
 جمع شدہ است و فتح ہر یک از ان در گمہ بودہ
 است ہر یک از سر حضور ملازمت نماید برکت و
 صفائی آن مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت
 ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد و احد ولی
 التوفیق اکنون اگر فضائل و خواص این اوراد
 گفتہ شد بطول انجامد چرا کہ آن حضرت در مدت
 عمر خود معمورہ عالم را سہ نوبت سیر کردہ اند ہزار چہار
 صد ولی کامل را یافتہ اند و چہار صد از ایشان بیک
 مجلس سلطان محمد خدایہ ہند ویدہ اند و از ہر ولی در وقت
 وداع دعلی و رقعہ التماس نمودہ اند و آن
 رقعہ را بر جامہ خود مرقع کردہ اند و آن ادعیہ
 دارکار را کہ بے اختیار بر زبان ایشان جاری
 شد جمع ساختہ اند این اوراد شدہ است منقول
 است از زبان حضرت کہ چون وازو ہم بار زیارت
 گویم تم بمسجد اقصی رسیدم حضرت رسول الص
 سلام علیہ وآلہ وسلم را واقعہ دیدم کہ بجانب
 این درویش آید بر خاشم پیش رفتہ و سلام
 بختم از آستین مبارک خود جزوی بکسیرن
 آفہ دند و این درویش را فرمود کہ خذ ہذا
 فقیرتہ یعنی بگیر این فقیر را چون باز دست
 بآگ حضرت رسول الصلی علیہ وآلہ وسلم
 گذاشتہ تھاس فی فضائل اخیار الناس بعد محمد
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم صاحب ہشت ہجری سجدۃ اللہ علیہ کی تصنیف حسین صاحب وہ علم عظیم جمع
 فرمایا کہ خذ ہذا الفقیرتہ یعنی فقیرتہ مرا

کہ ایک ہزار چہار سو ولی کامل کے تبرک کلام سے
 جمع ہوئے اور فتح ہر ایک کی انہیں سے ایک کلمہ
 میں ہوئی ہے جو حضور کی کیا تملیٰ پر لازم کر
 لے اسکی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا۔ اور
 ایک ہزار چہار سو ولی کی ولایت حصہ پائیگا و احد
 ولی التوفیق اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد
 کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے اس واسطے
 کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورہ عالم
 کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود وہ سو ولی کامل سے
 ملے ہیں اور ان میں سے چار سو کو ایک مجلس میں
 سلطان محمد خدایہ کے بندے نے دیکھا تھا اور ہر ولی
 سے رخصت کی وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے
 اور ان کو نکلوانے کا مہر مرقع کیا ہے اور ان کو
 اور کو نکلوانے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے تھے
 جمع کیا ہے اور وہ گویا منقول ہوا نہیں حضرت
 کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
 اقصیٰ میں پہنچا حضرت رسول الصلی علیہ وآلہ علیہ
 وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کعبہ
 شریف لائے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام
 کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور
 اس درویش سے فرمایا کہ خذ ہذا الفقیرتہ یعنی
 اس فقیر کو لے جب میں نے حضرت رسول صلی
 علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے
 لیا تو اسکی تصنیف حسین صاحب وہ علم عظیم جمع
 فرمایا کہ خذ ہذا الفقیرتہ یعنی فقیرتہ مرا

سے اور نظر کی توجہ اور اسے اس اشارہ

سے ان کا نام فتحیہ رکھا گیا۔ واللہ الہادی
الی صراط مستقیم ذکر اوراد و فتحیہ کا
تمام ہوا اور حضرت الدقدس رحمہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا۔ اول
آدی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کر کے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں اٹھ کے بعد پندرہ دفعہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یا غنی الطاف
ادنی بلطفہ یا غنی اسکے بعد ایک ہزار اور ایک
مرتبہ یا بدیع اور سر گریبان میں عکاسی اور مراقبہ
کرے دیکھے عالم غیب کے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب
اس سے فارغ ہو دو گانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی
ہمدانی کو بخشے۔ انتہی۔

فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہیں ان میں بہت مشہور
مغرب میں شعبہ مناریہ ہے اور حضرت موت میں شعبہ
عبدیہ ہے میر عبد اللہ عبدوس کبیر کی حجت اور اس
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ
کو شیخ ابوطاہر سے انہوں نے دشواریوں کے کے سے
شیخ احمد غلی سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری انہوں نے شیخ
عبدی مغربی سے انہوں نے شیخ سعید بن ابیہم جزیری
مغربی سے اور شیخ انہوں نے شیخ محقق سعید بن یس
انہوں نے علی کمال مدنی ہرانی سے انہوں نے شیخ الاسلام
عبد سیدی ابیہم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقہ

کریم و نظر کر دے ہیں اور ابوبندہ بن اشارت
اور فتحیہ نام کرو مشد واللہ الہادی
الی صراط مستقیم ذکر اوراد و الفتحیہ
بتماحد و وحدت بحظ نسیدی الوالد
قدس سے ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب
برخیزو وضو تازہ کنند دو رکعت نفل و نماز دو
دوسرے رکعتے بعد نماز تہ بانزوہ بار سورہ اخلاص بعد
از سلام ہزار بار گوید بسم اللہ الرحمن الرحیم
بعد از ان ہزار بار بخوان یا غنی الطاف در کف
تخلیفت یا غنی بعد ہزار بار و کبار یا بدیع بخواند
و ہر گریبان فرود دہو و مراقبہ کند پندرہ عالم غیب
چیز مشاہدہ می شود بعد از فراغ دو گانہ ثواب
امیر سید علی ہمدانی بخواند۔ انتہی

فصل

آنا طریقہ مدینیہ را شایب بسیار است و اشہر انہما در مغرب
شعبہ مناریہ است و حضرت موت شعبہ عبدیہ است از ہمت
سید عبد اللہ عبدوس کبیر و ابن فقیر را ارتباط بہر کے
واقع شدہ اخذ کرواں طریق را از شیخ ابوطاہر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد الغلی الشیخ
عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ عینی
المغربی عن شیخ سعید بن ابیہم
المجربوی المقتی الشہیر بقدر و عن الشیخ
المحقق محمد بن المصطفی عن الولی الکامل
عن الوہابی عن شیخ الاسلام العارف باللہ
سید ابیہم التازی عن شیخ الطریقہ

طریقہ ختم میر سید علی ہمدانی

سید عبد اللہ عبدوس

سیدی صالح بن موسیٰ الزوادی عن
 الشیخ محمد بن محمد بن مخلص عن الشیخ
 مخلطانی بن فلیح عن ابی عبد اللہ الحارثی
 عن الذکر الشیخ جماعة الطویل النامد عن
 شریف ابی محمد التاجوری عن القطب
 ابی محمد صالح عن قطب الطريقة الشیخ
 ابی محمد بن المخریجی - ایضا اخذ کر دامن فقیر طریقہ
 راز شیف ابو طاہر عن الشیخ احمد الخلیجی المکی
 عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی قلید
 السید عبد اللہ بن علی الحداد وروج
 ابنت عن السید عبد اللہ بن علی حداد
 وانتساب فی الطريقة الی السید محمد
 بن علی بن نزل مکتہ عن السید عبد اللہ
 بن علی صاحب الزہد عن الشیخ عبد اللہ
 الحمید و من المقبول باخرا باد عن والدہ
 السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید
 ابی بحر العیدروس صاحب عدن
 عن ابیہ القطب السید عقیف
 الذین عبد اللہ العیدروس الکبیر
 الذی ینسب الیہ الشعب العید
 روسیہ عن عمہ السید عمر العضاہ
 عن والدہ السید عبد الرحمن بن
 محمد الشفاف عن ابی محمد بن علی مولی
 الدوبلیہ عن ابیہ علی بن علی
 عن ابیہ علی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزوادی عن
 شیخ محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مخلطانی
 بن فلیح سے انہوں نے ابو عبد اللہ عریاں سے
 انہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
 سے انہوں نے شریف ابو محمد تاجوری سے انہوں
 نے قطب ابو محمد صالح سے انہوں نے قطب المطریم
 شیخ ابو محمد بن مخریجی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ
 اس فقیر نے شیخ ابو طاہر سے انہوں نے شیخ احمد
 مکی سے انہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی
 شاکر و سید عبد اللہ بن علی حداد سے انہوں
 نے سید عبد اللہ بن علی حداد سے اور مکی نسبت طریقہ
 میں ہے سید محمد بن علی نزل مکتہ مطرف انہوں
 نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الزہد سے انہوں نے شیخ
 بن عبد اللہ حمیدروس سے جنکی قبر احمد باد میں انہوں نے
 اپنے والد سید عبد اللہ بن شیخ سے انہوں نے اپنے چچا
 سید ابو بحر عیدروس صاحب عدن سے انہوں
 نے اپنے والد قطب سید عقیف الدین عبد اللہ
 عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف
 نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروس سے انہوں
 نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
 اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد شفاف
 سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولی
 دوبلیہ سے - انہوں نے اپنے والد علی بن
 علی سے انہوں نے اپنے والد علی
 بن محمد سے انہوں نے اپنے والد

محمد بن علی و هو جد آل سادہ باعلوی
 عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطہ رجلین
 الشیخ عبد اللہ الصالح للمغربی والشیخ عبد اللہ
 المقتدر المغربی وکان الشیخ ابو مدین اصل
 الشیخ عبد الرحمن لم یس الفقیہ المقدم محمد
 بن علی لم یضربک فاریس الشیخ عبد اللہ الی
 حضرت فالبطل الخرقۃ ثم الشیخ المقتدر
 ابو مدین شعیب بن حسن للمغربی اخذ
 الطریقۃ ولبس الخرقۃ ثم شیعہ ابی یحییٰ
 عن الشیخ علی بن حزم عن الفقیہ الحافظ
 القاضی ابی یحییٰ بن عبد اللہ بن محمد
 المعاصر المصنف ابی یحییٰ الحرابی
 الاکدسی کاشف البی عن الامام حجت الاسلام
 الحامد محمد الغزالی عن امام
 المعین عبد الملك عن والد الشیخ
 ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الجوفی
 عن الشیخ العالم العارف ابی طالب
 المکی محمد بن علی بن عظیم الخادی عن
 ابی یحییٰ بن محمد الشیخ عن السید
 الطائف ابی القاسم جنید
 بغدادی و محمد بن علی الفقیہ المقدم
 طریقتہ اخری فی طریقتہ الاباء
 و الجدد و فی انما اخذ عن ابیہ
 علی و هو اخذ عن والده
 محمد صاحب مریاط عن ابیہ

محمد بن علی سے کہ وہ جد میں آل سادہ باعلوی
 کے انہوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے
 بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبد اللہ صالح
 مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن مقدم مغربی اور
 شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ وہ
 پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے
 کہ میں تو بھیجا تھا شیخ عبد اللہ نے حضرت کی
 طرف تو ان کو خرقة پہنایا یا پھر شیخ مقدمی ابو
 ابو مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
 اور خرقة پہنایا ہے شیخ ابو یحییٰ سے انہوں نے
 شیخ علی بن علی حزم سے انہوں نے فقیہ الحافظ
 قاضی ابو یحییٰ محمد بن عبد اللہ بن محمد معاصر
 ابو یحییٰ حرابی اندلسی شیبلی سے انہوں نے
 امام حجت الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے انہوں
 نے امام المعین عبد الملك سے انہوں نے
 اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف
 جوینی سے انہوں نے شیخ عالم عارف ابو
 طالب علی محمد بن علی بن علیہ عارفی سے
 انہوں نے ابو یحییٰ بن محمد الشیخ عن السید
 انہوں نے سید طاہر ابو القاسم جنید
 بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
 کو دوسری جہت ہے طریقہ کی کہ وہ آباؤی
 واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقہ
 اخذ کیا ہے والد علی سے اور انہوں نے اپنے
 والد محمد صاحب مریاط سے انہوں نے اپنے والد

علی خالع قسم عزابید علی عزابید محمد
 عزابید علی عزابید عبد اللہ عزابید
 المہاجر فی الدار عزابید علی عزابید
 محمد عزابید علی العرفی عزابید کلام جعفر
 الصادق وکنک لابی مدیر طریقتی
 ترجع الی النور وھی ان الشیخ ابامدین اخذ
 الطریقتہ عن الشیخ ابی یغزل بنو مرہو
 عن الشیخ ابی شعیب ابوب السارہ
 بن سعید القضاہجی وھو عن الشیخ
 عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل
 الجوہری وھو عن والد ابی عبد اللہ
 الحسین الجوہری وھو عن الشیخ
 ابی الحسین النور بن المعرف
 مابن البصر بن رفیع الجندی وھو
 عز السری وایضاً البصر الشیخ ابو
 مدین عزابید امام ابی بکر الطریقی
 عن الشافعی عن الشیخ عزابید
 وکنک لابی امام حجتہ الاسلام طریقتہ
 الخری من حجتہ ابی علی الفارسی
 وکنک لابی بیطالب الملکی طریقتہ الخری
 علیہا اعتمد صاحب نفحات وھی
 انما اخذ الطریقتہ عن ابی الحسن
 محمد بن ابی عبد اللہ محمد عزابید
 ابی عبد اللہ محمد بن سالم البصری
 بقیہ حدیث عرف کلام سید اردو مولوی عبد الباقی

خالع قسم سے انہوں نے اپنے والد علوی سے
 انہوں نے اپنے والد محمد سے انہوں نے اپنے
 والد علوی سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ
 سے انہوں نے اپنے والد مہاجر بنی الدار محمد سے انہوں
 نے اپنے والد عیسیٰ سے انہوں نے اپنے والد محمد
 سے انہوں نے اپنے والد علی عرفی سے انہوں نے
 اپنے والد امام جعفر صادق سے اور اس طرح ابو مدین
 کا طریقہ دوسرے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
 کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے
 اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یغزل بنو مرہو سے اور انہوں
 شیخ ابو شعیب ابوب سارہ بن سعید قضاہجی
 سے انہوں نے شیخ عبد الجلیل سے انہوں نے
 شیخ ابو فضل جوہری سے انہوں نے اپنے والد
 ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ
 ابو حسین نوری عرف ابن البصر بن رفیع صید
 انہوں نے سری سے اور نیز فرقہ مینا ابو مدین
 نے امام ابو بکر طوسی سے انہوں نے شافعی
 انہوں نے شبلی سے انہوں نے صمد سے اور
 اس طرح امام حجتہ الاسلام کا دوسرا طریقہ ہے
 جہت سے ابو علی فارسی سے اور اس طرح ابو
 طالب ملی کا طریقہ دوسرے جس پر اعتماد
 کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ
 انہوں نے اخذ کیا طریقہ ابو الحسن محمد بن ابو
 عبد اللہ محمد بن سالم البصری سے
 عبد اللہ محمد بن سالم البصری سے

عن سهل بن عبد الله السستري
والثقة ابو طالب المكي هو صاحب
كتاب قوة القلوب قالوا
لم يصنف في الاسلام مثل في
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب
هو اصل التصوف في كل صنف في السالكين
فهو مخرج على قوت القلوب مثل
الاحياء وغنية الطالبين الحواشي
واستلزي في كتاب قوت القلوب
الى اخذته لجازة عن الثقة ابو طاهر
عن الثقة بهد الخليل عن الثقة محمد بن
الحللاء البجلي عن احمد بن عيسى بن
جميل الجلي عن علي بن ابي بكر القرافي عن
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن
الشهاب احمد بن محمد الجازي عن ابي اسحاق البرهاني
القمي عن ابي العباس احمد بن محمد بن
ابيه طالب الجازي عن عبد الله السستري بن
دلف عن ابي القاسم محمد بن يحيى البرقاني
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابي طالب
قال اخبرنا والدي ابو طالب المكي
قال في من اثنى على محمد اقبله بفضله
الف وسمي وسمي وسمي وسمي بعد ان
يتم استكمالها في كتابين عن
ابي طاهر محمد بن محمد بن محمد بن محمد

انہوں نے سهل بن عبد الله السستري سے اور شیخ
ابو طالب المکی میں صاحب کتاب قوت القلوب
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں
اسکی مثل نہیں۔ دقائق طریقہ میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں
اس سے نکالی گئیں جیسے امیاد وغنیہ الطالبین
اور عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی ہیں
ہے کہ میں اصل کی اجازت شیخ ابو طاهر سے انہوں
نے شیخ احمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی
بن ابی سے انہوں نے احمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن
انہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے انہوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے انہوں
نے شہاب احمد بن محمد جازی سے انہوں
نے ابو اسحاق برہان تنوخی سے انہوں نے
ابو العباس احمد بن ابو طالب جازی سے
انہوں نے عبد العزیز بن دلف سے انہوں
نے ابو القاسم محمد بن محمد بن بروانی سے انہوں
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر بن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن خالد ابو طالب
مکی نے پھر ذکر کیا۔ مزید زار مجھ سے ہے
امید الف وسمی وسمی وسمی بعد کے
لام ہے اسی طور ضبط کے ہیں ہم نے دو وزن
نقطہ ابو طاهر سے تقریر علی بن محمد بن محمد بن محمد

میم نسبت ہر مراغہ شہرست بہ آذربایجان فاروق
 بوزن فاروق آخر آن مثلثہ است قریہ است
 در میان واسطہ بصریہ قال الیافعی فی سندہ
 ۲۲۸ ان الزواوی نسبت الی الزواویہ
 قبیلہ کبیرۃ ذات بطون واخلز
 مسکنہا اعمال اولیٰ سقیہ انتھ۔ وھ
 بفتح واو و سکون ہا آخر آن طار مملہ است
 ویست نزد یک عدن۔ عدن لکھتین
 شہری است از زمین بر ساحل بحر عقیس
 تجتہ و ثناء از اسمار شہرست مشتق
 از عترہ بمعنی اخذ لعنف و شدت ان
 لقب شیخ عبد اللہ است۔ ثم قیل
 عیدروس فجعلت التاء دالاً و
 هو بعین مملہ ثم بیاء مثناة ساکنہ
 و دال مملہ فراء مضمومۃ فواو
 ساکنہ ضین مملہ فخصا مکرر المیم
 و سکون المعاط مملہ و فتح المضاد
 المعجمة آخر مراء مملہ لقب بالمحصلا
 لبعثہ حضورہ عند الاستفاضة بہ
 سقاف بسین مفتوحۃ فقاف
 مشدودۃ مفتوحۃ آخر فاعطب
 بالقاف بلبلۃ فی سرحال متوکل
 الدویدہ یعنی صاحب الشہر
 کتب المقدم یعنی ہو مقدم الترتیب
 و مقبرہ غنت اور زیارت می کنند بعد از آن سائر

میم نسبت ہر مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
 آذربایجان میں فاروق بوزن فاروق آخر
 میں تا مثلثہ ایک قریہ ہے در میان واسطہ اور
 بصرہ کے کہا ہے یافعی نے شہر میں کہ زواوی
 نسبت ہے زواویہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
 ذات بطون واخلز ہے اور اسکا مسکن اعمال
 اولیٰ سقیہ ہے انتہی۔ و بطون بفتح واو و سکون ہا
 آخر اس کے طار مملہ ایک گائون ہر نزد یک
 عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن میں کے کنارہ
 بدریک کے تفسیر و س تجتہ اور ثناء شہر کے نام
 میں سے مشتق ہر عترہ سے بمعنی اخذ لعنف
 و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اللہ کا ہے
 پھر بولنے میں عیدروس تا وال ہو گئی ہے اور
 وہ بعین مملہ اور یاء مثناة ساکنہ اور وال مملہ
 اور رائی مضموم پھر واو ساکن عار مملہ و
 فتح نما و معجمہ آخر اس کے رک مملہ لقب ہے
 بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فراء و
 کے۔ سقاف بسین مفتوح و قاف مشدودہ
 مشدودہ آخر اس کے فالقب ہے صیغہ مبالغہ
 سے بیچ سرحال کے متولی الدولہ یعنی صاحب
 شہر کہنہ المقدم یعنی مقدم الترتیب مقبرہ میں
 پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی
 تحقیق الروایہ علی سائر مملہ وہاں سائر میں صاحب
 خواب کہتے ہیں عربیہ بکفی ہے اور خواب کی ریت
 اور تحقیق اس شہر و بکفی کی بکرا جگہ کہنے میں آتی ہے

سادات را پس اورا مقدم الترتیبہ کفہ شد
 ابوہریرہ بن نفیع المیم وسکون الدال المہملہ
 ونفیعہ التختہما آخر وزن ابوہریرہ الفتحا
 والعین المہملہ والنزاع المعجم خزہم بکسر حاء
 المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المعجم
 آخر ضمیر الجمع للذکر معارفی نفیعہ المیم والعین
 المہملہ وبعده الف فاء مکسورۃ ثم
 راء مہملہ عنزالہ بفتح الغین
 المعجم وتخفیف الزاء المعجم خسریتا
 من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
 وفتح الراء وسکون التختہما بعدھا
 کون قباء النسبتہ نسبتہ الی جون
 ناحیہ کبیرۃ من لواحق نیشاپور
 ابو طالب محمد بن عطیہ الحارثی عطیہ
 نفیعہ عین مہملہ وکسر طاء مہملہ
 وباء مثناة تحتانیہ حارثی بجلد
 وراء مہملتین وقاء مثلثہ
 ذلف بضم الدال المہملہ وفتح اللام
 آخر فالتحدر نفیعہ جیم وسکون حاء مہملہ
 وفتح طاء مہملہ وراء مہملہ شبلہ بکسر
 الشین المعجم وسکون الموحی بعد لام
 نسبتہ الی شبلہ قرنیہ من قرنی
 اسر شنتہ بضم الهمز وسکون المسین
 المہملہ ضم الراء المہملہ وفتح الشین المعجم
 وفتح النون بعد ہاء ساکنہ بدل عظیمہ

سادات کی پس اسکو مقدم الترتیبہ کہتے ہیں
 ابوہریرہ بن نفیع میم وسکون الدال المہملہ وفتح التختہما آخر
 اسکے وزن ابوہریرہ الفتحا تحتیہ وعین مہملہ وکسر الزاء المعجم
 خزہم بکسر حاء وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المعجم
 آخر جمع مذکر معارفی نفیعہ میم وعین مہملہ وبعده
 الف فائی مکسورہ پھر رک مہملہ عنزالہ بفتح الغین
 المعجم تخفیف زاء المعجم ایک قریہ ہے مضافات
 طوس سے جوینی بفتح جیم وفتح واو وسکون التختہما
 اسکے بعد کون اور باء النسبتہ نسبتہ جون ایک
 ناحیہ بڑی ہے نیشاپور کے لواحق میں۔ ابو
 طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
 عین مہملہ وکسر طاء مہملہ وباء مثناة تحتانیہ
 حارثی بجلد وراء مہملتین وثناء مثلثہ
 ذلف بضم وال مہملہ وفتح لام
 آخر فالتحدر ففتح جیم وسکون
 حاء مہملہ وفتح طاء مہملہ وراء مہملہ
 شبلہ بکسر شین المعجم وسکون موحی
 بعد اسکے لام نسبتہ ہے طرف
 شبلہ کے جو ایک گاؤں ہے۔

اسر وشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
 مہملہ وضم راء مہملہ وفتح شین المعجم وفتح
 وزن بعد اس کے ہائے ساکنہ ایک بہت بڑا
 شہر ہے پڑاؤ کلیسی حصار دل و دوم
 حمد و ثنیت ومنتہت میں مروجہ اور مشہور
 غزلین جو قوالی کا انتخاب میں قیمت ار

در اسم قند من بلاد ماوراء النهر
 صاحب مرباط ایامند بنتر ظفار
 القند من بلاد ماوراء النهر
 مرباط کھراب بلاد بساحل الهند
 خالع قسم اشترے ارضا بشرین
 الف دینار و سماعا قسم باسم ارض
 بالبصری کانت لاهل و غریب
 غلام صارت قریباً تم انتقل
 منها الی قریباً آخری فقیل له
 خالع قسم عربین مصغر اسم
 وادی قریب المدینة المشرقة
 نسب الیها علی العربی نقلنا
 هذه السلسلة العبد و سید
 و ضبط اکثر ما فیها من الاسماء المبهمة عن
 المنجات القد سید فی الخرق العبد
 للسید عبدالقادر العید و من معنی المشرع
 المردی فی ال باعلوی السید محمد شبلی
 الخیرنا الشیخ ابو طاهر الخیرنا الشیخ احمد الخلی
 قال الجار بقراءة هذا الدعاء خلف كل
 صلوة من الخمس السید عبد الرحمن بن
 باعلوی تلمیذ السید عبداللہ الحداد
 و زوج ابنته غریب السید عبدالرحمن
 بن علوی الحداد باعلوی و هو هذا الی الدمر یا
 لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز استلک
 قالها الیک و استغراقاً فیک و فناءک

سمرقند کے اسطرف ماوراء النہر کے
 شہروں میں سے صاحب باط یعنی شہر ظفار قد
 قاموس میں کہاہے مرباط بر وزن محراب
 ایک شہرے کنارہ ہند کے خالع قسم
 نے خرید کی تھی ایک زمین میں بیس ہزار
 دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا
 جو بصرہ میں اُسکے کہنے کے لوگوں کے
 زمین کا تھا اور وہاں رفت لگاتے پھر وہ
 قریہ ہو گیا۔ پھر منتقل ہوا اس سے دو سر قریہ کی طرف
 تو بونے لگے خالع قسم عربین مصغر نام ہے
 ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرقہ کے ہے
 اسکی طرف منسوب ہیں علی عربی معنی نقل
 کیا یہ سلسلہ عیدر و سید عبدالقادر
 عیدروس کا اور ضبط اسماء مہم کے نفحات
 قدوسیہ سے خرقة میں عیدر و سید عبدالقادر
 کے اور مشرعی مرووی کے بیچ آل باعلوی
 کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہکو شیخ ابو طاهر نے
 انکو شیخ احمد خلی نے انہوں نے کہا ہکو احازت
 دی اس دعل کے پڑنے کی پانچون نمازوں کے
 بعد۔ سید عبدالرحمن بن علی باعلوی شاکر و سید عبداللہ
 حداد اور ان کے واما و سید شیخ سید عبداللہ
 بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہ ہے۔
 یا اللہ یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز
 استلک قالها الیک و استغراقاً فیک
 و فناء سربک

عن سواك ولطفًا شاملًا حليًا وخفيًا وحرًا
 طيبًا هنيئًا ومرئيًا وقوة في الايمان
 واليقين وصلابتها في الحق والدين و
 عذابك يدوم ويتخلد وشرفاً يبقی
 يتابداً لا يخالطها تكبر ولا تملو واردة
 فساد في الارض ولا علوانك سمیع قريب
 وصلى الله على سيدنا محمد وال وصحب
 وسلم قلت والسيد عبد الله الحمدان
 ديوان شعری في غایت اللطف والفصاحة
 غالية في النصيحة والسلوك ناولی بعض
 قصائده ابن بنته السيد عبد الله الميرزا
 والعید روی قلت واخبر في جماعة من
 سادة آل باعلوی منهم السيد عبد الله
 بن جعفر مدھران سادة آل باعلوی
 له من الموطبة بعد طبقة یوسف بقرة
 الاحياء وحفظ والعمل بما فی المواعظ
 علی اورادہ قائمہم فی العقائد مذہب
 اهل السنة والجماعة ومذہبهم فی الفقه
 مذہب الشافعی ومذہبهم فی السلوک
 القيام ما فی الاحیاء والله اعلم
 اما طریقة شاذلیہ ہیں این
 فقیر خرقہ پوشید از دست شیخ ابو طاهر از والد
 خود شیخ ابرہیم کردی وهو عن الشیخ احمد
 القشاشی وهو عن الشیخ احمد الشناوی
 وهو اخذ عن جماعة منهم سیدی محمد

عن سواك ولطفًا شاملًا حليًا وخفيًا
 ورنقًا طيبًا هنيئًا ومرئيًا وقوة في
 الايمان واليقين وصلابتها في الحق
 والدين وعذابك يدوم ويتخلد وشرفاً
 يبقی ويتابداً لا يخالطها تكبر ولا تملو واردة
 فساد في الارض ولا علوانك سمیع قريب
 وصلى الله على سيدنا محمد وال وصحب
 وسلم من کتابوں میں سید عبد الله مدھران کا ایک
 دیوان ہے اشعار کا نہایت لطیف فصاحت
 کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک
 ہے ان کے بعض قصیدے مجھے لاکر
 دئے ان کے بھائی سید عبد الله مدھران
 مدھرانوی نے میں کتابوں میں مجھ کو خبر دی ایک
 جماعت نے آل باعلوی کی ان میں سے
 سید عبد الله بن جعفر مدھران کے حضرات باعلوی
 ہمیشہ ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں
 احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اسکے یاد کرنے
 کی اور اس پر عمل کرنے کی اور اسکے اوراد کی تلاوت
 کی اور ان کا مذہب عقائد میں اہل سنت و جماعت
 ہے اور فقہ میں احناف مذہب شافعی و سلوک
 میں جو احیاء العلوم میں ہے اس پر قیام کرتے
 ہیں اور علم طریقة شاذلیہ کا اس شخص نے خرقہ پہنا
 ہاتھ شیخ ابی طاهر کے انہوں نے اپنے والد شیخ ابرہیم
 کردی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں
 نے اخذ کیا ایک جماعت کے ان میں سے سید محمد

بن قاسم العلامة والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیری الشیخ ابراہیم العلقمی
وسیدی محمد بن زین الدین ظہر صاحب الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادیر
بادایہ والنسب منہ خیر صاحب لعلہ محمد
بن محمد بن الخزرجی وهو صاحب اخذ الخرقۃ
عن التاج السبکی وهو صاحب واخذ عن
سید احمد بن عطاء اللہ الاسکندر صاحب
الحکم وهو صاحب اخذ عن سید ابی العباس
للغشی وهو صاحب اخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابو طاهر الخرقۃ
واخذ التلقین عن الشیخ الحرم احمد الخلی الشیخ
عبد بدہ بن سالم عن الشیخ عینی المغربي عن الشیخ
ابی عتقان سعید بن ابراہیم الخزاز فی ایضاً
لبس الشیخ ابی طاهر خرقۃ شیعہ بالکتاب والاجازۃ
الشیخ محمد بن سلیمان المغربي نزول مکہ طلب الشیخ
ابراہیم منہ الخرقۃ لادارۃ فادسلها الی اللدنیۃ
لہم کتب لہم بالاجازۃ لما تفعولہ روایۃ ولم
یجمع الشیخ ابو طاهر مع بلیاس من یبد
بلیغ ابی عتقان الخزاز بلیاس لہما من ابی
عتقان المغربي بلیاس لہما من ابی العباس
حجی الوہرانی بلیاس لہما من ابی سالم سید
ابراہیم التازی بلیاس لہما من ابی بن موسی
الزادی من ابی عبد اللہ محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

بن قاسم علامہ ولی کبیر سیدی حسن الانجیری
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کی۔ اور آداب یافتہ ہوئے ہیں ان کے آداب
سے اور فرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وصیت
میں ہے ہیں علامہ محمد بن محمد جزدی کے اور
انہوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ کیا
ہے تاج سبکی سے اور انہوں نے سیدی احمد
بن عطار راہ اسکندی صاحب کم سے اور انہوں نے
سیدی ابو العباس مرغشی سے اور انہوں نے قطب
ابو الحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاهر خرقہ ہنا اور
اخذ تلقین کیا شیخ الحرم شیخ احمد خلی سے اور شیخ عبد
بن سالم سے اور انہوں نے شیخ عینی مغربی سے
انہوں نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم خزاز سے
اور نیز ہنا یا ابو طاهر کو شیخ نے خرقہ ایسے شیخ کا کتابت
اور اجازت کیسا تھ شیخ محمد بن سلیمان بن زیل مکہ
سے طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اسے خرقہ اپنی اولاد
کی واسطے انہوں نے خرقہ بھیجا ان کی واسطے طرف مدینہ
کا اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئی یہ روایت اول
مجمع نہیں ہو شیخ ابو طاهر اسے خرقہ پہنے میں ان کے
شیخ ابو عثمان خزاز کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو
عثمان مغربی سے انہوں نے پہنا ابو العباس
احمد حجی و حراق سے انہوں نے ابو سالم سیدی
ابراہیم تازی سے انہوں نے صالح بن موسی زداوی
سے انہوں نے ابو عبد اللہ محمد بن مخلص طیبی سے

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
 زین الدین ابی بکر السید ابی عبد اللہ بن
 السید ابی الحسن الشافعی وھما من القطب
 ابی الحسن الشافعی ثم القطب فی الدین
 ابی الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
 الشہید بالشافعی اخذ الطریقۃ والنسب
 الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن مہیش
 وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات
 المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصور
 المعروف بالفقیہ مصغری وھو عن الشیخ
 فخر الدین وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو
 عن الشیخ تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
 محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
 وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراہیم البصری وھو
 عن الشیخ ابی القاسم المرغانی وھو عن الشیخ فتنہ
 السعدی وھو عن الشیخ سعید القزوانی وھو عن
 الشیخ ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام
 حسین بن علی وھو عن امیر الامام امیر المؤمنین
 علی بن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
 وشفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واین فقیر حزب
 الجہل خذ کلامہ بنشینہ ابوطاہر عن الشیخ محمد
 الغفلی عن الشیخ محمد بن العلام عن سالم السہل
 عن الفخیم العبطی عن شیعۃ الاسلام ذکریا
 الطاف القدوسی مؤثر مبارک وروایت حضرت شاہ صاحب تصوف کی تمام ملاحم کا بیان کیا ہے قیمت

مذہب الجہل

انہوں نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہوں
 نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابوعبد اللہ
 بن سید ابوحسن شافعی سے اور ان دونوں
 قطب ابوحسن شافعی سے پھر قطب نور الدین
 ابوحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شافعی
 نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنائے شیخ عبد السلام
 بن مہیش سے اور انہوں نے سید عبد الرحمن بن
 زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین مدنی
 عرف بفقیر مصغر اور انہوں نے شیخ فخر الدین
 انہوں نے شیخ ابوحسن علی سے انہوں نے شیخ
 تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین
 محمد سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
 انہوں نے شیخ ابواسحاق ابراہیم بصری سے انہوں
 نے شیخ ابوالقاسم مرونی سے انہوں نے شیخ فتنہ
 سے انہوں نے شیخ سعید قزوانی سے انہوں نے شیخ
 ابومحمد جابر سے انہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
 سے انہوں نے والد امام امیر المؤمنین علی ابن
 ابیطالب سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین
 قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کیا شیخ ابوطاہر
 سے انہوں نے شیخ احمد غفلی سے انہوں نے شیخ
 محمد بن علام سے انہوں نے سالم سہوری سے
 انہوں نے بنیم عبطی سے انہوں نے
 شیخ الاسلام زکریا سے

قیمت

عن العبد المذنب بن فترات عن التاج
عبد الوهاب بن علي السبكي عن والده المذنب
علي بن الكاظم السبكي عن الشيخ احمد بن
عطاء الله عن الامام الشافعي ابو العباس
احمد بن محمد بن علي بن الحسن
الشافعي واخذ كل واحد من ابي عطاء الله
سند الشافعي احمد بن عطاء الله عن الشافعي
ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ احمد بن محمد
قال اخبرني الشافعي يحيى الشافعي بتلقيه
عن الشافعي سعيد بن جابر عن الشافعي
سعيد المقرئ عن الولي الكامل احمد
حجج عن العارف بالله سيد ابراهيم
بقراءة اربع سور من القرآن في كل يوم
وليلة وهي اقرب باسم ربك الذي خلق
وانا انزلناه في ليلة القدر فاذا انزلت
الارض زلزالها ولا يلاف قرين

طريقة شطارية

والطريقة شطارية بن يارم بن يحيى بن
شيخ محمد بن كواهير عن شيخ محمد بن كواهير
چندان اين طریقه شهرت داشت اول کسی که این طریقه
در هندوستان از وی جاری شد عبد الله شطاری است
و اول کسی که این طریقه را در کربلا و شریف خدای و در انهری
بالله این فقیر فرزند است شیخ ابو طاهر کربوی پوشتی الی
بعل نذر در جوار سرسبز طاعت و از عباد الله ابراهیم
الکوی عن الشافعي احمد بن محمد بن سعيد

انہوں نے عن عبد الرحیم بن فترات سے
انہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی
سے انہوں نے اپنے والد تقی علی بن کافی سبکی
سے انہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے
انہوں نے امام ابو العباس احمد بن عمر مرسی
سے انہوں نے ابو الحسن شاذلی سے اور اخذ
کیا حکم اس عطا کا اسی سند سے شیخ احمد بن عطا
سے اور نجو خبر دی شیخ ابو طاهر نے کہا خبر دی ہو
شیخ احمد بن محمد نے کہا خبر دی مجھے شیخ کبھی شاذلی
اسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہوں کے شیخ
سعید مقرئ سے انہوں کے علی کامل احمدی سے
انہوں نے عارف بالله سیدی ابراہیم سے واسطے
پڑھنے چار سو تین قرآن کے ہمیشہ شب و روز میں
اور وہ یہ ہیں۔ اقرار باسم ربک الذی خلق
انزلنا فی لیلة القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالها
ولا یلاف قرین

طريقة شطارية

اور طریقه شطاریہ کی اس ملک میں بھی ایک جہت شیخ
محمد بن کواہیری سے اور فی الحقیقت شیخ محمد بن کواہیری
سے پہلے کچھ اس طریقه کی شہرت تھی اور وہ شامین جیلے
ہو عبد الله شطاری سے ہوا اور جس پہلے یہ طریقه جاری کیا
وہ شیخ خدای ماہد انہری ہیں غرض اس نے فرقہ
شیخ ابو طاهر کربوی کے ہاتھ سے سنا اور انہوں نے اسے عمل
کی اجازت دی جو انہری میں ہیں لے والد شیخ ابو طاهر
انہوں کے شیخ احمد شافعی سے انہوں کے شیخ احمد شاذلی

صبغة الله عن الشيخ وجميع المدين العلوی
 البحرانی عن الشيخ محمد عوف الكوالی والیضا بسب
 الشيخ ابو طاهر عن الشيخ احمد الغلی عن السيد مایر
 کلان عن الشيخ عیسوی السند البرهان ری عن
 الشيخ لشکر محمد عن الشيخ محمد عوف ثم لشیخ محمد
 عوف صاحب الجواهر الخ فاشترط طریق
 الشطار یأخذها عن الشيخ ظهیر عن الشيخ محمد
 الله سر مست عن الشيخ محمد عاشق عن الشيخ محمد قاسم
 عن الشيخ عبد الله شطار عن الشيخ محمد عارف عن الشيخ محمد
 عاشق عن الشيخ خد اقلی للاداء النهری عن
 ابی الحسن البحرانی عن ابی مظفر تراء الطوسی
 عن الشيخ ابی بن یزید العشی عن الشيخ محمد المخرنی
 تلقن من روحانیت سیدنا الامام جعفر الصادق
 بسند السابق ابن فقیر در فخر جیون به لا ہو
 رسید دست بوس شیخ محمد سعید لاهوری یافت ایشان
 اجازت دعائی سیفی ووندیل اجازت جمیع
 اعمال جواہر خسرہ و سند خود بیان کردند ایشان
 و دین زمانہ کے از اعیان مشائخ طریقہ حنیفہ
 و شطاریہ بودند و چون کے را اجازت سید اوند
 اور دعوت رحبت نے شد رحمتہ امیر تعالی
 سند قال الشيخ المعمل الفقہ حاجی محمد
 سمید اللاہوری اخذ الطریقۃ
 شطاریہ و اعمال الجواہر الخ من
 السیف و غیرہ عن الشيخ محمد انور اللاہوری
 عن الشيخ عبد الملك عن الشيخ البایزید الثاني

الشیخ ابی یزید السطامی تلقن من روحانیت

سید عافی سیفی و جواہر خسرہ

صبغة الله عن الشيخ وجميع المدين العلوی
 البحرانی عن الشيخ محمد عوف الكوالی والیضا بسب
 الشيخ ابو طاهر عن الشيخ احمد الغلی عن السيد مایر
 کلان عن الشيخ عیسوی السند البرهان ری عن
 الشيخ لشکر محمد عن الشيخ محمد عوف ثم لشیخ محمد
 عوف صاحب الجواهر الخ فاشترط طریق
 الشطار یأخذها عن الشيخ ظهیر عن الشيخ محمد
 الله سر مست عن الشيخ محمد عاشق عن الشيخ محمد قاسم
 عن الشيخ عبد الله شطار عن الشيخ محمد عارف عن الشيخ محمد
 عاشق عن الشيخ خد اقلی للاداء النهری عن
 ابی الحسن البحرانی عن ابی مظفر تراء الطوسی
 عن الشيخ ابی بن یزید العشی عن الشيخ محمد المخرنی
 تلقن من روحانیت سیدنا الامام جعفر الصادق
 بسند السابق ابن فقیر در فخر جیون به لا ہو
 رسید دست بوس شیخ محمد سعید لاهوری یافت ایشان
 اجازت دعائی سیفی ووندیل اجازت جمیع
 اعمال جواہر خسرہ و سند خود بیان کردند ایشان
 و دین زمانہ کے از اعیان مشائخ طریقہ حنیفہ
 و شطاریہ بودند و چون کے را اجازت سید اوند
 اور دعوت رحبت نے شد رحمتہ امیر تعالی
 سند قال الشيخ المعمل الفقہ حاجی محمد
 سمید اللاہوری اخذ الطریقۃ
 شطاریہ و اعمال الجواہر الخ من
 السیف و غیرہ عن الشيخ محمد انور اللاہوری
 عن الشيخ عبد الملك عن الشيخ البایزید الثاني

عن الشيخ وجيه الدين الكحل في تعين الشبهة
 محمد غوث الكوالمیری وایضاً ابن فقیر
 اجازت طریقہ شطاریہ مائل شد از حضرت
 والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میروقی
 عن الشاہ پیر میں ہتی لبند لا یحضر فی
 الان وجدت فی کتاب العزیزہ ابراہ
 عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
 ہاء الدین الشطاری اند قال بلکہ
 ذکر مشرب شطاریہ ذات بزبان یا دل گوید ملاحظہ
 اسما صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم و در
 خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
 پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
 ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
 و بینا و دانای و در دل قرار دہد و در یک دم
 گوید از اول تا آخر دم این در عنبر محاربہ
 کبیر است تا ما در محاربہ کبیر اگر در یک دم دو صد بار
 زیادہ گوید پس بہتر است چون بہت صفات
 استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
 آن صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر
 علیم شنوا و اتم بینا و انا قائم حاضر ناظر
 شاد۔ چون مدتی درین شغل استقامت
 میفرماید یعنی قادر۔ و امد۔ حی۔ قیوم
 ناہر۔ باطن۔ رؤف۔ تود۔ ہادی و بدیع
 ذاتی و خروج و نزول۔ در ہر ذکر و اسمی
 شرط است چون زمانے بدین شغل

انہوں نے شیخ وجیہ الدین کحلانی سے کہ انہوں
 نے شیخ محمد غوث کوالمیری سے اور نیز ابن فقیر کو اجازت
 طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
 قدس سرہ سے انکو شیخ لال میرٹھی سے انکو شاہ
 پیر میرٹھی سے اُن کی سند اس وقت
 مجھے یاد نہیں میں نے کتاب عزیزہ میں پائی
 معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو
 شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ انہوں نے
 کہا ہے کہ جان لینا چاہئے کہ ذکر مشرب شطاریہ
 کا اسم ذات بزبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ
 اسما صفات کا کہے یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم خیال
 میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطہ کی پیش
 نظر رکھے اور مد کشے اور شد کہے اور زیر ناف سے
 شروع کرے اور مدنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
 دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک
 دم میں ایک فو کہے دم کے اطل سے دم کے آخر
 آکا میں اور یہ کہ محاربہ کبیر ہو اور جو محاربہ
 کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے
 جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین
 کرے کہ اُن صفات کو نبات کہتے ہیں۔ یعنی
 سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ شنوا۔ بینا۔ و انا۔ قائم۔ حاضر۔ ناظر
 حاضر شاد ہے جب ایک مدت اس شغل میں مقیم ہوگا
 تو فرماتے ہیں یعنی قادر۔ و امد۔ حی۔ قیوم۔ ناہر۔
 باطن۔ رؤف۔ تود۔ ہادی۔ بدیع۔ ذاتی۔ و بدیع۔
 ذاتی۔ نزول۔ در ہر ذکر و اسمی شرط ہے حیاتیات اس میں

طریقہ شطاریہ

استقامت گرفته باشد بعد موقوفات تعلیم کنند
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر اکبر القرب
الاقرب اللطیف لطف اکبر اکرم النور
العلیم اعلم بعد از ان به محله کبر شغل کنند که دم گرفته
بشد تمام با تصور ملاحظه چنان ذکر گوید که خوش ساز
اندام طریق باران روان شود و گویند
و ذکر بیوش گرد و فائده است که آنچه بجز سنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن همه بدن حاصل
میشود و این مقدار کافی است باقی از مرشد معلوم
گرد و بد آن مراقبه بطریق است اول آن که
بجای صلوة بنشین و التزام علم بدن کنی که باری
تبارک و تعالی بنیاد شوا و داناست چنان ازین
علم لغو غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبه بلبل
شیخ لازم گیر و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
لازم ازین علم باشد و چون درین استقامت شود
در مراقبه ثانی آرامش آید و نیز گویند شروع کنی
و این هم بر آن نیست مذکور بنشین و در نماز
بجانب دل مال گردانی و چشم را بندی و به چشم
باطن سوئے دل نگری و تصویری که خدای عزوجل
رامی بینی چون این شغل بکمال رسد حجاب
تشبیه بر خیزد و به تحقیق بدانی که خدا تعالی را
می بینی پس ازین ترقی کن و در مراقبه ثالث که
آزما سانس نیز نامند مشغول شود آن
آن است که بر صفات مسطورہ بنشین
الا آنکه نظر سوئے آسمان داری و چشم

در بیان تعلیم

و آنچه در این کتاب

در بیان تعلیم

مستقیم ہو جائے تو موقوفات تعلیم فرما بین
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر اکبر القرب
الاقرب اللطیف لطف اکبر اکرم النور
العلیم اعلم اسکے بعد محاربہ کبر شغل کر انہیں کہ دم و دم
کر خوب شدت ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ پسینہ کی طرح برسنے لگے اور ذکر کر یوں
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ حسب قدر ہو کے
بہتے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جائے اور ہقدر کافی ہے باقی مرشد
معلوم ہو جائیگا۔ چنانچہ چاہئے کہ مراقبہ تین طور میں
ایک تو یہ کہ اس طرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھے ہیں تو
اس علم کو لازم کرے یعنی تعلیم سے یوں جائے کہ اور
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہو و جب اس علم سے ایک لمحہ بھی
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں بطریق لازم ہے
اور نماز و تلاوت اور تمام احوال کو لازم ہے و جب اس میں
استقامت آئے جائے۔ دوسرے مراقبہ جسے مشاہد بھی کہتے ہیں شروع
کرے۔ اور اس میں بھی ایسی شکل سے بیٹھے ورنہ دل کے وسط
کی طرف جھکے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیه کا اٹھ جائیگا تو تحقیق مانگا کہ خدا تعالیٰ
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ
میں کہ اسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں مشغول
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

فراز کرده بر بخت مختصر تصور کنی که رُوح
از قالب بیرون رفت و از سموات گزشت
و بمکان حق تعالی مشغول شد اگر کسی برین
استقامت یا بد رشته سبزه پدید آید بجانب رشته
بالای مقام آسمان باشد و دوم جانب رشته در
دل او باشد و اعلی مرتبه طریق است و مشغولی
که مثل نخ می گویند همین است و درین واسطه
درست نیست۔

بیان سبجه

و اما سبجه فتاویٰ ها السید عمر ابن بنت
الشیخ عبد الله المصیری المکی قالنا و لقی ها
حدثنا الشیخ عبد الله نا و له ایاها
شیخه محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
و قال نا و لقی ایاها ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقرئ عن سید علی احمد
حجی عن سید ابراهیم التازی عن
ابی الفقه المراحی عن ابی العباس احمد بن
بکر الحدادی عن محمد بن الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیر ذی ابادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمشقی عن یحیی الدین بن ابی
الشناسی عن یحیی عن محمد بن الدین عبد الله بن ابی
الحسین المقرئ عن ابی عبد الله الفضل بن محمد بن یحیی
عن ابی محمد عبد الله السمرقندی عن ابی بکر محمد بن
السلطان الحدادی عن ابی نصر عبد الله بن عبد الله بن
عزیز بن محمد بن عبد الله بن الحسن بن القاسم الصنعفی

او بجای کرے اسی طرح جیسے مرتبے وقت یہ
خیال کرے کہ میری روح قالب کمال گئی تو سماعت
گذر گئی اور حقیقت کے معائنہ میں مشغول ہوئی اگر کسی
کو اس در استقامت حاصل ہوگی ایک راستہ ظاہر ہوگا
اس کا ایک سر سبز آئین آسمان پر ہوگا اور دوسرا
اُس کے دھن۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی جو شاخ
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست
نہیں۔

بتیج کی سند

وہ مجبوری سید عمر شیخ عبد الله المصیری مکی
کے نواسے نے کہا مجبوری یہ ہے نا نا شیخ عبد الله
نے اُن کو دی اُنکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجبوری ابو عثمان جزائری
نے اُن کو ملی ابو عثمان مقرئ سے اُن کو
سید احمد حجی سے اُن کو سید ابراهیم تازی سے
اُن کو ابو الفتح مراحی سے اُن کو ابو العباس
احمد بن البکر الحدادی سے اُن کو محمد والدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیر ذی ابادی لغوی
سے اُن کو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے اُن کو یحیی الدین بن یحیی الشناسی سے
اُن کو محمد والدین عبد الله بن ابی الحسین مقرئ سے
اُن کو ابی الدین عبد الله بن الفضل بن محمد بن یحیی
اُن کو ابو محمد عبد الله سمرقندی سے اُن کو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حدادی سے اُن کو ابو نصر عبد الله بن عبد الله بن
بن عمر سے اُن کو ابو الحسن بن ابی بن محمد بن قاسم الصنعفی

قال سمعت ابا الحسن المالكى وقد رايت
 وفي يد سبعة فقلت يا اوستاذ انت
 الى الان مع السبعة يقول كذا رايت استاذ
 الجليل في يد سبعة فقلت يا استاذى
 وانت الى الان مع السبعة فقال كذا رايت
 استاذى سوى بن المفلس السقطى في يد
 سبعة فقلت يا استاذ وانت مع السبعة
 فقال كذا رايت استاذى معصون
 الكرخى وفي يد سبعة فسالت عما سالتنى
 عن فقال كذا رايت استاذ شريح الحافى
 وفي يد سبعة وسالت عما سالتنى عن فقال
 رايت استاذى عمر المكي وفي يد سبعة فسالت
 عما سالتنى عن فقال رايت استاذى الحسن
 البصرى وفي يد سبعة فقلت يا استاذ مع
 عظم شأنك وحسن عبادتك وانت
 الى الان مع السبعة فقال لي هذا شئ كنا
 استعمالناه في البدايات فاكنا نتركه في
 النهايات انا احب الى اذكر الله بقلبي و
 يدي ولساني قال الشيخ ابوالعباس الرضاد
 تبين من قول الحسن البصرى السبعة كانت
 من عروة متخذة في هذا الصحابة لقول
 هذا شئ كنا استعمالناه في البدايات و
 بدايت الحسن من غير شك كانت
 مع اصحاب رسول الله صلى الله
 عليه وآله وسلم فانه ولد

انہوں نے کہا میں نے سنیے حسن علی سے اور حق میں دیکھا
 اکتوبیع کے ہاتھ میں ہو تو میں نے کہا اے حضرت ابی ہریرہ
 تبیع ہاتھ میں رکھتے ہیں کہا انہوں نے یونہی دیکھا تھا ابو حضرت
 حنیدہ کو اور اُن نے کہا تھا حضرت ابی تکلیف تبیع ہاتھ میں
 رکھتے ہیں انہوں نے کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد سر
 بن مغلس سقلی کو اور اُن کے ہاتھ میں تبیع تھی تو میں نے
 کہا اے حضرت ابی تکلیف تبیع رکھتے ہیں انہوں نے
 کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف
 کرخی کو اور اُن کے ہاتھ میں تبیع تھی اور میں نے یونہی
 پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھے پوچھا تو انہوں نے
 کہا ہم نے یونہی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر مافی
 کو اُن نے یونہی دریافت کیا جیسے تم نے مجھے
 انہوں نے کہا میں نے دیکھا اپنے حضرت عمر کی کو
 اُن کے ہاتھ میں تبیع تھی میں نے سوال کیا اسی طرح
 جسطرح تم نے مجھے انہوں نے کہا میں نے دیکھا
 اپنے استاد حسن بھری کو اُن کے ہاتھ میں
 تبیع تھی میں نے کہا اے حضرت ابی باوجود
 ایسی عظمت شان اور ایسی فیک عبادت کی
 اور بھی آپ کے ہاتھ میں تبیع ہو انہوں نے کہا کہ یہی
 ایک ایسی شے ہے کہ ہر تہذیب میں اسکا استعمال کرتے تھے
 تو مجھے نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں دست لکھا ہوں
 اس امر کو کہ ذکر اور دل سے کروں اور ہاتھ سے اور زبان سے
 شیخ ابو العباس سودا فرماتے ہیں کہ حسن بھری کے قول
 سے روشن ہو کہ تبیع موجود اور تھکتے اسی ایک جہد میں
 جو انہوں نے کہا یہ ایسی شے ہے کہ ہم اتہام میں کیا کرتے تھے اور

لسنين بقیام من خلافت عمر رضی اللہ عنہ کو تھے
 وعلیاً وطلحہ رضی اللہ عنہم وحصہ یوم
 الدار فی قضیۃ عثمان عمر اربع عشرۃ
 سنۃ وروی عن عثمان علی وعمار بن
 حصین و معقل بن یسار و ابی بکر و ابی
 موسی و ابن عباس و جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہم و خلق کثیر من الصحابة
 و الخلاف فی روایۃ عن علی رضی اللہ عنہ
 مشہور اتھی و اما دلائل الخبیرات
 فاخبرنا بہ شیخنا ابو طاهر عن الشیخ احمد الخلی
 عن السید عبد الرحمن الادریسی الشہید
 بالمجرب عن ابیہ احمد عن جدہ محمد
 عن ابی جحدہ احمد عن مولفہ السید الشہید
 محمد بن سلیمان الجوزی رحمۃ اللہ و اما
 قصیدۃ البرق فاخبرنا بہ ابو طاهر
 عن الشیخ احمد الخلی عن محمد بن العلاء
 العاملی عن سالم السمری عن النجم
 العیسی عن شیخ الاسلام زکریا عن ابی
 اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد
 بن الحسن الشافعی عن علی بن جابر الباقی
 عن ناظم ہاشم الدین محمد بن سعید
 حماد البوصیری رحمۃ اللہ کاتب حروف گوید
 این بہت انجہ از بیان سلاسل دین سالہ میر بعد از ان فکر
 بعض اسانید علم حدیث و علم فقہ و غیر ہما خواہ آمد و آمد
 اولاد و آخر فلان ہر دہانہ و علی علی سید محمد آلہ ہما حسین

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تھے
 تھے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
 رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو ان کی عمر
 چودہ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی
 روایت کی ہے عثمان علی و عمار بن حصین و
 معقل بن یسار و ابو بکر و ابو موسی و ابن عباس و ابن
 جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
 انکا حضرت علی سے روایت کریں خلق مشہور اتھی
 دلائل الخبیرات کی سند اور دلائل الخبیرات کی
 ہم کو اجازت تھی ہماری شیخ ابو طاهر انہوں کی شیخ
 احمد خلی سے انہوں کی سید عبد الرحمن ادریسی مشہور
 مجرب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے
 انکے دادا احمد سے انہوں نے انکے پیر دادا احمد سے انہوں
 نے انکے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جوزی
 رحمۃ اللہ علیہ سے قصیدہ بروہ کی سند
 ہمو جزیری قصیدہ بروہ کی ابو طاهر نے شیخ احمد علی سے
 انہوں کی محمد بن علا عاملی سے انہوں کی سلم سہوی سے
 انہوں کی نجم عیسی سے انہوں کی شیخ الاسلام مکرط سے انہوں
 نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں کی صلاح محمد بن محمد بن
 شافعی سے انہوں کی علی بن جابر الباقی سے انہوں کی اسکے
 ناظم شرف الدین بن محمد بن سعید حماد و ابو میر محمد بن
 کاتب و کاتب یہی بیاسل اس سالہ میں میر خواہ علم
 حدیث و فقہ و غیر ہما کی سند ذکر ہو گا فقط و الحمد للہ
 و آخر فلان ہر دہانہ و علی علی سید محمد آلہ ہما حسین

سند دلائل الخبیرات

قصیدہ بروہ کی سند

قرآن کریم (جہازی سائز)

۲۳ × ۳۶

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا قرآن کریم ضعیفوں اور کمزور نگاہ والوں کے لئے نایاب تحفہ
ترجمہ از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ
۱۔ برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ۔ ۲۔ علماء و فقہاء کے لئے معنویت سے لبریز
۳۔ محبت رسول سے بھرپور تفسیر۔ ۴۔ تمام مسائل پر آیات قرآن کی فہرست۔

المجدد احمد رضا اکیڈمی و دارالعلوم امجدیہ کی طرف سے مترجم قرآن کا انڈیشن مطبوعہ ۳۔ اگست ۱۹۷۶ء
قرآن سائز ۲۲ × ۳۰ اعلیٰ حضرت بریلوی کے اردو ترجمہ قرآن کا انگریزی ترجمہ زیر طباعت ہے۔

دوازده سورہ کلاں ۱۔ علماء اہلسنت کی نگرانی میں پہلی مرتبہ نہایت احتیاط سے طبع کیا گیا ہے۔
پنج سورہ ۱۔ پنج سورہ شریف مع ترجمہ از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ترکیب نماز اور فاتحہ دینے کا طریقہ
درود تاج، درود رکھی، درود غوثیہ، ختم قادریہ وغیرہ۔۔۔ دورنگ کی طباعت مع پلاسٹک کور۔ اہلسنت
کی طرف سے یہ پہلا پنج سورہ ترتیب دیا گیا ہے۔ ہدیہ مبلغ = ۸/ روپیہ

الدولۃ المکیۃ ۱۔ علم غیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد
رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی جلیل القدر تصنیف عمدہ سفید کاغذ۔ پلاسٹک کور کے ساتھ

ہدیہ سارہ جلد ۸/ روپیہ ہدیہ پلاسٹک کور ۱۰/۵۰ روپیہ

مدنی قاعدہ ۱۔ حصہ اول اور حصہ دوم۔ قرآن کریم صحیح عربی زبان میں پڑھنے، الفاظ کے صحیح ادا نہ ہونے
سے قرآن کریم کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ حضرت قاری رضا المصطفیٰ اعظمی نے جماعت اہلسنت کی فرمائش پر دو
سال کی کادش کے بعد اس قاعدہ کو ترتیب دیا ہے جس سے قرآن کریم کو صحیح عربی میں تلاوت کرنے میں رہنمائی حاصل
ہوتی ہے۔ بچوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ خصوصاً الفاظ کی نشاندہی اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے دورنگ کے
طباعت کی گئی ہے۔ دورنگ ٹائٹل حصہ اول ہدیہ ساٹھ پیسے۔ حصہ دوم ہدیہ ساٹھ پیسے۔
مجموعہ وظائف مع اٹھارہ قرآن و دعائے عمر و نسیات مدینہ منورہ نہایت حسین طباعت و جلد پلاسٹک کور قیمت ۳/۰

المجدد احمد رضا اکیڈمی
مطبوعہ۔۔۔ دکنہ منورہ لبرہ شاہ اسٹریٹ۔ امام باغ کراچی۔ فون۔ ۲۱۷۸۸۹

۲۱۷۸۸۹

عالم اپنے والی کتاب

ہر سال ہوتا ہے کہ انسان زندگی کا سبب اپنے کے سے مذہب کی پابندی لادنی ہے اس کے بغیر کوئی
 دنیا میں نہیں ہو سکتی اور یہ سبب اس کا آسرویت ہے اور جو وہ ان پر عمل کرتے ہیں ان کے منہ سے جہنم
 ہے لہذا اگر آپ اپنے خاندان والوں کو فائدہ مند و گروہاوت و مصلحت کی رست کن پہنچانے پر توجہ **سہار شریعت**
 کو سلام میں کیجئے، عورتوں کو بچہ کو بچہ دیتے جو اس کتاب کو مطالعہ فرماتے ہیں ایک ذریعہ عالم سے کم نہیں ہے۔
 سلطان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے خصوصاً جبکہ آدم جیو کے لئے مافی السوات کریں اور اس کتاب کو ہر
 مکتبہ شریعت کے احباب سے متعلق ہر جگہ میں ہر جگہ مکتبہ شریعت میں ہونا چاہئے۔
 حصہ اول: بیان عقائد و فقہ ۱۴۱۴ھ تا ۱۴۱۵ھ میں جہت سے سو سال تک حصہ چہارم ۱۴۱۵ھ تا ۱۴۱۶ھ سال فقہ و حنفی
 ۱۴۱۶ھ تا ۱۴۱۷ھ حصہ ششم ۱۴۱۷ھ تا ۱۴۱۸ھ سال فرائض و احکام ۱۴۱۸ھ تا ۱۴۱۹ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۱۹ھ
 تا ۱۴۲۰ھ حصہ دسویں و ہجرت و احکام ۱۴۲۰ھ تا ۱۴۲۱ھ حصہ ششم ۱۴۲۱ھ تا ۱۴۲۲ھ سال خیر و شر و احکام
 ۱۴۲۲ھ تا ۱۴۲۳ھ حصہ ششم ۱۴۲۳ھ تا ۱۴۲۴ھ سال فرائض و احکام ۱۴۲۴ھ تا ۱۴۲۵ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۲۵ھ
 تا ۱۴۲۶ھ حصہ ششم ۱۴۲۶ھ تا ۱۴۲۷ھ سال فرائض و احکام ۱۴۲۷ھ تا ۱۴۲۸ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۲۸ھ
 تا ۱۴۲۹ھ حصہ ششم ۱۴۲۹ھ تا ۱۴۳۰ھ سال فرائض و احکام ۱۴۳۰ھ تا ۱۴۳۱ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۳۱ھ
 تا ۱۴۳۲ھ حصہ ششم ۱۴۳۲ھ تا ۱۴۳۳ھ سال فرائض و احکام ۱۴۳۳ھ تا ۱۴۳۴ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۳۴ھ
 تا ۱۴۳۵ھ حصہ ششم ۱۴۳۵ھ تا ۱۴۳۶ھ سال فرائض و احکام ۱۴۳۶ھ تا ۱۴۳۷ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۳۷ھ
 تا ۱۴۳۸ھ حصہ ششم ۱۴۳۸ھ تا ۱۴۳۹ھ سال فرائض و احکام ۱۴۳۹ھ تا ۱۴۴۰ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۴۰ھ
 تا ۱۴۴۱ھ حصہ ششم ۱۴۴۱ھ تا ۱۴۴۲ھ سال فرائض و احکام ۱۴۴۲ھ تا ۱۴۴۳ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۴۳ھ
 تا ۱۴۴۴ھ حصہ ششم ۱۴۴۴ھ تا ۱۴۴۵ھ سال فرائض و احکام ۱۴۴۵ھ تا ۱۴۴۶ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۴۶ھ
 تا ۱۴۴۷ھ حصہ ششم ۱۴۴۷ھ تا ۱۴۴۸ھ سال فرائض و احکام ۱۴۴۸ھ تا ۱۴۴۹ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۴۹ھ
 تا ۱۴۵۰ھ حصہ ششم ۱۴۵۰ھ تا ۱۴۵۱ھ سال فرائض و احکام ۱۴۵۱ھ تا ۱۴۵۲ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۵۲ھ
 تا ۱۴۵۳ھ حصہ ششم ۱۴۵۳ھ تا ۱۴۵۴ھ سال فرائض و احکام ۱۴۵۴ھ تا ۱۴۵۵ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۵۵ھ
 تا ۱۴۵۶ھ حصہ ششم ۱۴۵۶ھ تا ۱۴۵۷ھ سال فرائض و احکام ۱۴۵۷ھ تا ۱۴۵۸ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۵۸ھ
 تا ۱۴۵۹ھ حصہ ششم ۱۴۵۹ھ تا ۱۴۶۰ھ سال فرائض و احکام ۱۴۶۰ھ تا ۱۴۶۱ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۶۱ھ
 تا ۱۴۶۲ھ حصہ ششم ۱۴۶۲ھ تا ۱۴۶۳ھ سال فرائض و احکام ۱۴۶۳ھ تا ۱۴۶۴ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۶۴ھ
 تا ۱۴۶۵ھ حصہ ششم ۱۴۶۵ھ تا ۱۴۶۶ھ سال فرائض و احکام ۱۴۶۶ھ تا ۱۴۶۷ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۶۷ھ
 تا ۱۴۶۸ھ حصہ ششم ۱۴۶۸ھ تا ۱۴۶۹ھ سال فرائض و احکام ۱۴۶۹ھ تا ۱۴۷۰ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۷۰ھ
 تا ۱۴۷۱ھ حصہ ششم ۱۴۷۱ھ تا ۱۴۷۲ھ سال فرائض و احکام ۱۴۷۲ھ تا ۱۴۷۳ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۷۳ھ
 تا ۱۴۷۴ھ حصہ ششم ۱۴۷۴ھ تا ۱۴۷۵ھ سال فرائض و احکام ۱۴۷۵ھ تا ۱۴۷۶ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۷۶ھ
 تا ۱۴۷۷ھ حصہ ششم ۱۴۷۷ھ تا ۱۴۷۸ھ سال فرائض و احکام ۱۴۷۸ھ تا ۱۴۷۹ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۷۹ھ
 تا ۱۴۸۰ھ حصہ ششم ۱۴۸۰ھ تا ۱۴۸۱ھ سال فرائض و احکام ۱۴۸۱ھ تا ۱۴۸۲ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۸۲ھ
 تا ۱۴۸۳ھ حصہ ششم ۱۴۸۳ھ تا ۱۴۸۴ھ سال فرائض و احکام ۱۴۸۴ھ تا ۱۴۸۵ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۸۵ھ
 تا ۱۴۸۶ھ حصہ ششم ۱۴۸۶ھ تا ۱۴۸۷ھ سال فرائض و احکام ۱۴۸۷ھ تا ۱۴۸۸ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۸۸ھ
 تا ۱۴۸۹ھ حصہ ششم ۱۴۸۹ھ تا ۱۴۹۰ھ سال فرائض و احکام ۱۴۹۰ھ تا ۱۴۹۱ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۹۱ھ
 تا ۱۴۹۲ھ حصہ ششم ۱۴۹۲ھ تا ۱۴۹۳ھ سال فرائض و احکام ۱۴۹۳ھ تا ۱۴۹۴ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۹۴ھ
 تا ۱۴۹۵ھ حصہ ششم ۱۴۹۵ھ تا ۱۴۹۶ھ سال فرائض و احکام ۱۴۹۶ھ تا ۱۴۹۷ھ سال طلاق و نکاح ۱۴۹۷ھ
 تا ۱۴۹۸ھ حصہ ششم ۱۴۹۸ھ تا ۱۴۹۹ھ سال فرائض و احکام ۱۴۹۹ھ تا ۱۵۰۰ھ سال طلاق و نکاح ۱۵۰۰ھ

در مکتبہ خیریتہ اسلام پورہ لاہور پاکستان
 ۲۱۹۳۶۳
 ۲۱۴۸۸۹

